Aḥvāl-i ʿulamāʾ-i Farangī Maḥall

Alṭāf al-Raḥmān, Shaykh

تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین

احوال علمای فرنگی محل

مصنفہ عالیجناب معلی القاب مولوی شیخ الطاف الرحمن صاحب رئیس

(بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی اودھ)

(حسب فرمایش)

جناب شیخ احسان [illegible]ن صاحب عم زادہ مصنف۔

باہتمام خاکسار محمد عبداللہ [illegible] صدیقی [illegible]

ہمارے ہی علوم وفنون جو ہمسے گئے ہوے تھے اس روشن زمانہ مین ودیعت کے طور پر واپس ہونا شروع ہوے اونھین علوم مین سے یہ فن تاریخ ہمارے سامنے لایا گیا اور ہمنے اپنی ودیعت کو جیسا دیا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اگر تعصب کو راہ نہ دین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ اسکی اوس حالت سے جو ودیعت رکھنے کے وقت تھی بہتر اور خوش آیند پایا۔ اسوقت اہل اسلام یورپ کی اتباع مین تاریخ کی جانب متوجہ ہوے ہین اور ہر شعبہ مین فن سیر کے اونہون نے حصہ لینا شروع کیا ہے واقعات گذشتہ حالات ماضیہ شاہون کے کارنامے علماء اور فضلاء کی دینی خدمتین اطباء اور اہل ہنر کی ملکی ہمدردیان خاندانی حالات سفرنامے سوانح سبھی کچھ جہانتک ممکن ہے ہم پہونچتے جارہے ہین عام بات ہے کہ زبردست قوم کا اثر دوسرون پر پڑتا ہے اور ہر فرد مغلوب کا متاثر ہوتا ہے اسی قاعدہ سے اسوقت مجھے بھی شوق ہوا کہ مین بھی اس فن کے خدمت کرنیوالون مین شمار کرلیا جاؤن اور اپنی بیش بہا یادگار چھوڑ جاؤن لیکن میری کم استعدادی اور قلت فرصت اس اُمنگ کو ابھرنے نہین دیتی تھی کہ ناگاہ میرا جانا حیدرآباد ۱۳۲۴ھ مین بہمراہی حضرت قبلہ وکعبہ دارین استادی مولانا محمد عبد الباری صاحب عم فیضہ ہوا اور جامع کمالات صوری ومعنوی جناب مولانا حافظ حاجی سید انوار اللہ صاحب استاد حضور دام اقبالہ کی شرف ملاقات سے فائز ہوا مولانا ممدوح نے کمال عنایات سے علمائے فرنگی محل کے تذکرہ لکھنے کا مشورہ دیا اس قومی محرک نے دبے جوش کو برانگیختہ کردیا اور جتنے موانع تھے سب پر یہ غالب آگیا و نیز جو امتیاز کہ اس خاندان کو باعتبار علم وفضل کے وبلحاظ کثرت تصانیف دنیا مین حاصل ہے اور جس مدت سے کہ اس خاندان مین علم چلا آتا ہے اور سلسلہ تلمذ جس طرح پر اسکا پھیلا ہوا ہے اور درس یہین کا مروج ہے اور دیگر خصوصیات مولانا ممدوح کے مشورہ کے مؤید ہوگئے۔ اور مین نے اپنے حسب مقدور کوشش کرکے مولانا ممدوح کے مشورہ کے موافق یہ تذکرہ تالیف کیا اسی وجہ سے ناچیز تصنیف مولانا ممدوح ہی کے نام نامی سے معنون کرتا ہون اور مولانا ہی کی خدمت مین یہ ناچیز ہدیہ پیش کرتا ہون امید ہے کہ نظر قبول سے دیکھا جائے اور جو زلات یا خطائین ہین وہ میری قلت استعداد پر نظر کرکے درگذر کیجائین اور باوجود کثرت موانع کے اس حقیر خدمت کی داد دیجائے مین نے جن کتب سے اس تذکرہ مین مدد لی ہے اونکا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ اگر مزید تحقیق کسی کو منظور ہو اون کتابونکی جانب رجوع کرے وہ کتب حسب ذیل ہین

ماثر کرام۔ سبحۃ المرجان۔ مصنفہ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی۔ بحر زخار۔ اغصان الانساب مصنفہ شیخ رضی الدین محمود فتحپوری۔ اغصان اربعہ۔ عمدۃ الوسائل مصنفہ مولٰنا ولی اللہ لکھنوی۔ خیر العمل۔ حسرۃ العالم۔ مقدمہ ہدایہ۔ مقدمہ شرح وقایہ مصنفہ مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ۔ تکملہ خیر العمل۔ حسرۃ الفحول مصنفہ مولانا عبد الباقی مدظلہ العالی۔ مقدمہ فتاوی قیام الملۃ والدین — حسرۃ المسترشد مصنفہ حضرت مولانا عبد الباری مدظلہ العالی۔

فضیلت علما

مناسب معلوم ہوتا ہے قبل اسکے کہ تذکرہ علما کا کیا جائے بقدر حاجت مختصراً فضیلت وعظمت علما کی عقلی ونقلی طور سے بیان کیجاوے تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ مین نے علما کی تاریخ لکھنے کا جو قصد کیا اور امرا یا اشراف کی تاریخ نہین لکھی یا اپنے خاندان کے حالات قلمبند نہین کیے (جسکا مین ارادہ کر رہا ہون) اوسکی بڑی وجہ اہل علم کی دینی اور دنیوی فضیلت ہے۔

یہ بات ایسی ظاہر اور بدیہی ہے کہ نادان سے جاننے والا افضل ہے ہر کہ ومہ اور صغیر وکبیر ہر زیرک وبلید سبھی سمجھتے ہین وہ گنوار جنکو ذرا بھی عقل نہین ہوتی اپنے تجربہ کار بوڑھون سے مانوس اور اونسے اپنی غیر معلوم اشیا حاصل کرنے کے لیے مستعد رہتے ہین اور ہمیشہ سرنیاز ٹیکتے رہتے ہین دنیاوی ہی علم کیون نہو اوسکی ایسی ضرورت اور احتیاج عوام کو ہے جسکی وجہ سے خوانخواہ جاننے والے کی تعظیم وتوقیر ہوتی ہے ایک معمولی طور کا صناع کیسے کیسے ناز کرتا ہے اور ضرورت کیوقت اوسکو برداشت کرتے ہین حکیم کی خوشامد ڈاکٹر کی چاپلوسی وہ کون ہے جسنے نہ کی ہو اسکی کیا وجہ ہے محض اونکی فضیلت دوسرے نہ جاننے والون پر اس امر کو طول دینا بیکار ہے ہر شخص خوب جانتا ہے اب رہا علوم دینیہ کے واقف کار اونکی حاجت ہمکو ہے یا نہین اور حاجت کی وجہ سے وہ محتاج الیہ ہین یا نہین اور محتاج الیہ معظم اور افضل ہوتا ہے یا نہین یہ باتین ایسی نہین ہین جنکو مسلمان نہ جانتے ہون ہماری یہ زندگی حقیقت مین ابنائے دنیا کے خیال کے موافق محض اسی دنیا تک محدود نہین ہے بلکہ یہ حیات کسی دوسری ابدی عالم کے واسطے وسیلہ نجات وعذاب کا ہے اور موقع امتحان کا ہی ہمارے جسقدر

افعال اس دنیا کے ہین ان سب مین اس امر کے جاننے کی بیحد ضرورت ہے کہ وہ ہماو آخرت مین کیا اثر دکھائینگے عبادت ہو یا ریاضت تجارت ہو یا زراعت صناعت ہو یا سیاست سب مین ان امور کے جاننے کی شدید ضرورت ہے ورنہ آخرت مین جو کچھ ہوگا اوسکا ہم بیان سے خود اندازہ کرسکتے ہین اگر کوئی امتحان کیواسطے مجبور ہوا اور وہ اہل فن سے فن کو حاصل نہ کرے امتحان مین بیٹھ جائے تو اوسکا کیا نتیجہ ہوگا ظاہر بات ہے کہ فیل ہوگا ناکامیاب ہوگا ذلیل ہوگا رسوا ہوگا یہی کیفیت اس جگہ ہے کہ بادشاہ ہو یا فقیر اہل اللہ ہو یا اہل دنیا اون سب کو علوم دین کی ضرورت اور وہ حاصل نہین ہوسکتی بدون اہل علم سے حاصل کیے ہوے اور یہ احتیاج ایسی ہے کہ کسی شخص کو اس سے چارہ نہین ہے یہ خیال کرنا کہ ہم کتب عربی یا اُردو فارسی دیکھکر خود مسائل سمجھ سکتے ہین استاد اور عالم کی ضرورت نہین ہے محض طفلانہ خیال ہے ورنہ کہا جاسکتا ہے کہ اپنے مرضا کی دوا کرنے کو اطبار کے پاس بیکار آتے ہین یا ڈاکٹرونکو ناحق دکھاتے ہین کتب طب اور ڈاکٹری دیکھکر علاج کرلیا جاے ظاہر ہے کہ کیسا کچھ مریض کا زیان ہوگا یہی کیفیت ایسے لوگونکی ہے جو علم نہین حاصل کرتے اور کتب دیکھکر اپنے کو قابل سمجھتے ہین اون سے مذہبی نقصان کے سوا کچھ متصور نہین ہے خدا فرماتا ہے ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کیا وہ لوگ جو جانتے ہین برابر ہین اون لوگون کے جو نہین جانتے ہین انما یخشی اللہ من عبادہ العلما خدا سے ڈرنے والے اوسکے بندون مین سے علما ہی ہین یہ دو آیتین ہین جنسے صاف طور پر علما کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے قرآن مین اور بہت سی ایسی آیتین ہین جنسے شرف علم ظاہر ہوتا ہے اور احادیث بھی کثرت سے ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چودھوین رات کے چاند کی تارون پر بعض روایتون مین ہے کہ جیسے فضیلت میری تمھاری معمولی شخص پر اور حدیث مین ہے کہ عالم کے واسطے جو کچھ آسمان و زمین مین ہین سب استغفار کرتے ہین اور فرمایا ہے کہ قیامت مین پہلے انبیا شفاعت کرینگے پھر علما اونکے بعد شہدا اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی عبادت ایسی نہین ہے جو افضل ہو علم دین حاصل کرنیسے اور ایک فقیہ زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدون سے۔

ذکر نسب علماے فرنگی محل

حال ابو ایوب انصاری

اس خاندان کا سلسلہ نسب حضرت ابو ایوب انصاری (جو خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن النجار بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج ہین) تک پہونچتا ہی جو انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سربرآوردہ تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین ہجرت کے زمانہ مین تشریف لائے ہین تو انہین کے مکانین فروکش ہوے قریب ایک ماہ کے حضرت کا قیام وہین رہا حضرت ابو ایوب انصاری نے عقبہ اور بدر اور احد اور بیعۃ الرضوان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی بلکہ جتنی لڑائیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش آئین سب مین حضرت ابو ایوب بھی شریک تھے شام کی فتح مین بھی انہون نے بہت کچھ مدد دی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب عراق کا سفر کیا تو انھین کو مدینہ طیبہ پر اپنا نائب مقرر کر دیا اور جنگ خوارج مین یہ مدینہ طیبہ سے آکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ اونکے مخالفون سے لڑے علاوہ فتوحات ملکی اور معاملات سیاست کے بہت سے احادیث انسے مروی ہین جنسے علم کو بھی ایک خاص مدد انکی ذات بابرکات سے حاصل ہوی خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ مین جب لشکر کشی قسطنطنیہ پر ہوی تو یہ بھی اوس لشکر کے ہمراہ وہان گئے اور سنہ ۹۲ ہجری مین وہین انتقال فرمایا اسوقت تک جامع ایوبی مشہور اور آپ کی قبر زیارت گاہ خلائق ہے اور ترک بڑی عظمت کرتے ہین قسطلانی لکھتے ہین کہ جب پانی نہین برستا ہی اور قحط پڑتا ہے تو لوگ انکے مزار پر جاکر دعا مانگتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اللہ تعالی انکی برکت سے دعا قبول کرتا ہے اور پانی برساتا ہے آپ کے فضائل احادیث مین بہت وارد ہوے ہین اور آپ کی اولاد کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی دعا فرمائی فرمایا آپنے بارخدایا ابی ایوب کو ادب عطا فرما ابی ایوب کو فراغت دی اونکو محروم نہ رکھ الٰہی انکے گروہ اہل سے باقی رکھ اپنی زمین مین اوس دن تک کہ لوگ حشر کیے جائین بارخدایا اونکی اولاد مین علم پیدا فرما اور علم مین زیادتی عطا فرما اوس دن تک جبکہ وہ تجھسے ملین الٰہی اس گروہ مین علم اور بے پروا ہے اور فقیر ہوے اے خدا انکی اولاد مین عبادت کرنیوالا پیدا کر پھر سکھلایا آپنے ہمکو (عبد اللہ بن ابی ایوب انصاری) کہ صبح وشام کہا کرین اللہم مالک الملک الی بغیر حساب ستر مرتبہ دعاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے

آپکی اولاد مین جو ملک شام اور ہراۃ اور ہندوستان اور سند مین اکثر جگہ پائی جاتی ہے جنمین سے یہ خاندان فرنگی محل کا بھی ہے علما ہوے اور ہوتے جاتے ہین یہ لوگ حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہروی کی اولاد مین ہین جو سات واسطون سے حضرت ابوایوب انصاری تک پہونچتے ہین کیونکہ آپکے والد ابو منصور محمد بن ابی معاذ بن محمد بن احمد بن علی بن جعفر بن ابی منصور مت بن ابی ایوب انصاری ہین حضرت مت ماتہ ذکرحضرت خلافت حضرت عثمان مین احنف بن قیس کے ساتھ خراسان تشریف لائے اور ہراۃ مین توطن اختیار کرلیا وہین آپ کا انتقال ہوا اور وہین دفن ہوے آپکی اولاد مین مشہور و معروف حضرت عبداللہ انصاری ہوئے

ذکر حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری

[illegible] ہ الحفاظ مین لکھتے ہین کہ آپ ۳۹۶ھ ہجری مین مقام ہراۃ مین پیدا ہوے اور آپنے عربی زبان اچھی طرح سے تحصیل کی حدیث اور تاریخ اور علم الانساب مین کمال پیدا کیا اور تفسیر اور حسن سیرت اور تصوف کے تو امام تھے کبھی امرا اور رؤسا و بادشاہ کی صحبت مین نہین جاتے اور نہ اونکی پرواہ کرتے سال بھر مین ایک مرتبہ مجلس وعظ منعقد کرتے اور اوسمین آپکے مریدین اور معتقدین جو کچھ خدمت کرتے وہ فوراً بازار مین تقسیم کردیتے کھانا کپڑا وغیرہ بازار سے لے لیتے نہایت خوش پوشاک اور باہیبت آدمی تھے ایک مجلس مین اتنی احادیث بیان کرجاتے کہ سننے والے دنگ ہوجاتے بارہا فرماتے تھے کہ مجھے ہزارہا حدیثین اس طرح یاد ہین کہ جب چاہون بیان کردون فرماتے تھے کہ میرا ماخذ تفسیر کرنے ہین قرآن کے ایکسو سے زیادہ کتب تفسیر ہین جنمین مینے دیکھا ہے آپ کی تصانیف مین سے کتاب الاربعین اور کتاب الفروق اور کتاب منازل السائرین اور مناجات اور مناقب امام احمد حنبل مشہور کتابین ہین آپنے ۴۸۱ھ ہجری مین اسّی سے زائد عمر پاکر انتقال فرمایا ہراۃ مین اسوقت تک آپ کی درگاہ زیارت گاہ خلائق ہی مشہور رہے کہ آپکی اولاد نہ تھی آپنے اپنے بھانجے یا نواسہ کو اپنا بیٹا بنایا اور اونکی اولاد آپکی طرف منسوب ہوئی چنانچہ ایک گروہ اہل ہراۃ کا حضرت استاذ الہند مولانا نظام الدین محمد کے پاس آیا اور اوسنے اس واقعہ کو بیان کرکے کہا کہ آپ لوگ سید ہین اسلیے کہ اونکی ہمشیرہ یا صاحبزادی سادات مین بیاہی ہوئی تھین مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ہم ایسے بے اصل مشہور حکایتون کی وجہ سے اپنے اوس نسب کو جو برابر اپنے اباء سے سنتے چلے آئے ہین

اور تواریخ بھی اوسکی تائید کرتی ہین ہم بدل نہین سکتے اگر تم لوگ سچے ہو تو یہ شرف ہم قیامت کیواسطے اوٹھا رکھتے ہین دنیا مین ہم انصاری ہین اور یہ فضل ہمارے واسطے کوئی کم نہین ہے۔ کتب تاریخ اور انساب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے حضرت عبداللہ انصاری کے بیٹے اسماعیل نامے تھے جنکی وجہ سے کنیت ابو اسماعیل بھی اور انہین سے آپ کا سلسلہ نسب جاری ہوا ہندوستان مین اور بھی خاندان علاوہ اس فرنگی محل کے آپکی اولاد مین ہین اور مشہور و معروف علما و فقرا[له] آپ کی اولاد سے گذرے ہین۔

ذکر ملا جلال الدین جو پہلے ہندوستان مین آئے

ہراۃ سے حضرت خواجہ جلال الدین بن خواجہ سلیم بن خواجہ اسماعیل بن عبداللہ انصاری بطور جہاد ہندوستان مین تشریف لائے اور قریہ سرسل مین قیام کیا ایک مدت تک درس و تدریس مین بھی وہان مشغول رہے اور خانقاہ اور مسجد بھی تعمیر کرائی قریب اوس مسجد کے دہرم سال حوض ہے اوسکے متصل دفن کیے گئے مدت کے بعد وہ قریہ برباد و تباہ ہو گیا سواے آپکے مقبرہ کے اور مکانات منہدم ہو گئے آپ کی اولاد مین بہت بڑے بڑے علماء و فضلا گذرے جنمین سے خاندان برناوہ (قریب دہلی کے ایک قریہ ہے) کے بھی اکابر ہین اونکے احوال رسالہ چشتیہ اور تکملہ خیر العمل اور مقدمہ فتادی قیام الملۃ والدین مین مکتوب ہین منجملہ اونکے مخدوم بدرالدین بن مخدوم شرف الدین بن خواجہ فضیل بن خواجہ کلان بن خواجہ داؤد بن خواجہ حامد بن خواجہ جلال الدین ہین۔ انہون نے دہلی مین علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی اور عالم متبحر ہوئے درس تدریس مین مدت تک مشغول رہے ایک مدرسہ منارہ شمسیہ (قطب صاحب کی لاٹ) کے پاس بنایا اور اوسکو نہایت درجہ رونق دی ایک مدت تک تو درس و تدریس مین مشغول رہے پھر دنیا کو ترک کر کے حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت حاصل کی شیخ قدس سرہ نے حکم دیا کہ موضع برناوہ مین سکونت کرو اور نکاح بھی اپنا کرو اگرچہ ضعیف ہو گئے تھے مگر بحکم شیخ نکاح کیا شیخ قدس سرہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمھارے ایک لڑکا ہوگا اوسکا نام میرے نام پر رکھنا چنانچہ ایک صاحبزادے پیدا ہوئے اور اونکا نام نصیر الدین رکھا گیا مخدوم بدرالدین نے ۲۵ شوال ششکہ ہجری مین وفات فرمائی۔

ذکر مخدوم بدرالدین

[له] چنانچہ علماے پانی پت اور کرانا اور سنبل اور برناوا اور فتحپور اور اہل سہالی بھی انہین کی اولاد مین ہین ۱۲ الطاف الرحمن

ذکر مولانا نصیر الدین

مخدوم نصیر الدین نے اپنے والد کی بیعت کی اور عالم و فاضل صاحب کرامات اور خرق عادات ہوئے نوے برس کی عمر مین یا ۹۹ یا ۱۰۱ برس کی عمر مین ۱۱- ذی الحجہ ۹۴۹؁ھ ہجری یوم یکشنبہ کو وفات فرمائی آپ کے صاحبزادے مخدوم علاء الدین ہوے۔

ذکر مخدوم مُلا علاء الدین

آپ کا لقب بزرگ ہے آپ نے علوم عقلیہ و نقلیہ اپنے والد ماجد اور مولانا افتخار الدین سے تحصیل کیے اور صاحب ارشاد ہوئے چنانچہ علاء الدین خلجی شاہ دہلی آپکے مرید تھے ۲۱- شوال ۹۸۶؁ھ ہجری مین وفات فرمائی اور موضع شیخپورہ رایبریلی مین اپنے والد بزرگوار کے مقبرہ مین دفن ہوے آپکے صاحبزادہ مخدوم نظام الدین تھے۔

ذکر مخدوم نظام الدین

سرزمین اودھ جنکی وجہ سے اس خاندان سے مشرف ہوی ہے وہ بھی بزرگ ہین انہون نے حفظ قرآن سے فراغت حاصل کرکے علم تحصیل کیا ایک مدت تک درس و تدریس مین مشغول رہے ہراۃ کا بھی ایک سفر کیا وہان سے واپسی کے وقت برناوی مین آکر ایک خانقاہ بنوائی بعد اوسکے اودھ مین قصبہ سہالی ضلع بارہ بنکی مین آکر توطن اختیار کیا اور وہین انتقال فرمایا اور کچھ تھوڑے فاصلہ پہ سہالی کی آبادی سے دفن ہوے دفن گاہ انکا اسوقت تک وضہ کرکے مشہور ہے تنبیہ آپکے نسب مین مورخون نے بہت کچھ اختلاف کیا ہے مگر ہمنے بالاتباع اپنے اساتذہ کے نسب مذکور اختیار کیا ہے جو عقلاً و نقلاً درست معلوم ہوتا ہے۔ جہانتک تاریخ سے پتہ چلتا ہے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری سے لیکر اسوقت تک اس خاندان مین برابر سلسلہ وار علم چلا آرہا ہے چنانچہ حضرت ملا نظام الدین مذکور کے بعد سے تو کوئی شبہ نہین کہ علی التسلسل یکے بعد دیگرے خاندان فرنگی محل مین علما ہوتے چلے آئے

ذکر شیخ شرف الدین

ہین چنانچہ آپکے فرزند شیخ شرف الدین عالم فاضل مدرس تھے یہ بھی اپنے والد کے قبر کے پاس مدفون

ذکر ملا محمد حافظ

ہوے آپکے پوتے شیخ الاسلام ملا محمد حافظ بن شیخ فضل اللہ مشہور و معروف علمائین سے ہین اور دور

درازسے آپکے پاس طلبہ تحصیل علم کی غرض سے آتے تھے چنانچہ آپکے مدرسہ مین اتنی جماعت کثیرہ طلبہ کی تھی جسکے اخراجات خورد ونوش کے واسطے شاہ اکبر نے ایک کثیر رقبہ زمین معاف کی تھی جیساکہ فرمان عطیہ شاہ اکبر سے معلوم ہوتا ہی جو ابتک موجود ہے ملا محمد حافظ کی اولاد اسوقت تک علاوہ فرنگی محل کے خاندان کے اوربھی ہی آپ کا انتقال سہالی مین ہوا اور درمیان قصبہ ور روضہ کے ایک باغ مین دفن ہوے اور آپکی قبر کی جگہ پر آپکی اولاد کے کچھ لوگ بھی دفن ہین آپکے فرزند ملا احمد عالم فاضل تھے اور اونکے فرزند ملا عبدالکریم تھے عالم فاضل متجر تھے ان دونونکے متعلق کوئی خاص بات ایسی نہین ہے جو مذکور ہو -

ذکر ملا عبدالحلیم

ملا عبدالکریم کے صاحبزادہ ملا عبدالحلیم نے ملا عبدالسلام دیوی سے کتب درسیہ پڑہی ملا عبدالسلام دیوی اوس زمانہ مین لاہور کے مدرسہ مین مدرس تھے ملا عبدالحلیم بھی بعد تحصیل کے ایک مدت تک اوسی مدرسہ مین مدرس رہے ہین آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہدایہ اسوقت تک فرنگی محل مین موجود ہے ملا عبدالحلیم کے صاحبزادہ ملا قطب الدین شہید سہالوی تھے جنکی اولاد مین یہ خاندان فرنگی محل کا ہے کہ سواے اس خاندان کے اور اونکی اولاد نہین ہے -

ذکر ملا قطب الدین شہید سہالوی

ملا قطب الدین سہالی مین پیدا ہوے ابتدائی علوم اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ لاہور کے مدرسہ مین تحصیل کئے اور ملا دانیال جوراسی شاگرد ملا عبدالسلام دیوی سے بھی تعلیم پائی پھر حضرت قاضی گھاسی الہ آبادی خلیفہ حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی سے علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل کی اور سلسلہ صابریہ چشتیہ مین اخذ بیعت کی اور علم اصول فقہ معانی اور منطق اور طبعی اور الہی اور ریاضی اور فنون عربیہ اور حدیث مین مرتبہ کمال حاصل کیا ایک مدت تک درس و تدریس مین مشغول رہے یہانتک کثرت سے تلامذہ تھے کہ صاحب مآثر کرام غلام علی آزاد لکھتے ہین کہ اکثر علماے ہند کا سلسلہ تلمذ ملا قطب الدین تک تمام ہوتا ہے اور لکھتے ہین کہ ملا صاحب کی تصنیف مین سے حاشیہ شرح عقائد دوانی بہت دقیق تھا صاحب خیر المنزل تحریر کرتے ہین اونکی تصانیف مین سے زیادہ مشہور حاشیہ تلویح اور حاشیہ عقائد نسفی اور تعریبات یزدی اور حاشیہ مطول اور رسالہ در تحقیق دار الحرب ور حاشیہ شرح حکمۃ العین تھی

مگر افسوس کہ یہ تصانیف اونکے معرکہ شہادت مین جلکر خاکستر ہو گئی یوم دوشنبہ انیسوین رجب ۱۱۰۳ھ ہجری مین ۴۶ برس کی عمر مین آپکے بعضے دشمنون نے آپکو شہید کیا قصہ شہادت آپکا محضر ملا سعید سے کما حقہ ظاہر ہوتا ہے ملا قدس سرہ کے چار بیٹے تھے جنکے اذکار اپنے محل پر ہونگے بعد شہادت ملا صاحب قدس سرہ آپکے دو صاحبزادونکے نام شاہ عالمگیر نے فرنگی محل کا فرمان تحریر کیا جو اونکی اولاد مین اسوقت تک موجود ہے اور اوسکے بعد سے پھر آپکی اولاد فرنگی محل شہر لکھنؤ مین مقیم ہوے۔

وجہ تسمیہ فرنگی محل

شہنشاہ اکبر نے اگرچہ بہت سی باتین شرع کی مٹا دین تھین تاہم بعضے امور باقی رہگئے منجملہ اون باقیات صالحات کے یہ قاعدہ جاری تھا کہ جو لوگ دار الحرب کے مسلمانونکے شہرون مین آکر تجارت کرتے تھے تو اونکو ایک مدت تک اجازت ملتی تھی اور جب وہ مدت تمام ہوجاتی تھی تو وہ اپنے ملک کو واپس جاتے تھے جائداد غیر منقولہ نزول سرکاری ہوجاتی تھی اسی بنا پر ایک فرانسیسی تاجر لکھنؤ مین آیا اور اوسنے ایک مکان اپنے واسطے تعمیر کرایا جب اوسکی مدت گذر گئی تو وہ چلا گیا اوسکا مکان بھی نزول سرکاری ہوگیا وہ مکان اگرچہ محلہ چراغ بیگ مین واقع تھا مگر مشہور حویلی فرنگی کے ساتھ تھا چنانچہ فرمان عطیہ عالمگیر سے ظاہر ہوتا ہے اور عوام اوسکو فرنگی محل کہتے تھے جب اولاد ملا قطب الدین قدس سرہ نے سکونت اختیار کی تو اسکی شہرت کو روز افزون ترقی ہوتی گئی نام اسکا نہین بدلا گیا بعضے طلبہ افاغنہ اپنی صلابت کی وجہ سے اسکو فرہنگی محل کہتے ہین اور تاویل کرتے ہین کہ کثرت استعمال کے باعث فرنگی محل ہوگیا ہے حالانکہ یہ امر غلط ہے۔ فرنگی محل مین اسوقت کہ ۱۳۲۴ھ ہے قدیم عمارات سے ایک دالان مکان مین حضرت ملا نظام الدین علیہ الرحمۃ کے ہے جسکی جدید مرمت ہوئی ہے اور مدرسہ عالیہ نظامیہ اوسمین قائم ہے اور ایک دالان سہ درجہ جو حمام کے نام سے مشہور ہے بوجہ بے مرمتی کے منہدم ہوگیا ہے مگر اوسکے آثار باقی ہین اور ایک پھاٹک ہے جو جناب مولانا شاہ عبد الوہاب قدس سرہ نے قدیم کمرہ مولانا احمد عبد الحق قدس سرہ کا بنوایا تو اوسی کی جگہ پر قائم رکھا اور ایک درہ مولانا نعمۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان مین بحالہ باقی ہے سوا ان عمارات کے اور سب بعد کی بنی ہوئی ہین۔

ذکر علماے فرنگی محل

اوپر ہم لکھ آئے ہین کہ ملا قطب الدین شہید سہالوی قدس سرہ کے چار بیٹے تھے اونکا نام ہمنے نہین لکھا ہے۔ بڑے کا نام ملا محمد اسعد اور اونسے چھوٹے کا نام ملا محمد سعید اور اونسے چھوٹے کا نام ملا نظام الدین اور اونسے چھوٹے کا نام ملا رضا ہے۔ ہم اس تذکرہ مین باتباع اپنے اساتذہ حروف تہجی کے لحاظ سے علماے فرنگی محل کا حال لکھینگے تاکہ آسانی سے حال جنکا تلاش کرنا ہو ملجائے وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

باب الالف

مُلا اسعد بن ملا قطب الدین شہید آپ سہالی مین پیدا ہوے اور اپنے والد بزرگوار سے تحصیل علم کی متاخرین کے کلام کو بہت اچھی طرح سے حاصل کیا بعد اوسکے سلطان عالمگیر کے پاس آئے سلطان نے بعہدۂ صدارت برہانپور مین منصب دو صدی پر مقرر کیا۔ اور سلطان کے ہمراہ دکن مین گئے وہین اپنے والد ماجد کے انتقال کی خبر سُنی۔ آپ کی تصنیف مین سے حاشیہ قدیمہ دوانی کا ہی جسکے متعلق مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مین نے اسکو دیکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا اسعد کی قوت ملکہ اور مہارت پر ناطق ہے۔ آپنے وہین دکن مین انتقال فرمایا سنہ وفات اور موضع دفن معلوم نہین

ملا احمد عبد الحق آپ ملا سعید کے صاحبزادے ہین ۱۹ یا ۲۷۔ رجب سنہ ۱۱۰۳ھ مین اپنے دادا ملا قطب الدین کی شہادت کے روز سہالی مین پیدا ہوے جب ہوشیار ہوے تو اپنے چچا ملا نظام الدین صاحب کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے رہے اور علم حاصل کر کے درس و تدریس مین مشغول ہوے اور تصانیف بھی بہت کیے چنانچہ متن سلم پر آپ کی شرح ہے جو احسن الشروح ہے آپکی شرح سلم قاضی مبارک کے پہلے ہے کیونکہ جب ملا محب اللہ بہاری نے سلم و مسلم دونون متن لکھکر ملا نظام الدین صاحب کے خدمت مین بھیجے تو ملا صاحب نے فرمایا کہ ملا بہاری نے میرا امتحان لیا ہے یہ فرماکر ایک متن سلم خود لے لیا اور ایک ملا عبد الحق قدس سرہ کو دیا دونون صاحبون نے شرحین لکھین اور ملا بہاری کے پاس بھیجا اونہون نے دیکھکر بہت تعریف کی اور کہا کہ الحمد اللہ میرے استادزادہ اب استاد ہوگئے علاوہ اسکے اور بھی میر زاہد شرح مواقف اور میر زاہد ملا جلال پر حاشیہ لکھا ہے جو طبع ہوگیا۔ باوجودیکہ علوم ظاہری مین

اتنا غلبہ تھا مگر علوم باطنی مین بھی کامل تھے حضرت سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ بانسوی سے بیعت کی اور خلیفہ ہوے بہت کرامتین سرزد ہوئین۔ ریاضات اور عبادات اور چلہ کشی اور خرق عادات آپکے مشہور ہین جسکو دیکھنا ہو عمدۃ الوسائل مصنفہ مولوی ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھنوی کو دیکھے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ اپنی وفات کی خبر دی جب آپکے چھوٹے بھائی ملا عبدالعزیز کا انتقال ہوا اور آپ نے نماز جنازہ پڑہی اوسوقت فرمایا کہ مجھسے اور عبدالعزیز سے وعدہ ہوگیا ہے کہ دو برس کے بعد ملونگا شاہ محمد صاحب بہت عابد زاہد تھے انہون نے حضرت ملا نظام الدین صاحب کی وفات کے بعد اونکو خواب مین دیکھا کہ ملا نظام الدین صاحب کا انتقال ہوگیا آپنے آکر ملا احمد عبدالحق قدس سرہ سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ اس سال ملا نظام الدین صاحب کے سجادہ نشین کا انتقال ہوگا۔ آپ نے ۹۔ ذی الحجہ یوم جمعہ ۱۱۸۷ھ کو وفات فرمائی سبب وفات یہ ہوا کہ حضرت ملا صاحب کو ایک روز ایک ایسی حالت جاذبیہ طاری ہوئی کہ کوٹھے سے نیچے گر گئے تمام اعضا کو اوس سے صدمہ پہونچا جب کوئی شخص آکے مزاج پرسی کرتا تھا تو آپ اللہ اکبر فرماتے تھے یہانتک کہ وفات فرمائی۔ آپ کا مزار مبارک حضرت ملا انوار الحق قدس سرہ کے باغ مین اندر مقبرہ کے زیارت گاہ خلائق ہے لوگ فیضیاب ہوتے ہین آپکی کرامات اور کشف جو بعد وفات پیش آئے بیحد ہین جنکا لکھنا طوالت سے خالی نہوگا۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیان کین پہلے عقد سے دو صاحبزادیان اور ایک صاحبزادے مولوی محب اللہ صاحب تولد ہوے بڑی صاحبزادی کا عقد ملا حسن بن ملا غلام مصطفے بن ملا سعد سے ہوا اور تین صاحبزادیان چھوڑکر انہون نے وفات فرمائی۔ چھوٹی صاحبزادی کا عقد مولوی محمد یعقوب بن ملا عبدالعزیز بن ملا سعید سے ہوا یہ چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیان چھوڑکر فوت ہوئین۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری شادی سے دو صاحبزادے پیدا ہوے بڑے کا نام مولانا انوار الحق اور چھوٹے کا نام مولانا ازہار الحق تھا۔

مولانا احمد انوار الحق آپ شہر لکھنؤ مین ۱۱۵۰ ہجری مین پیدا ہوے آپ نے شریعت اور طریقت دونونکی تعلیم حاصل کی صاحب کرامات اور مکاشفات ہوی آپکی بہت شہرت ہوی جسکو آپکی پوری کیفیت دیکھنا ہو رسالہ اغصان اربعہ مصنفہ مولانا ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھے صاحب خیر العمل نے بھی آپ کی

تعریف مین بہت کچھ لکھا ہے۔ آپکے علم اور عمل کی د پلے والد ماجد دے چکے تھے جیسا کہ خیر العمل سے
معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کتب درسیہ ملا احمد حسن بر ... برھنا اور ملا حسن بن ملا غلام مصطفے بن ملا اسعد
(جنکے ذکر آگے آوینگے) پڑہے اور مطولات ملا عبد العلی بحر العلوم سے شاہجہانپور مین جاکر تمام کین۔ آپنے
علم باطنی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے پائی جیسا کہ صاحب خیر العمل لکھتے ہین اور سترہ برس کی عمر مین اپنے
والد ماجد کے ہاتھ پر بیعت بھی کی صاحب کرامات ہوے۔ آپنے ۲۲ شعبان یوم سہ شنبہ ۱۲۳۶ھ کو
وفات فرمائی آپ کی دو شادیان ہوئین پہلی شادی سے تین صاحبزادے ملا نور الحق اور ملا علاء الدین
اور ملا اسرار الحق اور ایک صاحبزادی جنکا عقد ملا ابو الکرم بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبد العزیز سے ہوا
جنسے ایک صاحبزادے حضرت مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ پیدا ہوے اور انسے ایک صاحبزادی
زوجہ مولانا جمال الدین صاحب (جنکے ذکر آگے آئینگے) پیدا ہوئین۔ دوسری شادی سے مولانا
انوار الحق قدس سرہ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیان تھین بڑے صاحبزادے ملا محمد احمد اور دوسرے
ملا عبد الصمد ملا محمد احمد کا ذکر آگے آویگا لیکن ملا عبد الصمد اپنے والد والد بزرگوار کی حیات مین مجنون ہوگئے
تھے ایک صاحبزادی چھوڑکر فوت ہوے جنکا عقد مولانا محمد حامد بن ملا احمد سے ہوا بڑی صاحبزادی کا
عقد مولوی ظہور الحق بن مولانا ازہار الحق بن ملا عبد الحق سے ہوا۔ دوسری صاحبزادی کا عقد شیخ
مقبول علی بن شیخ جعفر علی ساکن محلہ مفتی گنج سے ہوا۔ تیسری صاحبزادی کا عقد مولوی صفدر بن
ملا مبین بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق سے ہوا مگر اونسے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

مُلا اسرار الحق بن ملا احمد انوار الحق آپ لکھنؤ فرنگی محل مین پیدا ہوے تمام علوم وفنون شرعیہ اپنے
بڑے بھائی مولانا نور الحق قدس سرہ سے حاصل کیئے اور ملا مبین سے بھی کچھ پڑھا ہے آپ کو خاصکر فقہ
مین بہت مہارت تھی۔ آپنے اپنے والد بزرگوار کی حیات مین ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیان چھوڑکر وفات فرمائی
ایک صاحبزادی کا عقد شیخ حسین علی ساکن مفتی گنج سے ہوا اور دوسرے کا عقد مولوی محمد شائق
سے ہوا اور صاحبزادے آپ کے مولوی امین الحق تھے۔

مُلا امین الحق بن ملا اسرار الحق آپ نے تمام کتب درسیہ اپنے عم بزرگوار مولانا نور الحق قدس سرہ سے

پڑہے اور ایک مدت تک درس و تدریس مین مشغول رہے بعد اوسکے آپنے وفات فرمائی آپنے ایک صاحبزادی چھوڑین جنکا عقد مولوی خلیل اللہ بن مولوی غلام یحییٰ سے ہوا۔

ملا احمد المعروف بملا محمد احمد بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہ آپنے علوم ظاہری اپنے بھائی مولانا نور الحق قدس سرہ سے اور علوم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیئے آپ کے والد کے انتقال کے بعد آپکے بھائیون نے یعنے مولانا نور الحق اور مولانا علاء الدین قدس سرہما نے اپنے والد کا سجادہ نشین اور قائم مقام کیا اخذ بیعت وارشاد آپ سے جاری رہا ۱۲۶۹ھ مین انتقال کیا ایک صاحبزادی چھوڑین جنکا عقد مولوی رحمت اللہ بن ملا نور اللہ کے ساتھ ہوا اونکی ایک صاحبزادی زوجہ مولوی فضل اللہ صاحب باقی رہین اور اونکا انتقال ۱۱۔ شوال یوم جمعہ سنہ ۱۳۲۰ھ مین بوقت چار بجے قریب عصر ہوا انہون نے کوئی اولاد بجز دو نواسیون کے نہین چھوڑی بڑی نواسے (انکا انتقال ۲۰۔ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ مین ہوا) کا عقد مولوی عظمت اللہ صاحب بن مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ ہوا اور دوسری نواسی کا عقد مولوی محمد بقا عبد السلام بن مولوی محمد عبد العزیز صاحب سے ہوا۔ مولانا محمد احمد قدس سرہ نے دو صاحبزادے مولوی محمد حامد صاحب (جنکا ذکر آگے آویگا) اور مولوی خیر اللہ صاحب کو چھوڑا

مولوی خیر اللہ فقر اور زہد کے بہت پابند رہے اور اخلاق و اوصاف حسنہ سے متصف ہوے خاص کر آپ کو امور انتظامیہ مین بہت مداخلت تھی چنانچہ مولانا انوار الحق قدس سرہ کے باغ کا انتظام آپ ہی کے سپرد تھا آپنے صحن مسجد باغ اور کنوان بنوایا علوم رسمیہ حاصل کر کے سلوک کی جانب اشغال اذکار مین مشغول ہوے قبل بلوغ کے ابتداے عمر مین حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہ سے بیعت کی اونکے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ سے کی آپکی وفات ۵۔ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۳ھ مین ہوئی اور کوئی اولاد نہین چھوڑی۔

ملا ازہار الحق بن ملا عبد الحق قدس سرہ اغصان اربعا و رخیر العمل مین لکھا ہے کہ ملا عبد الحق قدس سرہ نے آپکو اور آپ کے برادر زادہ ملا مبین کو ملا بحر العلوم کے سپرد کیا تھا چنانچہ ملا بحر العلوم سے آپ و ذونان صاحبون نے شرح جامی تک پڑھا اتنے مین ملا بحر العلوم شاہجہانپور چلے گئے وہان جاکر کتب درسیہ تمام کیے ایک مدت تک درس تدریس مین مشغول رہے اور شاہ لعل نقشبندی کے ہاتھ پر بیعت اور علوم باطنی

اور ذکر و شغل کی تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آئے پھر اپنے دونوں برادرزادوں یعنے حضرت ملا انوار الحق قدس سرہ اور حضرت ملا علاء الدین قدس سرہ کو لیکر ملا بحر العلوم کے پاس چلے گئے اور وہاں درس و تدریس مین مشغول ہوے جب ملا انوار الحق قدس سرہ اور ملا علاء الدین قدس سرہ تحصیل علم کر چکے تو آپ کو لیکر پھر وطن واپس آئے عقد آپکا ملا بحر العلوم کی صاحبزادی سے ہوا دو صاحبزادے ایک مولوی ضیاء الحق اور دوسرے مولوی ظہور الحق اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی محمد حیدر بن ملا مبین تولد ہوئین -

مولوی ضیاء الحق جوان صالح فاضل تھے اپنے والد ماجد سے پڑھتے تھے اوسی زمانہ مین دریا مین ڈوب گئے آپ کے والد کو سخت صدمہ ہوا آخر عمر مین آپ کے والد نے فالج مین مبتلا ہو کر اسی مرض مین مولوی ظہور الحق صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی -

مولانا مفتی احمد ابو الرحم بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبد العزیز بن ملا سعید آپ نے اپنے والد ماجد سے کتب درسیہ تمام کیے خاصکر فقہ مین آپ کو بہت اچھی مہارت تھی چنانچہ نواب سعادت علیخان کے وقت مین مفتی عدالت ہوے - سید عبد اللہ بغدادی سے بیعت کی صاحب کیفیت باطنی ہوی دو صاحبزادے ملا محمد اکبر اور ملا محمد اصغر اور ایک صاحبزادی زوجہ شیخ عبد الرحیم کو چھوڑ کر وفات فرمائی صاحبزادی سے ایک بیٹے مولوی عبد الغفور بن شیخ عبد الرحیم پیدا ہوے صالح اور فاضل تھے انکی اولاد ابتک موجود ہے

ملا اکبر بن ملا مفتی ابو الرحم آپ نے اپنے والد بزرگوار سے کتب درسیہ تمام کئے اور حضرت سید شاہ غلام علی صاحب نبیرہ حضرت قدوۃ السالکین سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ بانسوی سے بیعت حاصل کی عبادات اور ریاضات مین مشغول ہوے آپ کا عقد مفتی ظہور اللہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا ایک فرزند مولوی امین اللہ اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی ظہور علی کو چھوڑ کر وفات فرمائی -

ملا اصغر بن ملا ابو الرحم اپنے قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد بزرگوار اور ملا مبین سے کتب درسیہ تمام کیے آپ کو فقہ اور اصول فقہ مین بہت اچھی مہارت تھی محکمہ افتا کی صدارت حاصل کی آپ کا عقد ملا علاء الدین قدس سرہ کی صاحبزادی سے ہوا ایک صاحبزادے ملا مفتی محمد یوسف صاحب کو چھوڑ کر سنہ ۱۲۰۵ ہجری مین ۱۹ - رجب یوم شنبہ کو وفات فرمائی -

مولوی امین اللہ بن ملا اکبر آپ نے کتب درسیہ اپنے چچا ملا اصغر اور اپنے نانا مفتی ظہور اللہ صاحب سے تمام کیے اور قرآن مجید بھی حفظ کیا ایک مدت تک مفتی ظہور اللہ صاحب کی خدمت مین اونکی جانب سے استفتی کے جوابات لکھتے رہے اکثر کتب درسیہ پر آپ کے تعلیقات پائے جاتے ہین آپ نے شرح جامی پر حاشیہ بھی لکھا ہے اور شرح ضابطہ تہذیب اور شرح فصول اکبری آپکی تصانیف سے ہین مولوی نور اللہ صاحب کی صاحبزادی سے آپ کا عقد ہوا ایک صاحبزادے مولانا عبد الحلیم صاحب کو چھوڑ کر ۲۹- جمادی الثانی روز شنبہ سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین وفات فرمائی -

مولوی اسد اللہ بن مولوی نور اللہ بن ملا محمد ولی آپ نے اپنے والد ملا نور اللہ اور اپنے چچا مفتی ظہور اللہ صاحب سے کتب درسیہ کی تحصیل کی بہت بڑے عالم ہوے عرصہ تک درس و تدریس مین مشغول رہے آپ کے شاگردون مین سے جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب امیٹھوی (جو غدر کے زمانہ مین شہید ہوے تھے) ہین آپ نے ۳۰- رمضان شب سہ شنبہ سنہ ۱۲۸۱ھ مین تین صاحبزادیان چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی نظام الحق بن مولانا سراج الحق بن ملا نور الحق سے ہوا اور اونہون نے چار صاحبزادے چھوڑ کر (جنکا ذکر آگے آویگا) ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۷ھ مین وفات فرمائی منجھلی صاحبزادی کا عقد مولوی حبیب اللہ بن ملا غلام یحیی بن ملا غلام دوست محمد بن ملا حسن صاحب سے ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا عقد مولوی مراد اللہ بن ملا نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا اونہون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی

مولوی احمد حسن بن ملا محمد رضا آپ نے اپنے چچا ملا نظام الدین صاحب سے تحصیل علم کی بہت بڑے عالم اور فاضل ہوے ہمیشہ درس تدریس اور اشاعت علوم مین مشغول رہے نہایت ذکی اور تیز طبع اور متبحرین علماء مین سے ہوے برابر اشاعت علوم ہی مین رہے ایک صاحبزادے اور تین صاحبزادیان چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی - بڑی صاحبزادی کا عقد معلوم نہین کہان ہوا لاولد قضا کر گئین منجھلی صاحبزادی کا عقد شیخ عبد الوہاب بن شیخ حسام الدین سہالوی سے ہوا اور ایک صاحبزادہ چھوڑ کر قضا کر گئین چھوٹی صاحبزادی کا عقد ملا احمد انوار الحق قدس سرہ سے ہوا اور فرزند کا نام ملا اسعد الدین تھا جنکا ذکر آگے حرف سین مین انشاء اللہ تعالی آویگا -

مولوی اسحاق بن مولوی محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق آپ نے اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ملا امین سے کتب درسیہ تمام کیے بہت بڑے عالم ہوے اور عدالت دیوانی کے صدر مقرر ہوے جب ضعیف ہوگئے اوسوقت اپنے پوتے مولوی عیسیٰ صاحب کو اپنا قائم مقام کیا ۱۲۷۲ھ مین ایک صاحبزادہ مولوی محمد یوسف صاحب کو چھوڑکر انتقال فرمایا مولوی محمد یوسف نے کتب درسیہ تمام کر کے طب حاصل کی اور بہت بڑے حاذق طبیب ہوے پھر ایک امیر کے ساتھ مرشدآباد چلے گئے اور وہین ہیضہ مین ایک صاحبزادہ مولوی عیسیٰ صاحب اور دو صاحبزادیون ایک زوجہ ملا محمد معین دوسری زوجہ ملا برہان الحق کو چھوڑکر انتقال فرمایا۔

مولوی امان الحق بن ملا برہان الحق آپ نے قرآن مجید حفظ کر کے قاری پیر محمد صاحب لکھنوی سے تجوید حاصل کی اور اپنے والد بزرگوار اور مولانا عبد الحکیم بن ملا عبد الرب سے کتب درسیہ تمام کیے عالم فاضل ہوے آپ کے دو عقد ہوے پہلا عقد ملا نظام الحق بن ملا سراج الحق صاحب کی دختر سے ہوا اور دوسرا عقد مولوی سید محمد لکھنوی کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادے چھوڑکر ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ مین انتقال فرمایا صاحبزادی کا عقد شیخ محمد شفیع صاحب لکھنوی سے ہوا وہ دو لڑکیان چھوڑکر قضا کرگئین۔ بڑے صاحبزادے کا نام مولوی فضل حق صاحب ہے انہون نے کتب مروجہ پڑھے اور حساب وکتاب مین اچھی مہارت حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور سرکار نظام دکن مین ملازم ہین انکا عقد دختر مولوی عبد الوہاب صاحب بن مولوی عبد الرحیم شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا چار لڑکے اور لڑکی انکے موجود ہین بڑے لڑکے کا نام ذکاء الحق ہے کتب ابتدائیہ جناب مولوی عبد المجید صاحب سے پڑھتے ہین دوسرے کا نام وجیہہ الحق ہے یہ بھی کتب ابتدائیہ پڑھتے ہین تیسرے کا نام وحید الحق اور چوتھے کا نام منظور الحق ہے یہ دونون مدرسہ نظامیہ مین تعلیم پارہے ہین اللہ تعالیٰ علم نصیب کرے۔ دوسرے بیٹے مولوی امان الحق صاحب کے مولوی ضیاء الحق صاحب ہین انہون نے متوسطات تک جناب مولانا مولوی عین القضاۃ صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی محمد نعیم صاحب قدس سرہ اور جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الوہاب صاحب قدس سرہ العزیز سے

سلے [illegible] الحق [illegible] ۱۳۱۲ [illegible]

پڑھا اور انگریزی مین مڈل تک تعلیم پاکر سرکار انگریزی مین ملازمت اختیار کرلی۔ تیسرے بیٹے کا نام مولوی منہاج الحق صاحب ہے انہون نے بعد حفظ قرآن مجید کتب درسیہ متوسطہ جناب مولوی عبد المجید صاحب اور جناب مولوی محمد عبد الباقی صاحب سے پڑہین اور مطبع یوسفی مین ملازمت اختیار کرلی انکا عقد سرسنڈہ ضلع بارہ بنکی مین ہوا ایک دختر موجود ہے چوتھے صاحبزادہ کا نام مولوی ممتاز الحق صاحب ہے انہون نے کتب درسیہ متوسطہ تک جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباری صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولوی عبد الحمید صاحب سے پڑہین اوسکے بعد علم طب بھی حکیم عبد الوحید صاحب اور حکیم عبد العزیز صاحب اور حکیم عبد الولی صاحب سے حاصل کیا اور اب بارہ بنکی مین مطب کرتے ہین۔ آپ کا عقد موضع شیرہ ضلع بارہ بنکی مین حکیم عبد الغفور صاحب کی دختر سے ہوا اور وہ طاعون مین لاولد فوت ہو گئین۔ اور دوسرا عقد دختر مولوی الیاس بن مفتی قطب الدین بیع[51]

مولوی احسان اللہ بن مولوی نعیم اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ آپ نے کتب درسیہ اپنے والد ماجد اور ملا معین اور ملا ولی اللہ سے پڑہین مگر آپ کو درس و تدریس کی نوبت بہت کم آئی اور آپنے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی تصانیف مین سے اکثر تعلیقات ہین چند کتابین بھی آپ کی تصنیف سے مسمی احسن القصص اور تاریخ الخلفا اور رسالہ ریاض المسلمین ہین[51] آپ کے تین فرزند پیدا ہوے بڑے کا نام مولوی عتیق اللہ تھا انہون نے حیدر آباد مین شباب کی حالت مین انتقال فرمایا دوسرے بیٹے کا نام مولوی مجیب اللہ صاحب ہے انہون نے کتب درسیہ مولوی فضل اللہ صاحب اور مولوی افضل حسین صاحب وغیرہما سے پڑہین اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکی تصنیف مین سے منہج البیان شرح المیزان اور الافادہ فی باب الشہادہ ہے تین شادیان ہوئین دو بی بیان لاولد مرگئین تیسری بی بی زندہ ہین خدا وند کریم اولاد عطا فرماوے۔ تیسرے بیٹے کا نام مولوی محب اللہ صاحب ہے انہون نے کتب درسیہ جناب مولوی افہام اللہ صاحب سے پڑہے اور طب بھی حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکا عقد دختر مولانا فخر الدین صاحب سے ہوا ایک دختر[52] اور تین صاحبزادے موجود ہین بڑے صاحبزادیکا نام

[51] آپ نے ۱۳۲۴ھ مین انتقال فرمایا اور باغ حضرت ملا احمد انوار الحق قدس سرہ مین مدفون ہوے ۱۲

[52] دختر کا انتقال حالت شباب مین ۱۳۲۵ھ مین ہوگیا ۱۲ الطاف

روح اللہ ہے حفظ قرآن کر چکے ہین دوسرے کا نام نور اللہ ہے تیسرے کا نام ظہور اللہ عرف ثنار اللہ

ہیں یہ سب تحصیل علم کرتے ہین خدا نصیب کرے۔

مولوی انعام اللہ بن ملا ولی اللہ بن مولانا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ آپ نے کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار اور مفتی محمد یوسف صاحب اور مولوی لطف اللہ صاحب غازیپوری سے تمام کیے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور سرکار انگریزی مین عہدہ ڈپٹی کلکٹری تک ترقی کی آپکے دو عقد ہوے پہلا عقد مفتی محمد یوسف صاحب کی صاحبزادی سے ہوا جس سے مولوی افہام اللہ صاحب پیدا ہوے اونکا انتقال ہوگیا پہر دوسرا عقد جگور مین شیخ امید علی صاحب کی بیٹی سے ہوا جنسے ایک دختر موجود ہے آپ کا انتقال ۱۳۱۲ھ مین ہوا۔

مولوی افضال اللہ بن ملا ولی اللہ (آپ کا نسب اوپر گذر چکا ہے) آپ نے کتب درسیہ کے علاوہ علم طب کی طرف توجہ کی آپ کا عقد امیٹھی مین ہوا جو لاولد مر گئین۔ آپ ایک مدت تک فیض اباد مین بہو بیگم صاحبہ کے مقبرہ کے مہتمم رہے اور اب ریاست اکبر پور مین ملازم ہین۔

مولوی افہام اللہ بن مولوی انعام اللہ آپ نے کتب درسیہ ابتدائیہ کچہ جناب مولانا محمد عبد الباسط قدس سرہ بن جناب حضرت مولانا شاہ مولوی محمد عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز اور مولوی ابو الحسن پوربی اور جناب مولانا فضل اللہ سے پڑہین اور باقی کتب درسیہ جناب مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام کیے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپ علم ہی مین مشغول رہے یہانتک کہ جید علما مین آپکا شمار ہے آپ کی توصیف آپ کے زمانہ کے بڑے بڑے علماء کرتے تھے آپ کو علم کلام اور فن مناظرہ مین دستگاہ تھی ایک مدت تک وطن مین درس و تدریس مین مشغول رہے پھر و نگلور نواحی مدراس مین مدرس مقرر ہوکر گئے وہان بھی چند مناظرہ کیے اور کامیاب ہوے جس سے اوس نواح مین بہت شہرت ہوگئی پھر ریاست نظام مین مدرس مقرر ہوے اور گلبرگہ شریف مین قیام کیا اور سجادہ نشین حال کو ایک مدت تک پڑھاتے رہے یہانتک کہ علیل ہوے وطن واپس آکے بعمر ۶۳ سال یکم ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ مین انتقال فرمایا آپنے کوئی اولاد نہین چھوڑی آپکی تصانیف مین سے رسالہ اثبات معراج

اور رسالہ اثبات امامت اور رسالہ فی تحقیق الروح اور حاشیہ قطبی اور حاشیہ شرح عقائد نسفی اور حاشیہ خیالی ہے یہ ناتمام رہگیا۔

مولوی افضل حسن بن ملا ظہور علی بن ملا حیدر بن ملا مبین آپ نے تحصیل علم مولوی عبد الحلیم بن ملا امین اللہ سے کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی دو بار حج سے مشرف ہوے پہلی مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۱۱ھ مین سفر کیا اور ۱۳۱۲ھ مین ایک دختر اور تین صاحبزادے چھوڑکر وفات فرمائی اور اپنے والد ماجد کے مزار کے قریب دفن ہوے آپ کی دختر کا عقد شاہ بہاء الدین صاحب قادری احفاد مولوی رفیع الدین صاحب دکھنی سے ہوا بڑے صاحبزادے کا نام مولوی احمد حسن صاحب اور دوسرے کا نام مولوی محمد حسن صاحب اور تیسرے کا نام مولوی حامد حسن صاحب ہے ان سبھون نے کتب ابتدائیہ جناب مولوی عبد الباقی صاحب اور مولوی نذیر صاحب شاگرد جناب مولوی عبد الحی صاحب سے پڑہین اور مولوی حامد حسن صاحب نے جناب مولوی عبد الباری صاحب سے منطق کی ابتدائی کتابین تحصیل کین اور شرح صغریٰ فارسی مین تصنیف کی۔ ان سب کا عقد ریاست حیدرآباد ہی مین ہوا بڑے صاحبزادہ کے ایک لڑکا ہے خدا عمر وعلم مین ترقی عطا فرمائے۔

مولوی محمد اکرم بن مولانا مولوی محمد نعیم قدس سرہ آپنے کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار سے بعد حفظ قرآن مجید پڑہین اور اپنے والد کے معیت مین حج کیا اور وہان شیوخ محدثین سے سند حاصل کی اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت کی ہمیشہ درس تدریس مین مشغول رہے کچھہ دنون رامپور مین قیام کیا آپ کا عقد دختر مولوی عبد الحلیم بن ملا عبد الحکیم سے ہوا اور دو صاحبزادے مولوی محمد اعلم صاحب اور مولوی محمد اسلم صاحب تولد ہوے دوسرا عقد بعد وفات اپنی زوجہ کے اونہین کی ہمشیر کے ساتھ کیا جو لاولد بیوہ موجود ہین۔ آپ کے بڑے صاحبزادے نے بعد حفظ قرآن مجید کتب متوسطات اپنے دادا صاحب سے حاصل کیے اور عین شباب مین بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے ۱۳۱۵ھ مین انتقال فرمایا۔ اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے نے بعد حفظ قرآن مجید اپنے دادا صاحب سے اور اپنے بھائی صاحب سے

کتب ابتدائیہ تحصیل کین اور بعد وفات اپنے دادا صاحب کے اونکے سجادہ نشین ہوے اور تعلم ارشاد مین مریدین کے مصروف ہین کتب درسیہ اپنے ماسون مولوی عبدالمجید صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب سے پڑہتے ہین آپ نے ۱۳۲۳ھ مین حج وزیارت مدینہ منورہ سے شرف حاصل کیا اور وہان کے اساتذہ حدیث سے سند بھی حاصل کی۔ آپ کے تصانیف مین سے المعلم اور عمدۃ الفرائد ہے جناب مولوی اکرم صاحب نے ۱۲۔ شعبان ۱۳۱۱ھ مین انتقال فرمایا۔

مُلا امین بن مُلا معین بن ملا مبین آپ نے کتب درسیہ اپنے والد ماجد سے پڑہے اور عقد آپکا دختر مولوی عیسی بن مولوی یوسف بن مولوی اسحاق سے ہوا ایک صاحبزادہ پیدا ہے آپنے ۲۵۔ ربیع الآخر ۱۲۶۲ھ مین عین شباب مین انتقال فرمایا اور صاحبزادہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

مولوی محمد ابراہیم بن ملا علی محمد بن ملا معین بن ملا مبین آپ نے کتب درسیہ جناب مولانا مولوی عبدالباسط صاحب بن حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ اور دیگر حضرات سے پڑہین وعظ کا سلسلہ بھی آپ سے جاری رہا پھر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور اجازت بیعت لینے کی بھی حاصل کی چار مرتبہ حج کیا اور بعد وفات اپنے پیر کے ہجرت کر گئے اور مدینہ طیبہ مین توطن اختیار کیا اور وہین آپنے بتاریخ ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ مین انتقال فرمایا آپ کا مزار پائین مزار حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا آپ کا عقد مولوی فخرالدین صاحب کی دختر سے ہوا دو صاحبزادے تولد ہوے بڑے کا نام مولوی محمد عظیم صاحب عرف مولوی محمد بشیر صاحب ہے انہون نے حفظ قرآن کر کے کتب ابتدائیہ اپنے والد ماجد اور اپنے چچا جناب مولوی عبدالباقی صاحب سے پڑہین اور دیگر کتب مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ مین پڑہی اور کچہہ متوسطات و حدیث جناب مولوی محمد عبدالباری صاحب مدظلہ سے پڑہے اپنے والد ماجد کے ہمراہ مدت قیام مین مدینہ طیبہ کے علم تجوید اور قراۃ حاصل کی انکا عقد شیخ باقر حسین صاحب رئیس تنبور ضلع سیتاپور کی دختر سے ہوا اور مدرسہ نظامیہ مین درس دیتے ہین دوسرے صاحبزادے مولوی ابراہیم صاحب کے مولوی محمد کریم صاحب ہین انہون نے اپنے والد ماجد اور اپنے چچا جناب مولوی عبدالباقی صاحب سے تعلیم پائی

اور اپنے والد ماجد کے ہمراہ ایک مدت تک عرب مین مقیم رہے جب انکے والد کی وفات ہوئی تو وطن واپس آئے۔ اور دوبارہ اپنے چچا مولوی عبد الہادی صاحب کے ہمراہ ۱۲۲۲ھ مین حج کیا۔

حرف الباء

مولانا برہان الحق بن ملا نور الحق بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہم آپ محرم ۱۲۱۴ھ مین پیدا ہوے ۱۹ برس کی عمر مین اپنے والد بزرگوار اور دیگر حضرات سے تحصیل علم سے فراغت حاصل کی اپنے والد بزرگوار کے مرید ہوے پھر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے تجدید بیعت کی اذکار و اشغال کی بھی تعلیم حاصل کی دو مرتبہ حج کیا پہلی مرتبہ ۱۲۵۲ھ مین اور دوسری مرتبہ ۱۲۶۱ھ مین اور تین برس تک عرب مین مقیم رہے اور کتب حدیث کی اجازت وہین مفتی حنفیہ مولانا محمد جمال حنفی سے اور محدث مدینہ طیبہ مولانا عابد سندی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بہت لوگ آپ سے علوم ظاہری اور باطنی مین مستفیض ہوے آپ کی تصانیف مین سے اکثر کتب درسیہ پر بھی حواشی ہین آپ کا عقد مولوی محمد یوسف بن مولوی محمد اسحاق بن ملا محمد یعقوب کی دختر سے ہوا آپ نے دو صاحبزادے مولانا امان الحق اور مولانا المعان الحق صاحب کو چھوڑ کر ۱۲۸۶ھ مین وفات فرمائی۔

باب الجیم

مولانا جمال الدین احمد بن ملا علاء الدین احمد بن ملا احمد انوار الحق آپ نے کتب درسیہ اپنے چچا ملا نور الحق قدس سرہ سے پڑہین عالم یگانہ اور فاضل زمانہ ہوے خصوصاً علم تفسیر القران آپکے زمانہ مین آپ کے ساتھ خاص تعلق رکھتا تھا بیضاوی شریف پڑھانا آپ کا مشہور و معروف ہے یہ فرماتے تھے کہ مین نے کتب تفسیر مین سے چار سو کتابون سے زائد مطالعہ کیا ہے اور وہ سب میرے ذہن سے خارج نہین ہوئین علم کلام سے بھی مناسبت تامہ تھی میرزاہد شرح مواقف بھی بمثل اور بے عدیل پڑھاتے تھے اکثر امراے مدراس اور علماء آپ کے درس مین حاضر ہوتے تھے اور شاگردی پر فخر کرتے تھے آپ اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام ہوے (جو ملک العلماء بحر العلوم کی وفات کے بعد مدراس مین اونکے جانشین تھے) آپ کا عقد مولوی ابو الکرم صاحب کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادے

مسمی حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ کو چھوڑ کر انتقال فرمایا آپ کا مزار مبارک مدرسہ
مین مشرقی دیوار مسجد والاجاہی کے جانب ہے۔

باب الحاء

مولانا محمد حامد بن ملا محمد احمد بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہم آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور مفتی ظہور اللہ اور ملا ولی اللہ سے پائی اور علوم باطنی کی بھی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی صاحب کرامات ہوے اور اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد اونکے جانشین ہوے سلسلہ پیری مریدی جاری کیا اکثر کتب درسیہ پر حواشی تحریر کیے اہل محلہ مین سے جناب مولوی عبد الوہاب صاحب بن جناب مولوی محمد عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور جناب مولوی شرافت اللہ صاحب بن جناب مولوی کرامت اللہ رحمۃ اللہ علیہ مرید ہوے۔آپ نے ۲۔رجب ۱۲۴۳ھ مین ایک صاحبزادی جنکا عقد جناب مولوی کرامت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا چھوڑ کر وفات فرمائی۔

ملا حسن بن ملا غلام مصطفےٰ بن ملا اسعد آپ نے کتب درسیہ کی تحصیل حضرت ملا نظام الدین قدس سرہ اور حضرت ملا کمال الدین قدس سرہ فتحپوری سے کی آپ کو علوم عقلیہ مین بہت مہارت تھی آپکے تصانیف بہت ہین چنانچہ شرح مسلم ملا حسن درس مین بھی داخل ہے شرح مسلم الثبوت حواشی شرح ہدایۃ الحکمۃ الصدر الشیرازی حاشیہ میرزاہد رسالہ حاشیہ شمس بازغہ حاشیہ میرزاہد شرح مواقف حاشیہ میرزاہد ملا جلال رسالہ مدارج العلوم منطق مین رسالہ غایۃ العلوم حکمۃ مین آپ ہی کی تصنیف سے ہین۔آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل کر کے حضرت شاہ اسحاق خانصاحب رامپوری خلیفہ حضرت سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ بانسوی سے بیعت کی اور رامپور چلے گئے آپ کے کئی عقد ہوے پہلا عقد ملا عبدالحق قدس سرہ کی دختر سے ہوا کوئی اولاد زینہ نہین چھوڑی دوسرا عقد صفی پور مین ہوا اونسے ایک صاحبزادے مولوی غلام دوست محمد صاحب ہوے اور دو عقد آپ کے رامپور مین ہوے پہلی سے مولوی عبد اللہ پیدا ہوے عالم فاضل تھے دوسرے سے مولوی اسحق اور مولوی محمد یوسف پیدا ہوے انہون نے بھی تحصیل علم کی درس و تدریس مین مشغول ہوے ملا حسن نے عالم شاہ کے عہد مین

۳-صفر سنہ ۱۳۰۹ھ مین رامپور مین وفات فرمائی۔

مولوی حبیب اللہ بن مولوی غلام یحییٰ بن مولوی غلام دوست محمد بن ملا حسن انہون نے تحصیل علم کی اوسکے بعد وطن کو ترک کرکے مرزاپور کی طرف کسی گاؤن مین قیام کیا اور ۱۲۹۱ھ مین ایک صاحبزادے مسمی مولوی رعایت اللہ صاحب کو چھوڑکر وفات فرمائی مولوی رعایت اللہ صاحب نے کتب رسمیہ کی تحصیل مولوی عبدالحلیم بن ملا امین اللہ سے کی اور وکالت کا امتحان پاس کرکے مرزاپور مین قیام کیا انکا عقد مولوی خلیل اللہ بن ملا غلام یحییٰ کی دختر سے ہوا دو صاحبزادیان پیدا ہوئین بڑی صاحبزادی کا عقد جگور مین شیخ عبدالغنی صاحب کے ساتھ ہوا اور دوسری کا عقد مولوی اسحاق بن مولوی قطب الدین حفید ملا حسن کے ساتھ ہوا یہ ایک دختر چھوڑکر انتقال کرگئین اونکا عقد مولوی غیاث الدین صاحب بن مولوی غلام مرتضیٰ کے ساتھ ہوا۔

ملا حیدر بن ملا مبین بن ملا محب اللہ آپ نے کتب درسیہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی اور وجاہت ظاہری بھی بہت کچھ حاصل کی اوسکے بعد علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوے اور حضرت شاہ نجات اللہ صاحب کرسوی سے بیعت کی صاحب کرامات ہوے تھوڑے دنون کے بعد لکھنو ترک کرکے بارادہ حج جہاز پر سوار ہوے اتفاق سے جہاز طوفان مین آگیا بجاے جدہ کے مسقط پہونچا وہان آپ تین ماہ دس دن قیام کرکے بندر مخا (یمن کے ملک مین سے ایک مقام ہے) مین پہونچے اور وہان حافظ عصر عابد سندی سے جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد پڑہکے اونسے اجازت بھی لی بعد اوسکے مکہ معظمہ مین ۲-جمادی الاول کو حاضر ہوے اور ایک مدت تک قیام کرکے علم حدیث کی سند سید یوسف یمنی سے اور ملا عمر مکی سے حاصل کی بعد اوسکے جمادی الثانی کے آخر مین مدینہ منورہ آئے وہان بھی علم حدیث کو پڑھا اوسکے بعد ماہ شعبان المعظم مین پہر مکہ معظمہ واپس آکر قیام کرکے حج سے فراغت حاصل کرکے وطن کی طرف روانہ ہوے اتفاق سے راہ مین جہاز پہر تباہ ہوگیا بہت آدمی ضایع ہوے مگر خدا کی قدرت سے ملا حیدر اور آپ کے ایک صاحبزادے مولوی غضنفر (جو آپکے ہمراہ تھے) بچگئے آپ نے راستہ ہی مین قرآن مجید بھی حفظ کرلیا تھا اور مکہ معظمہ مین پہلی محراب بھی

سنائی تھی جب بمبئی داخل ہوے وہان اتفاقاً شمس الامرا سے ملاقات ہوی وہ بہت ہی عزت سے
ملاحیدر کو اپنے ساتھ حیدرآباد لے گئے وہان بھی آپکی بہت عزت ہوی اور ایک ہزار روپیہ ماہوار کی جاگیر
عطا ہوی آپ نے وہان بھی علم کا سلسلہ جاری کیا اور ۱۲ یا ۱۳ محرم ۱۲۵۶ھ مین وفات فرمائی۔ آپکی
تین شادیان ہوئین دو زوجہ وطن مین تھین اور ایک حیدرآباد مین وطن کی پہلی زوجہ ملا ازہار الحق بن ملا
عبدالحق قدس سرہ کی صاحبزادی تھین اونسے چار بیٹے پیدا ہوے بڑے بیٹے کا نام مولوی ظہور علی اونسے چھوٹے
مولوی غضنفر اونسے چھوٹے مولوی خادم احمد (ان سب کا ذکر آگے آئیگا) اور چھوٹے بیٹے مولوی محمد علی
انہون نے ۲۲ - رجب ۱۲۸۳ھ مین دو صاحبزادیان چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی
عبدالوہاب صاحب بن ملا عبدالرحیم شہید سے ہوا اور وہ ۱۲۷۴ھ مین ایک بیٹی زوجہ مولوی فضل حق
صاحب بن ملا امان الحق کو چھوڑ کر قضا کر گئین مولوی محمد علی صاحب کی دوسری صاحبزادی کا عقد مولوی
فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا اور وہ لاولد ۱۲۹۶ھ مین قضا کر گئین دوسرا عقد ملا حیدر صاحب کا
کاکوری مین ہوا جنسے دو صاحبزادیان اور ایک صاحبزادے ہوے جنکا نام مولوی حافظ احمد حسین تھا
انہون نے عین شباب مین ۲۷ - صفر ۱۲۶۷ھ مین تین صاحبزادیان چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا
نکاح مولوی افضل حسن بن ملا ظہور علی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا وہ لاولد ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۳ھ
مین قضا کر گئین منجھلی صاحبزادی کا عقد مولوی صفی اللہ صاحب بن مولوی ولی اللہ سے ہوا وہ بھی
لاولد ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مین قضا کر گئین چھوٹی صاحبزادی کا عقد منشی بہاء الدین صاحب کاکوروی سے
ہوا منشی صاحب نے دو صاحبزادیان اور تین صاحبزادے چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا عقد
حضرت مولانا مولوی محمد عبدالباری صاحب قبلہ کے ساتھ ہوا اور ایک صاحبزادے مولوی محمد حافظ الدین
عبدالکافی پیدا ہوے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد وفات فرما گئے اور اونکی والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہوگیا
بڑے صاحبزادے منشی ضیاء الدین حیدر صاحب ہین انہون نے انگریزی کی تعلیم پائی ہے جوان
صالح اور عابد زاہد ہین سرکار انگریزی مین ملازم ہین انسے چھوٹے منشی محمد حسن صاحب ہین انہون نے
عربی کی تعلیم متوسطات تک جناب مولانا مولوی عبدالباری صاحب مدظلہ اور مولوی شاہ حبیب حیدر

بن جناب مولوی شاہ علی الور رحمۃ اللہ علیہ کاکوروی اور جناب مولوی عبد المجید صاحب سے پائی اور انگریزی مین قریب فراغت کے ہوے اب سرکار انگریزی مین ملازم ہین انکا عقد منشی تاج الدین صاحب جج کی دختر سے ہوا تیسرے بیٹے منشی نظام الدین حیدر صاحب ہین یہ انگریزی تعلیم (الیف اے مین) پا رہے ہین ملا حیدر کے دو صاحبزادیون مین سے ایک کا عقد مولوی ظفر احمد بن مولوی قدرت علی کے ساتھ ہوا اور وہ ایک صاحبزادے مولوی فخر الدین صاحب کو چھوڑکر قضا کر گئین اور دوسری صاحبزادی کا عقد حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے ہوا آپنے دوسری شعبان ۱۲۹۶ھ مین ایک صاحبزادے حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الوہاب قدس سرہ اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی محب اللہ صاحب بن مولوی احسان اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑکر وفات فرمائی - ملا حیدر کی تیسری زوجہ سے دو بیٹیان اور چار بیٹے ہوے دونون بیٹیون نے لاولد انتقال کیا بڑے بیٹے مولوی نور المرتضی رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ نے تحصیل علم کے عالم فاضل ہوئے ہ۔ جمادی الاول ۱۲۷۶ھ مین وفات فرمائی - انسے چھوٹے مولوی نور الحسنین صاحب آپنے کتب درسیہ تمام کیے اور سلسلۂ قادریہ مین حضرت شاہ شجاعت علی صاحب حنید حضرت سیدنا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ بانسوی سے اور سلسلہ چشتیہ مین حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ لکھنوی سے اخذ بیعت کی حیدرآباد مین بہت معظم اور موقر ہین خود حضور آپکی تعظیم اور توقیر کرتے ہین بارہا آپ کے مکان پر بھی حضور تشریف لائے آپنے ملا عبد الحلیم بن ملا امین اللہ سے پڑھا ہے آپ کی دو شادیان ہوئین پہلی زوجہ سے ایک صاحبزادی جنکا عقد مولوی افضل حسن صاحب بن ملا ظہور علی صاحب سے ہوا اور دوسری زوجہ سے تین صاحبزادیان اور ایک صاحبزادے ہوے بڑی صاحبزادی کا عقد احمد بادشاہ سے ہوا اور دوسرے کا عقد مولوی نور الرسول صاحب (یہ احفاد سے مولوی نور الاصفیا اورنگ آبادی کے ہین) سے ہوا اور تیسری کا عقد مولوی نور الحمید صاحب بن ملا نور الصدیق صاحب سے ہوا اور صاحبزادے کا نام مولوی نور الرزاق صاحب ہے آپ نے کتب درسیہ سے فراغت حاصل کی اب قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہین آپنے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپکا عقد حیدرآباد کے قاضی کی دختر سے ہوا

ایک لڑکا خرد سالہ ہے کتب رسمیہ کی تعلیم پاتا ہے خداوند کریم عمر مین برکت عطا فرمائے اور ایک لڑکی تولد
ہوی ہے۔ تیسرے بیٹے ملا حیدر صاحب کے مولوی نور الصدیق صاحب آپنے کتب درسیہ تمام کیے
عالم فاضل ہوے آپ نے بھی موافق اپنے برادر معظم کے سلسلہ قادریہ و چشتیہ مین دونون حضرات سے
بیعت کی اور ایک صاحبزادے مولوی نور الحیدر صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی مولوی نور الحیدر صاحب
نے کتب درسیہ تمام کیے اور رسالہ جواہر الفرائد تصنیف کیا اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ
سے بیعت کی آپ کا عقد مولوی نور الحسنین صاحب کی دختر سے ہوا چار لڑکیان اور ایک لڑکا مسمے
نور الحق ہے جو ابھی تعلیم پار ہا ہے خدا زندہ رکھے اور علم نصیب کرے مولوی نور الصدیق صاحب
کے چار بیٹیان تھین چھوٹی بیٹی نا کتخدا فوت ہوگئین بڑی بیٹی سے ایک دختر ہین جنکا عقد مولوی ظہور اللہ
بن مولوی ظہور حسن بن ملا ظہور علی بن ملا حیدر سے ہوا اونسے تین لڑکے ہین دوسری دختر سے ایک
لڑکا حسن علی ہے ملا حیدر صاحب کے چوتھے بیٹے ملا نور المبین صاحب آپ نے صغر سنی
مین انتقال فرمایا۔

مولوی حبیب اللہ بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہم آپ نے کتب درسیہ ملا مبین
اور ملا انوار الحق اور ملا احمد حسین اور ملا حسن قدس سرہم سے تمام کیے عالم فاضل ہوے آپ کی
خوش اخلاقی خاص کر کے مشہور تھی ۱۷۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ مین وفات فرمائی آپ کی ایک
صاحبزادی اور پانچ صاحبزادے تھے صاحبزادی کا عقد حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الوالی
قدس سرہ سے ہوا۔ بڑے بیٹے کا نام ملا ولی اللہ صاحب اور دوسرے کا نام ملا علیم اللہ صاحب
اور تیسرے کا نام ملا نعیم اللہ صاحب اور چوتھے کا نام ملا حفیظ اللہ صاحب اور پانچوین کا
نام ملا اسلام اللہ صاحب ہے جنکے ذکر آگے آئینگے۔

مولوی حفیظ اللہ بن ملا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ نے کتب درسیہ ملا ولی اللہ بن ملا
حبیب اللہ سے تمام کیے عالم جید ہوے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی
اور ظاہری عزت بہت پیدا کی عدالت لکھنؤ و فیض آباد کے مفتی ہوے آپ کا عقد مفتی ظہور اللہ صاحب کی

دختر سے ہوا تین صاحبزادے چھوڑ کر ۲۳-ربیع الثانی ۹ سنہ ۱۲۷۰ھ مین وفات فرمائی - بڑے بیٹے مولوی
خلیل اللہ صاحب جنکا ذکر آگے آئیگا دوسرے بیٹے مولوی عظیم اللہ آپ نے اپنے والد بزرگوار اور مولوی
ولی اللہ صاحب سے تحصیل علم کی آپ کا عقد ملا اسلام اللہ صاحب کی دختر سے ہوا ۵۴ برس کی عمر مین
۱۱-ربیع الاول سنہ ۱۲۷۲ھ مین ایک بیٹے اور چار بیٹیان چھوڑکر وفات فرمائی بیٹے کا نام مولوی فصیح اللہ
صاحب ہے کتب درسیہ بعضے مفتی محمد یوسف صاحب اور مولوی اولاد حسین صاحب وغیرہ سے پڑہین اور اخذ بیعت جناب مولانا شاہ عبدالوالی
قدس سرہ سے کی فن شاعری کا ذوق ہے تاریخ گوئی مین خاص مہارت ہے ایک دیوان ۵۳ جزو کا مرتب
فرمایا ہے مگر طبع نہین ہوا ایک مدت تک سرکاری ملازمت بھی کی ہے اب مشغلہ تعلیم دینے کا ہے آپکا نکاح
مفتی محمد یوسف صاحب کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادی پیدا ہوئین جنکا عقد شیخ عبدالحفیظ صاحب سے ہوا
اور وہ ایک لڑکا حافظ عبدالبصیر کو چھوڑکر قضا کر گئین مولوی عظیم اللہ صاحب کی بڑی صاحبزادی کا عقد
مولوی عبداللہ صاحب بن ملا خلیل اللہ صاحب سے ہوا جو لاولد فوت ہوئین دوسری بیٹی کا عقد
مولوی بشارت اللہ صاحب بن جناب مولوی کرامت اللہ صاحب سے ہوا لاولد موجود ہین تیسری بیٹی کا
عقد مولوی عباد الحق صاحب بن ملا نظام الحق صاحب سے ہوا انکے ایک صاحبزادے مولوی نصیر الحق صاحب
موجود ہین مولوی عظیم اللہ صاحب کی چھوٹی بیٹی کا عقد مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ ہوا جنسے دو فرزند
مولوی عظمت اللہ صاحب اور مولوی برکت اللہ صاحب اور ایک دختر زوجہ مولوی ہدایت اللہ صاحب
موجود ہین مولوی حفیظ اللہ صاحب کے چھوٹے بیٹے مولوی حمید اللہ صاحب انہون نے کتب رسمیہ پڑہین اور
حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی شاہ عبدالوالی قدس سرہ سے بیعت کی ۱۵ محرم
سنہ ۱۳۰۲ھ مین دو بیٹے چھوڑکر انتقال فرمایا بڑے بیٹے مولوی وحید اللہ صاحب انہون نے کتب رسمیہ
پڑہین اور حاجی شاہ وارث علی صاحب سے بیعت کی چھوٹے بیٹے مولوی حمید اللہ صاحب کے مولوی نصیر اللہ صاحب
انہون نے کتب رسمیہ جناب مولانا مولوی عبدالباسط صاحب بن حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالرزاق
قدس سرہما سے پڑہین اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور ماہ شوال ۱۹ سنہ ۱۳۱۱ھ
مین ایک لڑکا مسمی انوار اللہ کو چھوڑکر وفات فرمائی تھوڑے عرصہ کے بعد انوار اللہ نے بھی ابتدائی تعلیم

حاصل کرکے ۱۲۳۳ھ مین انتقال کیا۔

مولوی ابوالحسن محمد صالح بن مولوی عبدالجامع بن مولوی عبدالنافع بن ملا عبدالعلی بحرالعلوم آپ حافظ قرآن تھے اور علم تجوید بھی حاصل کیا تھا مولوی عبدالحکیم صاحب اور مولوی معین صاحب سے تحصیل علم کی فاضل جید ہوے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالوالی قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی تصنیف مین سے رسالہ تمیز الکلام ردین مولوی عبدالحلیم بن ملا امین اللہ کے مطبوع موجود ہے پچاس برس کی عمر مین لاولد ۱۷۔ ذی الحجہ ۱۲۸۴ھ مین انتقال فرمایا۔

حرف الخاء المعجمة

مولوی خلیل اللہ بن مولوی غلام یحییٰ بن ملا غلام دوست محمد بن ملا حسن آپ نے کتب درسیہ تمام کین عالم فاضل ہوے ملک دکن مین موضع ساگر مین ایک مدت تک مدرس رہے اوسکے بعد وطن واپس آکر ۱۲۳۱ھ مین دو بیٹے اور دو بیٹیان چھوڑ کر وفات فرمائی چھوٹی بیٹی کا عقد مولوی غیاث الدین صاحب بن مولوی غلام مرتضیٰ صاحب سے ہوا جو لاولد فوت ہوئین۔ دوسری صاحبزادی کا عقد مولوی رعایت اللہ صاحب سے ہوا جنسے دو لڑکیان ہوئین ایک کا عقد شیخ عبدالغنی بن مولوی غلام نبی سے ہوا اور دوسری کا عقد مولوی اسحاق بن مولوی قطب الدین بن مولوی غلام یحییٰ صاحب سے علاوہ ایک صاحبزادی زوجہ مولوی غیاث الدین صاحب کو چھوڑ کر فوت ہوئین۔ مولوی خلیل اللہ صاحب کے چھوٹے بیٹے کا نام مولوی حفیظ اللہ تھا انہون نے کتب رسمیہ پڑہین اوسکے بعد ایک عرصہ تک فرنگی محل کے مدرسہ مین درس دیتے رہے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپکی دو صاحبزادیان تھین اونکو چھوڑ کر انتقال فرمایا بڑی صاحبزادی کا عقد قاضی ظہیرالدین بن قاضی ہادی حسن صاحب سہالوی سے ہوا[1] مولوی خلیل اللہ صاحب کے بڑے بیٹے کا نام مولوی رحیم اللہ تھا اپنے معمولاً کتب درسیہ پڑہین مدت تک ساگر مین قیام کیا آپ کا پہلا عقد دختر حضرت مولانا مولوی عبدالوالی قدس سرہ سے ہوا جو لاولد فوت ہوئین دوسرا عقد مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادے مسمی مولوی کلیم اللہ صاحب

[1] دوسری صاحبزادی کا عقد مولوی اکبر علی بن مولوی فضل حق صاحب سے ہوا ۱۲

موجود ہین انکے دو عقد ہوے پہلا عقد مولوی غلام محی الدین صاحب کی صاحبزادی سے ہوا وہ لاولد فوت ہوئین دوسرا عقد مولوی غلام محی الدین صاحب کے دوسری صاحبزادی سے ہوا مولوی کلیم اللہ صاحب نے ابتدائی کتب عربیہ پڑھکر جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکہنوی سے فارسی کی تحصیل کی اور انگریزی بھی پڑہی اب حیدرآباد مین وکالت کا امتحان دیکر پاس ہوے ہین اور انہون نے اخذ بعیت حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوہاب قدس سرہ سے کیا۔

مولوی خادم احمد بن ملا حیدر بن ملا مبین آپ ملا معین قدس سرہ سے کتب درسیہ پڑہکر درس و تدریس مین مشغول ہوے آپ سے بہت لوگ فیضیاب ہوے تصانیف بھی بہت ہین منجملہ انکے التقریر المعقول فی بحث الحاصل والمحصول اور دو رسالہ فارسی و عربی کی تحقیق دائرہ ہندیہ مین اور وصیلة الشفاعة فی احوال الصحابہ اور زاد التقوی فی آداب الفتوی اور اعلام الہدی فی تحریم المزامیر والغناء اور ہدایة الانام فی اثبات تقلید ائمة الکرام ہین اور کتب درسیہ پر بھی اکثر حواشی ہین مسجد فرنگی محل مین اپنے خاندانی طریقہ سے وعظ بھی فرماتے تھے آپ کے ایک صاحبزادی تھین جنکا عقد جناب مولوی عبد الباسط صاحب بن حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الرزاق قدس سرہ سے ہوا آپ کی وفات ۱۲- ذی الحجہ ۱۲۷۱ھ مین ہوی۔

مولوی خلیل اللہ بن مولوی حفیظ اللہ صاحب آپ نے کتب درسیہ اپنے چچا ملا ولی اللہ صاحب اور اپنے والد بزرگوار سے پڑہین اور ۲۳- شعبان ۱۲۶۲ھ مین عظیم آباد پٹنہ مین وفات فرمائی آپ کے علم وفضل کے باعث سے اہل پٹنہ وغیرہ آپ کی بہت عظمت کرتے تھے آپ کے دو صاحبزادے تھے مولوی عبد اللہ صاحب جنکا ذکر آگے آویگا اور دوسرے مولوی مسیح اللہ صاحب آپ نے کتب رسمیہ سے فراغت حاصل کی اور حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی یورپ مین شیخ خدا بخش خان صاحب کے کتب خانہ مین ملازم ہین آپ کے دو عقد ہوے پہلا عقد مولوی ولی اللہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا انہون نے دو بیٹیان چھوڑکر وفات کی بڑی بیٹی کا عقد منشی عزیز حسین صاحب کاکوروی سے ہوا انکے ایک صاحبزادے مسمی مولوی کریم حسین صاحب پیدا ہوے

یہ جوان صالح ہین کتب متوسطہ تک جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عبد الباری صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور جناب مولوی عظمت اللہ صاحب سے پڑھا ہے صاحبزادی کا عقد منشی مشکور علی صاحب بن منشی محب علی صاحب کاکوروی سے ہوا مولوی مسیح اللہ صاحب کی دوسری صاحبزادی کا عقد منشی محب علی صاحب کاکوروی سے ہوا تین لڑکے پیدا ہوے بڑے کا نام منشی منظور علی صاحب ہے انہون نے انگریزی تعلیم حاصل کر کے سرکار انگریزی کی ملازمت حاصل کر لی انکا عقد دختر جناب منشی اطہر علی صاحب رئیس کاکوری سے ہوا دوسرے صاحبزادے کا نام منشی مشکور علی صاحب ہے انہون نے طب پڑھی اور انگریزی کی بھی تعلیم حاصل کی انکا عقد منشی عزیز حسین صاحب کاکوروی کی صاحبزادی سے ہوا تیسرے صاحبزادے منشی عزیز علی صاحب یہ ابھی صغیر سن ہین تعلیم پاتے ہین ۔ دوسرا عقد مولوی مسیح اللہ صاحب کا قصبہ مسولی ضلع بارہ بنکی مین ہوا اونسے ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے پیدا ہوے بڑے صاحبزادے کا نام مولوی حبیب اللہ صاحب ہے انہون نے ابتدائی کتب عربی کے پڑھے اور حیدرآباد مین وکالت کا امتحان دیکر وکالت شروع کی انکا عقد چترہ مین شیخ حافظ غلام نبی صاحب مسولوی کی دختر سے ہوا اونسے ایک لڑکا مسمی سمیع اللہ ہے مدرسہ نظامیہ مین تعلیم پا رہا ہے خداوند کریم علم نصیب کرے ۔ دوسرے صاحبزادے مولوی مسیح اللہ صاحب کے مولوی نجیب اللہ صاحب ہین انہون نے کتب درسیہ جناب مولانا مولوی عبد الباقی صاحب مدظلہ و جناب مولانا مولوی عین القضاۃ صاحب مدظلہ سے پڑھین اور فارسی کی تحصیل جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی سے کی بہت تیز طبع اور خلیق ہین انکا عقد چترہ مین حافظ شیخ غلام نبی صاحب کی دختر سے ہوا مولوی مسیح اللہ صاحب کی صاحبزادی کا بھی عقد چترہ مین حافظ غلام نبی صاحب کے صاحبزادے شیخ عبد الغنی سے ہوا

حرف الراء المهملة

ملا رضا بن ملا قطب الدین شہید آپ ملا صاحب کے صاحبزادون مین سب سے چھوٹے تھے بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے درس و تدریس مین مشغول ہوے عالم جید ہوے سلم کی شرح بھی لکھی ہے آپ نے

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ بانسوی سے بیعت کی اور ہمیشہ اپنے شیخ ہی کی خدمت مین رہے آپ کے سپرد حضرت سید صاحب کے گھوڑے کی خدمت بھی بعد وفات اپنے شیخ کے مدینہ منورہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور بغداد شریف کی بھی زیارت سے مشرف ہوے آپ بہت بڑے اجلہ اولیا اللہ مین سے ہوے حضرت سید صاحب سے خلافت بھی حاصل کی ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے چھوڑکر آپ نے وفات فرمائی صاحبزادی کا عقد شیخ عظیم صاحب بن شیخ حسام الدین صاحب سہالوی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادے شیخ عبد الوہاب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئین جنکا عقد شیخ مبارک علیصاحب ساکن محلہ مفتی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادی پیدا ہوئین جنکا عقد شیخ جعفر علیصاحب سے ہوا شیخ عبد الوہاب صاحب نے ایک صاحبزادے چھوڑکر وفات فرمائی جنکا عقد ملا احمد حسین بن ملا رضا کی دختر سے ہوا ملا رضا صاحب کے صاحبزادون کا نام ملا احمد حسن جنکا ذکر گذر چکا ہے اور ملا عبد الحی تھا جنکا ذکر آگے آئیگا۔

مولوی رحمت اللہ بن مولوی نور اللہ صاحب آپنے اپنے بھائی ملا نعمت اللہ صاحب اور ملا امین اللہ صاحب سے کتب درسیہ پڑہین بہت بڑے عالم ہوے ایک مدت تک وطن مین درس و تدریس مین مشغول رہے مفتی ظہور اللہ صاحب کی وفات کے بعد اونکی جگہ پر استفتا دستخط کرتے رہے فقہ اور علم حساب مین آپ کو بہت اچھی مہارت تھی آپ غازیپور گئے اور وہان ایک مدرسہ قائم کیا اوسکو اسقدر ترقی دی کہ سرکار گورنمنٹ نے اپنی مدد مین لے لیا اوسکا نام مدرسہ چشمہ رحمت ہے ابتک بہت اچھی طرح سے جاری ہے آپ کا انتقال ۱۷- جمادی الاول ۱۳۰۳ھ مین ہوا ایک دختر زوجہ مولوی فضل اللہ صاحب کو چھوڑا اور اونہون نے بھی سنہ ۱۳۰۲ھ مین دو نواسیان چھوڑکر وفات فرمائی -

باب السین

ملا سعید بن ملا قطب الدین شہید آپ بہت بڑے عالم اور فاضل زمانہ سے تھے بہت عرصہ تک درس و تدریس مین مشغول رہے اور اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد سلطان اورنگ زیب عالمگیر کی خدمت مین گئے بہت عزت حاصل کی آپ ایک بار وطن آئے تھے پھر دکن واپس تشریف لے گئے

آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہدایہ جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عبد الباری صاحب مد ظلہ کے کتب خانہ مین موجود ہے آپ کا انتقال دسویں شوال کو یا ماہ ذیقعدہ مین ہوا۔ مشہور ہے کہ آپ اونہین چالیس آئمہ مین سے تھے جو سلطان عالمگیر کے ہمراہ جہاد مین شہید کیے گئے تھے۔ آپ کے دو صاحبزادے حضرت ملا احمد عبد الحق اور ملا عبد العزیز قدس سرہما تھے آپ کی اولاد مین بہت برکت ہوئی اکثر اہل محلہ آپ ہی کی اولاد سے ہین ۔

ملا اسلام اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہم آپ نے کتب درسیہ تمام کرکے درس و تدریس کی طرف توجہ فرمائی اور عرصہ تک مشغول رہے آپ کا انتقال سنہ ۱۲۶۲ھ مین شباب کی حالت مین ہوا آپکے ایک صاحبزادے مولوی اکرام اللہ اور دو صاحبزادیان تھین ایک صاحبزادی صغر سنی مین فوت ہوگئین تھین اور دوسری کا عقد مولوی عظیم اللہ بن مولوی حفیظ اللہ سے ہوا اور ایک صاحبزادے مولوی فصیح اللہ صاحب ہوے ۔

ملا سعد الدین بن ملا احمد حسن بن ملا رضا آپ نے بعد تحصیل کتب درسیہ لشکر مین ملازمت اختیار کرلی اور ایک دختر والدہ مولوی نعمت اللہ اور دو فرزند مولوی عماد الدین اور مولوی عبد الرب عرف مولوی مشائخ کو چھوڑ کر انتقال فرمایا مولوی عماد الدین صاحب کا انتقال سو برس کی عمر مین ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۱ھ مین ہوا اور مولوی عبد الرب صاحب نے تین فرزند مولوی محمد شائق اور دوسرے مولوی نقیر اللہ اور تیسرے مولوی کرامت اللہ کو چھوڑ کر جنکے ذکر آگے آوینگے انتقال فرمایا۔

مولوی سراج الحق بن ملا نور الحق قدس سرہما آپ اجلہ علماء و اماجد فضلاء مین سے تھے عبادات اور ریاضات کی طرف بہت متوجہ تھے آپ نے جوانی مین بعارضہ دق ایک فرزند مولوی نظام الحق کو چھوڑ کر وفات فرمائی اور عقد آپ کا مولوی عبد النافع بن ملا بحر العلوم کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔

حرف الصاد المہملة

ملا صفدر بن ملا مبین آپ نے اپنے بڑے بھائی ملا حیدر اور ملا ولی اللہ صاحب سے کتب درسیہ تمام کیے بہت اچھی استعداد حاصل کی عبادات اور ریاضات کی جانب بہت متوجہ تھے آپکا عقد

دختر ملا احمد انوار الحق بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہما سے ہوا آپنے کوئی اولاد نہین چھوڑی انتقال آپکا ۹ ذیقعدہ کو ہوا۔

مولوی صمصام الحق بن ملا نظام الحق آپ نے ملا عبد الحلیم بن ملا امین اللہ وغیرہ سے علم حاصل کیا اور تدریس مین ایک مدت تک مصروف رہے آپ کی تصانیف مین سے صراط مستقیم فقہ مین ہے جو طبع ہوگئی ہے اُردو مین علم فقہ مین بہت اچھی کتاب ہے اور ایک رسالہ ہئیت مین بھی آپ کی تصنیف سے ہے وہ بھی طبع ہوگیا ہے آپ نے حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور اجازت بیعت لینے کی بھی حاصل کی مگر احتیاط سے کسیکو مرید نہین کیا بہار مین وکالت کرتے تھے آپکا عقد مولوی محمد کرامت اللہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا ایک بیٹے مولوی عبد الحق اور ایک دختر زوجہ مولوی عبد العزیز صاحب بن ملا عبد الرحیم شہید کو چھوڑکر انتقال فرمایا مولوی عبد الحق قرآن مجید حفظ کرتے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ مولوی صمصام الحق صاحب نے لکھنؤ مین ۲۰ محرم ۱۳۱۲ھ کو انتقال فرمایا۔

حرف الظاء

ملا ظہور الحق بن ملا اظہار الحق بن ملا احمد عبد الحق آپ نے اپنے والد بزرگوار اور مولانا بحر العلوم قدس سرہم سے کتب درسیہ تمام کیئے عالم اور فاضل ہوے آپ کو تدریس کی نوبت بہت کم آئی عبادات اور ریاضات مین اپنا وقت صرف کیا آپ نے دو عقد کیئے پہلا عقد حضرت مولانا مولوی شاہ انوار الحق قدس سرہ کی صاحبزادی سے ہوا جو لاولد فوت ہوئین اور دوسرا عقد حضرت شاہ مینا قدس سرہ کی اولاد مین سے ایک صاحبزادی سے ہوا اور اونکے دو صاحبزادیان تولد ہوئین بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی خادم احمد مرحوم ملا حیدر کے صاحبزادے سے ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا عقد مولوی محمد علی بن ملا حیدر سے ہوا چھوٹی صاحبزادی کے دو صاحبزادیان ہوئین اور اونکو چھوڑکر وہ فوت ہوگئین جو ایک صاحبزادی لاولد فوت ہوئین دوسری صاحبزادی کا عقد جناب مولوی عبد الوہاب صاحب بن جناب مولوی عبد الرحیم شہید سے ہوا اور اونسے ایک صاحبزادی پیدا ہوئین جنکا عقد مولوی فضل حق صاحب بن مولوی امان الحق قدس سرہ سے ہوا جو موجود ہین۔ بڑی بیٹی کی دو صاحبزادیان تھین ایک کا عقد مولوی فخر الدین قدس سرہ سے ہوا جو لاولد فوت ہوئین دوسری کا عقد جناب مولانا مولوی محمد عبد الباسط قدس سرہ سے ہوا

جو دو دختر چھوڑکر فوت ہوگئین بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی مجیب اللہ صاحب بن مولوی احسان اللہ صاحب سے ہوا اونسے ایک لڑکا مسمی محبوب اللہ پیدا ہوا محبوب اللہ اور اونکی والدہ فوت ہوگئین۔

مفتی ظہور اللہ بن ملا محمد ولی آپ نے اپنے والد بزرگوار سے علم حاصل کیا آپ کی تصانیف مین سے حواشی زواہد ثلثہ اور حاشیہ الدوحۃ المیادہ فی حدیقۃ الصورۃ والمادہ وغیرہ ہین آپکے بہت کثرت سے شاگرد تھے اہل محلہ مین سے بھی بہت شاگرد ہوے آپکو اپنے معاصرین مین باعتبار فقہ دانی اور اصول کے بہت مہارت تھی اسیوجہ سے لکھنؤ کی عدالت مین مفتی مقرر ہوے آپنے دو دختر چھوڑکر ۱۔ ربیع الاول ۱۲۵۶ھ یوم شنبہ کو انتقال فرمایا بڑی صاحبزادی کا عقد ملا اکبر سے ہوا اونسے ایک دختر زوجہ اولی ملا ظہور علی بن ملا حیدر ہوئین اونسے ایک صاحبزادی والدہ مولوی عبد الحی قدس سرہ پیدا ہوئین اور دوسری صاحبزادی کا عقد مولوی حفیظ اللہ سے ہوا۔

مولانا ظہور علی بن ملا حیدر آپ نے اپنے والد بزرگوار اور اپنے چچا ملا معین اور مفتی ظہور اللہ صاحب سے تحصیل علم کی ہر وقت درس و تدریس مین مشغول رہتے تھے آپنے بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے حیدرآباد مین جاکر بہت عزت حاصل کی اور قیام کیا وہان بھی درس و تدریس مین مشغول رہے وعظ اور نصائح مین بھی مہارت تھی آپ کی تصانیف مین سے تفسیر قرآن اور رسالہ سماع موتی اور رسالہ معراج نبوی اور وفات نبوی اور مواعظ ہین علاوہ اسکے مختلف کتابون پر حواشی بھی ہین۔ آپنے اعتکاف مین ۲۹۔ رمضان المبارک ۱۲۵۶ھ مین بعارضہ ہیضہ وفات فرمائی ۳۰۔ رمضان المبارک کو حضرت شاہ یوسف قدس سرہ قادری کے مقبرہ مین مدفون ہوے آپ کے دو عقد ہوے پہلا عقد ملا اکبر بن ملا ابو الرحیم کی صاحبزادی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادی پیدا ہوئین اور اونہون نے ملا عبد الحی بن ملا عبد الحلیم کو چھوڑکر وفات کی دوسرا عقد مولوی سید مرتضی لکھنوی کی صاحبزادی سے ہوا اور اونہون نے دو صاحبزادے مولوی ظہور الحسن اور مولوی افضل حسن جنکا ذکر آگے آویگا اور دو بیٹیان ایک زوجہ جناب مولانا مولوی شاہ عبد الوہاب قدس سرہ اور دوسری زوجہ مولوی محمد قاسم صاحب زوجہ مولوی قاسم صاحب نے ایک صاحبزادے مفتی محمد یوسف صاحب کو چھوڑکر

وفات فرمائی۔

مولوی ظہور الحسن بن مولوی ظہور علی آپ نے مولوی عبد الحلیم بن مولوی امین اللہ سے تحصیل علم کی اور سرکار نظام سے نجم العلماء کا خطاب حاصل کیا آپ کی عزت امرا مین بہت تھی آخر عمر مین آپ نے ہجرت فرمائی اور سنہ ۱۳۱۱ھ ۱۷ شعبان کو بعمر ۶۵ سال مدینہ طیبہ مین انتقال فرمایا اور پاس قبہ اہل بیت کے مدفون ہوے آپ کا عقد حیدرآباد مین نواب نصیر جنگ بہادر کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادی زوجہ مولوی فصیح الدین بن نواب فصاحت یار جنگ اور دو صاحبزادونکو چھوڑا بڑے مولوی ظہور علی صاحب جنھون نے کتب درسیہ متوسطات تک کچھہ حیدرآباد مین اور کچھہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مہاجر سے مدینہ طیبہ مین پڑھے حالت شباب مین ۱۳۱۲ھ مین وفات فرمائی اور اپنے والد کے قریب مدفون ہوے۔ دوسرے صاحبزادے مولوی ظہور اللہ صاحب نے کتب متوسط جناب مولانا عبد الباقی صاحب و دیگر حضرات سے پڑھے ریاست حیدرآباد دکن مین آپ نے بہت اچھی عزت پیدا کی نواب نصیر جنگ کا خطاب بھی حاصل کیا ہے آپنے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوہاب قدس سرہ سے بیعت کی آپ کا عقد مولوی نور الصدیق صاحب کی نواسی سے ہوا۔ تین صاحبزادے ہین خدا علم نصیب کرے بڑے کا نام انوار اللہ اور منجھلے کا نام ظہور حسن اور چھوٹے کا نام سراج الحق ہے

حرف العین

ملا علاء الدین بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہما آپنے کتب درسیہ کی تحصیل اولاً اپنے چچا ملا ازہار الحق اور اپنے بھائی ملا نور الحق قدس سرہما سے کی اوسکے بعد بہار مین جناب مولانا عبد العلی بحر العلوم سے پڑھا عالم فاضل ہوئے آپ کی تصانیف مین سے شرح فصول اکبری اور حاشیہ میرزاہد رسالہ مشہور و متداول ہے آپ مولانا بحر العلوم کے ہمراہ مدراس مین مقیم تھے اور بعد انتقال مولانا آپ ہی اونکے قائم مقام ہوے باوجودیکہ مولانا کے صاحبزادے موجود تھے ملک العلماء کا خطاب بھی پایا آپ سے اکثر امراء وغیرہ نے علم حاصل کیا آپنے اپنے والد بزرگوار سے بیعت کی اوسکے بعد مولانا بحر العلوم نے بھی اپنے تمام سلاسل کی اجازت دیدی آپ کا انتقال ۱۰ شوال ۱۲۴۲ھ مین بمقام مدراس بعمر ۶۲ سال

ہوا اور مولانا قدس سرہ کی قبر کے قریب دفن ہوئے آپکے ایک صاحبزادے مولانا جمال الدین قدس سرہ اور تین صاحبزادیان
تھین بڑی صاحبزادی کا عقد ملا عبدالواجد حفید مولانا بحر العلوم سے ہوا دوسری کا عقد ملا کمال الدین
حفید ملا سعد الدین سے ہوا تیسری کا عقد ملا مفتی اصغر بن ملا ابو الرحم سے ہوا۔

ملا عبدالعزیز بن ملا سعید بن ملا قطب الدین شہید آپنے تحصیل علم اپنے والد بزرگوار سے کی اور سلسلہ
چشتیہ صابریہ مین بیعت بھی اپنے والد ہی سے کی۔ اپنے چچا ملا نظام الدین صاحب قدس سرہ کے
فرمانے سے حضرت میر اسمٰعیل صاحب قدس سرہ خلیفہ حضرت سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ بانسوی سے
سلسلہ قادریہ مین بھی بیعت کی علم ظاہری اور باطنی مین کمال حاصل ہوا جن صاحب کو آپکی کیفیت
دیکھنا ہو رسالہ خیر العمل کو دیکھے آپ کا عقد شیخ مفتی محمد مراد کی صاحبزادی سے ہوا آپنے ۹۔ ذیقعدہ ۱۱۶۶ھ
مین ایک فرزند مولوی محمد یعقوب قدس سرہ جنکا ذکر آگے آویگا اور ایک دختر کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔

ملا عبدالقدوس بن ملا یعقوب بن ملا عبدالعزیز آپنے کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار اور ملا حسن سے
تمام کیے علوم ظاہری مین کمال حاصل کیا پھر آپنے اپنے والد بزرگوار کے فرمانے سے مولانا غلام یحییٰ
بہاری سے بیعت کی اور طریقہ تعلیم و ارشاد حاصل کیا علوم باطنی مین بھی ماہر ہوئے آپنے اکثر کتب پر
حواشی بھی لکھے ہین۔ دنیا کو بالکل ترک کر کے توکل اختیار کیا بادشاہ نے بہت خواہش کی کہ آپ ملازمت
اختیار کرین مگر نہین منظور فرمایا آپنے دو صاحبزادیان ایک زوجہ شیخ ہدایت اللہ صاحب مرحوم
اور دوسری زوجہ ملا احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادے مسمی مولوی عبدالسلام کو چھوڑ کر وفات فرمائی

ملا عبدالسلام بن ملا عبدالقدوس آپنے اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین کتب درسیہ سے فراغت
حاصل کی علوم ظاہری مین مہارت تامہ پیدا ہوئی مگر شباب کی حالت مین مجنون ہو گئے تھوڑے
عرصہ کے بعد مفقود الخبر ہو گئے آپ کی ایک دختر اور ایک صاحبزادے پیدا ہوئے دختر لاولد فوت ہو گئین
اور صاحبزادے کا نام ملا عبدالرحیم تھا۔

ملا عبدالرحیم بن ملا عبدالسلام آپ نے کتب درسیہ سے فراغت حاصل کی عالم فاضل ہوئے مدت تک
درس و تدریس مین مصروف رہے زمانہ غدر مین بمقام لکھنؤ ماہ رجب ۱۲۷۴ھ مین شہید ہوئے آپکے

تصانیف بھی غدر مین ضایع ہوگئے آپ کے تین صاحبزادے تھے بڑے بیٹے کا نام مولوی عبدالوہاب صاحب ہے آپنے کتب متوسطہ سے فراغت حاصل کی اوربستی مین وکالت کا امتحان پاس کرکے وکالت شروع کی بہت متقی پرہیزگار ہین اخذ بیعت آپ نے حضرت مولانا محمد حامد قدس سرہ العزیز سے کی پچاس برس کی عمر کے بعد قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اب بفضلہ حافظ ہین اور بستی ہی مین مقیم ہین آپکے ایک دختر زوجہ مولوی فضل حق بن جناب مولانا امان الحق قدس سرہ موجود ہین دوسرے بیٹے کا نام مولوی عبدالاحد صاحب ہے آپنے ابتدائی کتابین حضرت مولانا محمد حامد قدس سرہ سے پڑہین اور شرح وقایہ وغیرہ جناب مولانا فضل اللہ صاحب سے پڑھا اور متوسطات مولوی رحمت اللہ صاحب سے اور مقامات حریری وغیرہ مولوی فاروق صاحب سے اور ہدایہ وغیرہ مولوی رحمت اللہ صاحب سے پڑھا جب آپ نور الانوار پڑہتے تھے آپ کو فارسی کا شوق پیدا ہوا فارسی کے انتہائی درسیات مولوی عبدالغفور صاحب سے ختم کئے جناب موصوف نے فارسی مین آپ کو اسقدر مہارت پیدا کرادی کہ آپ اوس دیار مین تھوڑے زمانہ مین فارسی دانی مین مشہور ہوگئے اور اوسی زمانہ مین آپ کو شاعری کا بھی شوق ہوا ابتدا مین آپنے حضرت قلق سے اصلاح کی اونکے انتقال کے بعد مولوی محمد عبدالعلی صاحب آسی کو دکھایا کیے اور اونکی غیرحاضری مین سید محمد جعفر حسین صاحب کاشف لکنھوی کو دکھایا ہے۔ فن شاعری مین دو دیوان چھپ چکے ہین اب آپ کو رباعیات کا شوق ہوا ہے اوسمین فلسفہ کے مسئلون کو عشقیہ طور پر نظم کیا ہے آپکے تصانیف مین سے حاشیہ حدائق العجم اور زر کامل عیار اور میزان الافکار ہین محققانہ محاکمہ کیا ہے اور اوس محاکمے کا نام کنوز الاسرار رکھا اور حاشیہ حدائق البلاغۃ ہے جو کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اور اخذ بیعت آپنے حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق صاحب قدس سرہ سے کی آپ کا عقد دختر جناب مولوی فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا اونسے دو دختر پیدا ہوئین ایک کا عقد مولوی عظمت اللہ صاحب بن جناب مولوی احمد اللہ صاحب سے ہوا انہون نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑ کر وفات فرمائی اور دوسرے کا عقد مولوی محمد بقا عبدالسلام بن جناب مولوی عبدالعزیز صاحب سے ہوا۔ ملا عبدالسلام کے چھوٹے بیٹے کا نام مولوی عبدالعزیز صاحب ہے آپنے ابتدائی کتب جناب مولوی فضل اللہ صاحب

اورمتوسطات ومطولات عقلیہ جناب مولانا عبدالحی قدس سرہ سے پڑہے اورکل کتب منقولہ شرح جامی سے ہدایہ وغیرہ تک حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ العزیز سے پڑہے اورآپ ہی سے اخذ بیعت بھی کی اورکتب طب جناب حکیم مظفر حسین خانصاحب ودیگر حکما، سے پڑہے حسن الدرایہ تکملہ عمدۃ الرعایہ اورحاشیہ شرح وقایہ آپنے تصنیف کیا جو طبع ہوگیا ہے اورحاشیہ عقلی شرح کنزپر مطبع کشوری مین چھپا ہی اورحاشیہ میرقطبی ناتمام ہے۔عقد آپ کا دختر مولوی صمصام الحق صاحب سے ہوا ایک دختر زوجہ مولوی سلامت اللہ صاحب بن جناب مولوی شرافت اللہ صاحب اور تین صاحبزادے موجود ہین بڑے صاحبزادے کا نام مولوی محمد بقا عبدالسلام ہے انہون نے کتب متوسطات تک اپنے والد بزرگوار اورجناب مولانا محمد عبدالباری صاحب عم فیضہ اورجناب مولوی عظمت اللہ صاحب سے پڑہے اورفارسی تمام درس تک اپنے والد صاحب سے پڑہی اورانگریزی مین انٹرنس پاس کیا عقد آپ کا دختر مولوی عبدالاحد صاحب سے ہوا۔دوسرے صاحبزادے کا نام مولوی محمد قائم عبدالقیوم ہے یہ جناب مولانا محمد عبدالباری صاحب عم فیضہ اورجناب مولوی عظمت اللہ صاحب سے پڑہ رہے ہین مطولات تک پہونچ گئے ہین خداوند کریم جلد تحصیل علم سے فراغت عطا فرمائے تیسرے بیٹے کا نام مولوی عبدالقادر ہے یہ مدرسہ عالیہ نظامیہ مین تعلیم پارہے ہین خداوندکریم علم نصیب کرے۔

مولانا عبدالوالی بن ملا ابوالکرم بن ملا محمد یعقوب بن ملا عبدالعزیز آپنے علوم ظاہری اپنے ماموں مولانا انوارالحق قدس سرہ سے حاصل کیے عالم جید ہوے آپنے بہت کتب پر حواشی لکھے ہین عرصہ تک درس وتدریس مین مشغول رہے آپکے شاگردون مین مولانا فضل الرحمن مرادآبادی قدس سرہ بھی ہین علوم باطنی اپنے نانا جناب مولانا مولوی انوارالحق قدس سرہ سے حاصل کیے اوراجلۂ اولیاء اللہ مین سے ہوئے آپ کو حضرت مولانا انوارالحق قدس سرہ سے بیعت بھی تھی اورخلیفہ بھی آپ ہی کے تھے۔آپسے بہت کچھ ارشاد خلائق جاری ہوا اورصدہا داخل سلسلہ ہوے آخر عمر مین مثنوی مولانا روم کا درس ہوتا تھا اورکتب کی تدریس ترک فرمادی تھی مگر مثنوی ہی مین دقائق علمیہ وحقائق نظریہ ایسے کچھ بیان فرمادیتے تھے کہ جنسے عوام تو عوام علما بھی مستفیض ہوتے تھے آپ کے خلفاء مین سے

جناب مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ العزیز اور جناب مولانا عبدالحلیم قدس سرہ العزیز مشاہیر کبار مین سے تھے آپ سے خرق عادات کشف و کرامات اور حصول مقاصد بہت ظاہر ہوے جس کو وتفیت حاصل کرنا ہوا سرار العالیہ فی مناقب الوالیہ مصنفہ مولانا عبدالغفار حفید مولانا بحرالعلوم کو مطالعہ کرے ۔ آپکے دو عقد ہوے پہلا عقد دختر ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ سے ہوا وہ لاولد فوت ہوئین دوسرے عقد سے صاحبزادے اور صاحبزادیان پیدا ہوئین جنمین سے کوئی باقی نرہا بجز ایک صاحبزادی کے اولاد کے کہ اونکا عقد مولوی غلام مرتضے پسر مولوی غلام ذکریا صاحب سے ہوا تین صاحبزادے مولوی غلام محی الدین صاحب اور مولوی غیاث الدین صاحب اور مولوی غلام جیلانی صاحب اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم خدا کے فضل سے زندہ موجود ہین ۔ آپکی وفات ۲۲ ۔ شعبان سنہ ۱۲۹۰ھ مین ہوی اور اندر مقبرہ کے مدفون ہوے آپ کا مزار زیارت گاہ خلائق ہے لوگ اوس سے فیوض پاتے ہین ۔

مولوی عزیز اللہ بن ملا ولی بن ملا غلام مصطفے بن ملا اسعد چودہوین شعبان سنہ ۱۱۶۷ھ مین تولد ہوے اور اپنے والد سے وطن مین تحصیل علم کی اور مولوی خیرالدین سورتی سے حدیث حاصل کی اور بعیت ارادت شاہ حفیظ اللہ مرید مولوی خیرالدین رحمۃ اللہ علیہما سے کی اہل ورع اور تقوی مین شمار کیے جاتے ہین وطن سے بغرض حج روانہ ہوے اور سورت مین ۲۸ ۔ جمادی الاولی یوم جمعہ کو عین شباب مین اپنے والد کی زندگی مین لاولد وفات فرمائی ۔

ملا علی محمد بن ملا معین بن ملا مبین آپنے مولوی خادم احمد اور مفتی یوسف صاحب سے تحصیل علم کی اور اخذ بعیت جناب مولانا شاہ محمد عبدالوالی قدس سرہ سے کی آپ قناعت و سیر چشمی و صبر مین مشہور تھے آپکے وعظ سے بہت لوگ مستفیض ہوتے تھے آپکی تصانیف مین سے رسالہ ہدایۃ النسوان اور چشمہ فیض اور کنزالحسنات وغیرہ مین آپ کا عقد مولوی غضنفر صاحب کی صاحبزادی سے ہوا آپ نے بعارضہ ہیضہ رمضان سنہ ۱۲۸۰ھ مین وفات فرمائی تین صاحبزادے چھوڑے بڑے صاحبزادے مولوی ابراہیم صاحب کا ذکر اوپر گذر چکا ہے دوسرے صاحبزادہ ۔

مولانا مولوی عبد الباقی صاحب ہین ۲۸ رجب یوم یکشنبہ ۱۲۸۶ھ مین تولد ہوئے مولانا عبد الحی اور مولانا فضل اللہ اور مولانا عین القضاۃ صاحب و دیگر علماء سے تحصیل علم کی مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مین مختلف اوقات مین رہکر فن تجوید اور حدیث کو حاصل کیا اور علماے حرمین سے سندین پائین جناب مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ کے دست بیعت ہوے آپ نے ایک مدت تک وطن مین درس دیا چنانچہ آپ کے شاگردون مین سے مولوی عظمت اللہ صاحب حفید ملا نعمت اللہ اور حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب حفید حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ وغیرہم ہین بعد وفات مولانا سید علی ظاہر مدنی محدث حرم شریف کے قائم مقامی مین مدینہ طیبہ مین فن حدیث کا درس دیتے ہین اور خلق کثیر آپ کے حلقہ درس مین ہوتی ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء آپ کثیر التصانیف ہین[ا] آجکل سماع کی تحقیق مین بہت بسیط رسالہ تحریر فرمارہے ہین جسکے متعلق کہا جاسکتا ہے لم یصنف مثلہ فی الباب اللہ تعالی آپ کو حیات طویلہ مکرمت فرماے جس سے خلق مستفید و فیضیاب ہو آپ کا عقد دختر جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد الوہاب قدس سرہ سے ہوا اسوقت تک کوئی اولاد نہین ہے خداوند کریم اولاد صالح عطا فرمائے۔

مولوی عبد الہادی صاحب آپ تیسرے صاحبزادے مولوی علی محمد صاحب کے ہین آپ نے کتب درسیہ اپنے بھائی مولانا عبد الباقی صاحب اور مولانا افہام اللہ صاحب و دیگر حضرات سے تحصیل کین اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ العزیز سے صغر سنی مین بیعت کی بعد بلوغ حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوہاب قدس سرہ العزیز سے تجدید بیعت کی ہمیشہ سے آپکی طبیعت مائل بہ صلاح و تقوی ہے آپنے تین حج کیے ہین اور وہان کے علماء سے بھی سند حدیث تکمیل کی ہے آپ کا عقد دختر شیخ احمد حسین لکھنوی سے ہوا ایک دختر ہے خدا زندہ رکھے۔

ملا علیم اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق بن ملا سعید آپنے کتب درسیہ تمام کیے اور جوانی مین شباب کی حالت مین دق وسل مین مبتلا ہو کر اپنے دونون بھائیون ملا ولی اللہ اور ملا نعیم اللہ کے سامنے انتقال فرمایا کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ آپ کا عقد مولانا نور الحق قدس سرہ العزیز کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔

[ا] منجملہ تصانیف کے تکملۃ التحقیق اور رسالہ … اور رسالہ … وغیرہ ہین

ملا عبد اللہ بن ملا خلیل اللہ بن ملا حفیظ اللہ آپ نے ملا محمد یوسف بن مفتی محمد اصغر اور ملا عبد الوحید
بن ملا عبد الواحد اور ملا مراد اللہ بن ملا نعمت اللہ سے کتب درسیہ تمام کیے اور حضرت مولانا مولوی
شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے بیعت ارادت حاصل کی مونگیر مین مدرس رہے اور وہین سنہ ۱۳۰۰ھ
وفات فرمائی آپکے دو عقد ہوے ایک زوجہ وطن ہی مین تھین اونسے کوئی اولاد نہین ہوئی اور دوسری
مونگیر مین اونسے دو لڑکیان اور دو لڑکے برکت اللہ و اسد اللہ تولد ہوے اور علم انگریزی حاصل کیا
ملا عیسیٰ بن مولوی یوسف بن ملا اسحاق آپ نے اپنے جد ملا اسحاق سے تحصیل علم کی ایک مدت
تک عدالت دیوانی مین اپنے دادا کے قائم مقام رہے سنہ ۱۲۴۵ھ مین حالت شباب مین وفات
کی۔ ایک صاحبزادی زوجہ ملا امین بن ملا معین اور ایک صاحبزادے مولوی یعقوب صاحب
کو چھوڑا۔ صاحبزادی لاولد زندہ موجود ہین۔ اور صاحبزادے کا حال حرف یا مین انشاء اللہ آویگا
ملا محمد عبد الرزاق بن ملا جمال الدین بن ملا علاء الدین بن ملا احمد انوار الحق بن ملا احمد عبد الحق بن ملا
سعید بن ملا قطب الدین شہید آپ نے کتب درسیہ مفتی محمد اصغر رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے صاحبزادے
مفتی محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل فرمائین اور حدیث شریف مولوی حسین احمد صاحب
اور مرزا حسن علی صاحب اور شیخ محسن بن یحیی مدنی سے تحصیل کی اور اخذ بیعت حضرت
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا شاہ عبد الوالی قدس اللہ سرہ العزیز سے کی اور سجادہ نشین خلیفہ
ہوے ایک مدت تک درس و تدریس مین مشغول رہے اور ارشاد خلق اور ہدایت عام آپسے
جاری ہوئی کثیر التعداد اشخاص شرف بیعت سے مشرف ہوے آپکے تصانیف سے مین
دو شرحین ایک فارسی اور ایک عربی اسماء حسنی کی اور حاشیہ شرح وقایہ اور منہج الرضوان از
کشف الفنات اور عین الاعیان در مقامات صوفیہ اور رسالہ سعد و نحس اور رسالہ آداب
مطالعہ اور عمدۃ الوسائل اور اوسکی شرح احسن الخصائل اور رسالہ طویلہ میلاد شریف مین مسمی
بہ کحل العینین الخ کہ رسول الثقلین اور تنشیط العشاق فی احوال النبی المشتاق اور رسالہ چشمہ مغفرت در بیان
میلاد اور رسالہ چشمہ ہدایت اور رسالہ چشمہ نعمت اور رسالہ چشمہ رحمت اور رسالہ دریائے ولایت

در فضائل خلفاے اربعہ اور رسالہ چشمۂ سعادت اور رسالہ امید شفاعت در احوال شہادت
حسنین رضی اللہ عنہما اور بارہ رسالے میلاد شریف مین جنکے نام یہ ہین چشمۂ فضیلت چشمۂ کرامت
چشمۂ عظمت چشمۂ حفاظت چشمۂ رفعت چشمۂ حکمت چشمۂ حمایت چشمۂ عنایت چشمۂ برکت
چشمۂ حراست چشمۂ منت چشمۂ ہیبت اور گیارہ رسالے گیارہوین شریف مین جنکے نام یہ ہین۔
رسالہ توشۂ ہدایت رسالہ توشۂ نعمت توشۂ امانت توشۂ کرامت توشۂ حفاظت توشۂ فضیلت
توشۂ حکمت توشۂ رحمت توشۂ سلامت توشۂ برکت توشۂ مغفرت۔ آپ صاحب کرامات کثیرہ
اور خرق عادات شہیرہ ہوے چنانچہ آپ کے ملفوظ مولوی الہام اللہ بن مولوی ولی اللہ اور
جناب مولانا عبد الباقی صاحب مدظلہ اور دیگر حضرات نے تحریر فرمائے ہین جنسے مفصل احوال آپ کے
معلوم ہوسکتے ہین آپ کے خصائص ہین سے چند باتین یہان ذکر کیجاتی ہین جنکو تفصیل سے آپ کے
حالات دیکھنا ہون وہ آپکے ملفوظات کو دیکھے منجملہ خصائص کے یہ ہے کہ جناب مولانا نور الحق قدس اللہ
سرہ العزیز نے آپ کا نام محمد رکھا تھا جناب مولوی نور کریم دریابادی رحمۃ اللہ علیہ نے جنکو حضرت
سیدنا سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ العزیز سے تا نہالی تعلق بھی ہے خواب مین حضرت
سید صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کو دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہین مولوی جمال کے یہان لڑکا پیدا ہوا ہے
اونکے گھر مین کہدو کہ اوسکا نام میرا نام رکھین اسی وجہ سے حضرت کا نام مبارک عبد الرزاق ہوا۔
جناب مولانا عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ عقید مولانا بحر العلوم اپنی والدہ صاحبہ سے نقل فرماتے ہین کہ
جب آپ رضیع تھے تو دودھ پینے کے وقت اپنی آنکھین بند کرلیتے تھے اس واقعہ کی تصدیق بعضے
ارباب معرفت نے بھی کی ہے چنانچہ حضرت میان شاہ محمود احمد صاحب صاحبزادہ ردولی شریف
ایک بزرگ سلسلہ علیہ صابریہ سے ملاقی ہوے جنسے حضرت مولانا قدس سرہ سے کبھی ظاہری ملاقات
نہین ہوی تھی حضرت میان صاحب سے اثناے تقریر مین اون بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ایسے
بزرگ کے دیکھنے والے ہین جو ہم گروہ اہل باطن مین پابندی شریعت کے بارہ مین منتخب ہین چنانچہ
یہ وہ بزرگ ہین کہ جنہون نے بچپنے مین بھی کبھی کسی عورت کی جانب نظر نہین کی یہان تک کہ

اپنے انا کے پستان کی جانب بھی کبھی نہین دیکھا آپکے حضور مین جو کوئی حاضر ہوتا کیسے ہی پریشان ومتردد ہوتا اور اپنے خیالات مین مستغرق اور اپنے افکار عرض کرنے کے لیے آتا آپ قبل اوسکے عرض کرنے کے ضمن مین قصص اور حکایات اور دلچسپ کلمات کے اوسکی تشفی دیدیتے اور تمام خیالات کے جواب خود ہی ارشاد فرما دیتے مرضا کے علاج کے لیے آپکے کرامات زبان زد ہر خاص و عام ہین باوجودیکہ آپنے تحصیل طب نہین کی تھی جناب مولوی فخر الحسن صاحب بانی نے آپکا ملفوظ اسی امر خاص مین تحریر کیا ہے جسمین وہی نسخے اور واقعات لکھے ہین جنکا تعلق مرضاے اہل موہان سے ہے واسطے فائدہ عام کے اونمین سے کچھہ یہان پر مذکور کیے جاتے ہین۔

محمد احمد ابن حکیم محمد ادریس صاحب کی عمر تخمیناً تین سال کی تھی کہ شدیا غلش پسلی کی ہوگئی جو بچون کو ہوجایا کرتی ہے اور یہ مرض اسی نام سے معروف ہے۔ موصوف بیس روز کے تھے جب سے تین برس کے سن تک مہینے دو مہینے کے بعد برابر یہ مرض ہوجایا کرتا تھا سو تنفس اور تپ اور قبض کہ آٹھہ آٹھہ روز تک اجابت نہین ہوتی تھی اور سخت تکلیف رہتی اونکی والدہ حضور مین بندگان عالی قدس سرہ کے لی گئین حضور نے ملاحظہ کرکے یہ اجزا تجویز فرمائے ہُوَالشَّافِی خطمی ۲ ماشہ عنب الثعلب خشک ۲ ماشہ شب در آب تر کردہ صبح صاف نمودہ منقی ۲ عدد ہلکردہ دران آمیختہ نوشند استعمال نسخہ کے بعد سے اسوقت تک کہ پچیس برس گذرے ہین ببرکت ارشاد حضور تنفس کی غلش نہین ہوئی دیگر اہلخانہ مولوی لطیف الحسن صاحب بعد وضع حمل کے متعدد امراض مین مبتلا ہوگئین اور اونکا اشتداد ہوا حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز موہان ہی مین تشریف رکھتے تھے عرض حال کیا گیا حضور نے مولود اور اوسکی والدہ کے ہر ہر مرض کے نسخے علیحدہ علیحدہ تجویز فرمائے۔

نسخہ اچھوانی تخم خطمی ۶ ماشہ بادیان ۳ ماشہ گل گاؤزبان ۳ ماشہ تخم خیار ولایتی ۱ تولہ تخم پالک ۹ ماشہ مغز تخم پیٹھہ ۷ ماشہ تخم کاسنی ۱۰ تولہ خارخسک خرد ۹ ماشہ مغز تخم کدوے دراز ۹ ماشہ زرشک بیدانہ ۶ ماشہ ادویہ کوفتنی نیمکوفتہ شب در عرق عنب الثعلب ۔ مار تر کردہ صبح صاف نمودہ داغ بکنند وآب برگ عنب الثعلب سبز مروق اگر میسر شود ضروری است ۔

نسخہ گھٹی عناب ولائیتی ایکدانہ تخم خیارہ ولایتی یکماشہ سپستان ۲ دانہ تخم خطمی یکماشہ تخم کاسنی یکماشہ
برگ گاؤزبان یکماشہ عنب الثعلب خشک یکماشہ بہدانہ شیرین یکماشہ بادیان یکماشہ گلسرخ یکماشہ مویز
منقی نیم دانہ ادویہ کوفتنی نیمکوفتہ شب در عرق گاؤزبان ۲ ۲ مارتر کردہ صبح صاف نمودہ شیر گرم بنوشند
اگر بجبروز متواتر این دوا استعمال شود روز ششم مغز فلوس خیار شنبر ۴ ماشہ افزودہ شود۔
نسخہ تبرید تخم بہتوا ۹ ماشہ زیرہ سفید ۲ ماشہ تخم خیار ولایتی تولہ گل خطمی سفید تولہ تخم شبت ۳ ماشہ
الائچی خرد مسلم ۵ عدد را در عرق گاؤزبان ۶ مار شیرہ برآوردہ دیگر ادویہ رعرق بادیان ۶ مارتر کردہ
صاف نمودہ شیرہ الائچی آمیختہ شربت بزوری ۲ تولہ حلکردہ آب ترب خام ۲ تولہ آب گذر ۳ تولہ اضافہ
کردہ خاکسی ۳ ماشہ پاشیدہ بنوشند اول پیالہ گلی در آتش خوب گرم کردہ از آتش فرود آوردہ دوا
دران انداختہ شیر گرم بنوشند۔ و آخراً بجاے عرق بادیان عرق کاسنی کردہ شد۔
نسخہ ضماد دافع حبس مغز فلوس خیار شنبر ۶ ماشہ برگ شبت سبز ۳ ماشہ صندل سرخ ۳ ماشہ رسوت زرد
۳ ماشہ اکلیل الملک ۴ ماشہ گل بابونہ ۳ ماشہ برنجاسف ۳ ماشہ در آب برگ بادیان سبز یا آب
برگ عنب الثعلب سبز سائیدہ آرد جو ۶ ماشہ آرد تخم خطمی ۶ ماشہ روغن گل تولہ آمیختہ نیمگرم ضماد
سازند۔ آخراً آرد جو وگل بابونہ دور کردہ شد۔
نسخہ تبرید وقت شام زیرہ سفید ۱۰ ماشہ الائچی خرد مسلم ۳ عدد در عرق بادیان برآوردہ شربت
دینار ۶ ماشہ حلکردہ آب گذر تولہ اضافہ کردہ بنوشند۔
نسخہ چٹنی ہمراہ طعام یا قبل طعام تجویز شد انجیر زرد ولایتی نیم دانہ پودینہ سبز ۳ ماشہ دانہ الائچی خرد
ایکعدد نمک لاہوری فلفل گرد بقدر ضرورت در عرق نارنگی خام چٹنی سازند۔
نسخہ تدہین سر روغن کنجد ۱۰ تولہ روغن مغز تخم کدوے دراز تولہ روغن مغز خشخاش سفید تولہ
نسخہ شربت دینار آب برگ شبت سبز مروق ۲ تولہ عرق گلاب خالص ۶ ماشہ آب انار ترش
۶ ماشہ آب لیمون کاغذی ۶ ماشہ آب سیب ۶ ماشہ آب زرشک ۶ ماشہ جوشانیدہ شکر آمیختہ
بقوام شربت آرند و اگر عرق سیب ہم نرسد بجاے مرباے سیب در آب سائیدہ صاف نمودہ شریک نمایند۔

نسخۂ شربت بزوری) تخم خیار ولایتی تولہ تخم خیارزہ تولہ تخم پالک تولہ سپستان ۹ دانہ تخم بتھوا تولہ تخم خطمی تولہ تخم کاسنی تولہ بیخ کاسنی تولہ بادیان تولہ بیخ بادیان تولہ عناب ولایتی ۵ دانہ مویز منقی ۵ دانہ تخم شلجم ۶ ماشہ تخم ترب ۶ ماشہ تخم شبت ۳ ماشہ تخم کلغہ سرخ ۳ ماشہ تخم حنا ۳ ماشہ در آب انار خیسانیدہ بعد چہار پاس جوشانیدہ مالیدہ صاف نمودہ شکر ۔ بار آمیختہ آب برگ پالک سبز مروق ۵ تولہ آب برگ بتھوا سبز مروق ۵ تولہ آب برگ کاسنی سبز مروق ۳ تولہ آب برگ عنب الثعلب سبز مروق ۳ تولہ آب ترب مشوی ۹ تولہ افزودہ بہ قوام شربت آرند۔

نسخۂ سنون بورۂ تماکوی خوردنی تولہ کبابہ خنداں ۳ ماشہ فلفل گرد ۳ ماشہ نمک طعام ۳ ماشہ ادویہ سودہ از پارچہ گذرانیدہ سنون سازند۔

ترکیب استعمال شیر بزہ شیر اگر دہ تولہ باشد شربت بزوری یک تولہ و خاکسی سہ ماشہ اگر شیر افزودہ باشند شربت بزوری و خاکسی ہم برہمان طور افزودہ باشند و اگر استحالہ شود شیر را جوش خفیف دادہ سرد کردہ استعمال نمایند۔

نسخۂ تشنگی اطفال تخم خرفۂ سیاہ ۲ ماشہ طباشیر یکماشہ زہر مہرہ یکماشہ سبزی اندرون کنول گٹہ ۳ عدد در آب سائیدہ بنوشند۔

ایضاً کھیل دہان تولہ تخم خرفہ سیاہ ۴ ماشہ طباشیر ۲ ماشہ سبزی اندرون کنول گٹہ ۴ عدد کھیل مسلم و خرفہ و کنول گٹہ نیکوفتہ در صرہ بستہ در آب بدارند و طباشیر علیحدہ اندازند و کنکر را سرخ کردہ آب را دو سہ مرتبہ اطفا نمایند۔

ایضاً آملہ منقی خشک ۲ تولہ تخم خرفہ سیاہ تولہ در آب سائیدہ قرص بستہ روغن گل لیسیدہ بر تارک سر بہند و گاہ گاہ روغن گل بر یعفوخ مالیدہ باشند و در گرما اگر اختلاج تارک موقوف باشد مسکہ گاؤ تولہ و قند سیاہ ۳ ماشہ باہم مخلوط کردہ بر تارک بمالند۔

برای دنبل زیر زنخ مجید الحسن ابن مولوی لطیف الحسن بسیار نافع آمد عنب الثعلب خشک ۴ ماشہ باقلہ ۶ ماشہ تخم خطمی ۴ ماشہ رسوت ۴ ماشہ گل ارمنی ۳ ماشہ گل سرخ ۴ ماشہ جو مقشر ۶ ماشہ

الملتاس ۲ ماشہ ادویہ درآب برگ عنب الثعلب سبز سائیدہ روغن گل تولہ آمیختہ نیمگرم ضماد نمایند وبرگ سبز گلاب نیز بافزایند۔

برای سُرخ بادہ جہت عبدالحی ابن مولوی رشیدالدین و نیز برائے دیگر اطفال کہ بغایت مفید افتاد۔ سہ روز قبل کھچڑی مونگ یادال مونگ بار وغن زائد بمرضعہ خوردن دہد وبعدازان چہارم حصہ یک حب تا سہ روز یا ہفت روز در شیر مرضعہ حلکردہ طفل را دہد وبازسہ روز کھچڑی مونگ یادال مونگ بار وغن زائد بمرضعہ خوردن دہد وبرائے اطفال غیر شیر خوار چہارم حصہ یک حب گاہ گاہ بلاپرہیز پرہیزے خوردن دہد۔ برادہ صندل سفید تولہ برادہ صندل سُرخ تولہ رسوت تولہ چاکسو مقشر تولہ ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ ہلیلہ زرد ۲ تولہ پوست ہلیلہ ۲ تولہ آملہ منقی ۲ تولہ برگ شاہترہ ۲ تولہ سرپھوکہ ۲ تولہ چرایتہ ۲ تولہ برگ منڈی ۲ تولہ مردار سنگ ۲ تولہ دانہ ہیل خرد ۲ ماشہ کوفتہ بیختہ برگ نیب ۲ تولہ برگ بکائن ۲ تولہ برگ حنا ۲ تولہ برگ تنبول ۲ تولہ شب درآب ترکردہ صبح صاف نمودہ اجزائے مسحوقہ دران آمیختہ حبوب بقدر کنار دشتی تیار سازند۔

نسخہ سرخ بادہ برائے اطفال صغیر ایک کملی کے ٹکڑے پر جو بٹھے کا بوتہ اور چار پتہ نیم کی کونپل کے پیسکر ایک چٹکی رکھدے اور اوس دوا پر مرغی کے انڈے کی زردی کا چہارم حصہ رکھکر قریب سہ پہر کے لگادے وہ زردی اوپر چڑھ جاویگی اور اگر نہ چڑھے تو معلوم ہوا کہ مرض سرخ بادہ نہین ہے اور ہر ماہ کے اوائل واواخر مین تین تین روز تک کیا کرے جب تک مرض دفع نہوگا زردی چڑھ جایا کریگی اور جب مرض دفع ہوجاویگا زردی نہ چڑھیگی۔ اوراس مرض کی مدت پانچ سال کی ہے اور اگر لڑکا شیر خوار نہو تو انڈے کی آدہی زردی دیا کرے۔

نسخہ اندمال زخم سہاگہ خام ۳ ماشہ دم الاخوین ۳ ماشہ کمیلہ ۳ ماشہ موم خام ۲ ماشہ بیہ گردہ بز ۶ ماشہ روغن چنبیلی تولہ مرحم سازند۔

دافع بثور سر برگ نیب ۵ عدد برگ کریل ۵ عدد خانہ بر ۲ ماشہ مرچ سرخ نیم عدد در روغن تلخ زرد سوختہ چرم پاپوش ہم دران انداختہ سحق کردہ استعمال نمایند۔

دیگر فخر الدین ابن مولوی وحید الدین صاحب موہانی کو لون لگ گئی ایک ماہ کامل موہان مین متفرق علاج ہوتا رہا جب کسی طرح صحت نہوی اور طول مرض سے طرح طرح کے اندیشہ ہوے امید صحت خدانخواستہ منقطع ہوگئی لکھنؤ مین حاضر ہوے اور حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز سے عرض حال کیا ارشاد ہوا کہ اسوقت تو کھیلونکا پانی دو اور ایک پیسہ کی جامنین منگا لو اوسکا عرق نکالکر مصری ملاکر پلاؤ اور پاشویہ کثرت سے کرو اور جہانتک آب انار پی سکین پلاؤ اور جس چیز کیطرف انکی طبیعت راغب ہو وہ کھانے کو دو چنانچہ ایک روز اپنے دست مبارک سے حلوا اور پوری توشہ کی اونکو دی اور مخصوص غذا آشجو فرمائے مگر اونہین کثرت متلی اور شدت درد سر اور تپ سے مطلق التفات غذا کیطرف نتھا اور پرہیز بھی بجد تھی گیارہ روز تک قدمبوس رہے اور عرق جامن آب انار اور پاشویہ کا استعمال رہا اللہ جل شانہ نے بطفیل حضور قدس سرہ اونکو صحت عنایت کی بلکہ دوبارہ زندہ کیا۔

دیگر والدہ محمد احمد موہانی کا بیان ہے کہ مین ریاست ترواضلع فرخ آباد مین تھی یکایک مجھے بخار کھانسی کے ساتھ آنے لگا چار مہینے اسی مین گذر گئے محمد احمد کے والد نے متفرق علاج بھی کیے خود بھی طبیب ہین لہذا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا مگر نہ تپ نے مفارقت کی اور نہ کھانسی گئی حکیم صاحب کو یقین ہوگیا کہ تپ مزمن ہوگئی حیران و پریشان تروہ سے لکھنؤ مین حاضر ہوے سہ پہر کا وقت تھا کہ نوبت قدمبوسی کی آئی حضور نے بعد ملاحظہ کے فرمایا کہ اسوقت گنڈیری کا استعمال کرو اور شب کو کھانے کے ساتھ میٹھا دہی کھاؤ چنانچہ حسب ارشاد عمل کیا گیا حضور کے ارشاد کی برکت سے اللہ نے اوسی شب مین کھانسی کی شدت سے نجات دی ایک مہینے لکھنؤ مین حاضری کا اتفاق رہا اور گنڈیری و دہی کا استعمال ہوا کیا بہت جلد اللہ تعالی نے وہ پانچ چھ مہینے کی تپ اور کھانسی دور کردی بلکہ ابتک کہ پچیس برس گذرے ہین جب کبھی کھانسی کی خلش ہوی میٹھے دہی کے استعمال سے فوراً جاتی رہی۔

دیگر موہان مین ایک نیکبخت کو بعد وضع حمل درد پسلی شروع ہوا اور یوماً فیوماً ترقی کرتا گیا انتہا یہ کہ حالت موجودہ کے لحاظ سے باوصف ممانعت طبی مسہل کی نوبت آئی تین مسہل ہوے مگر درد مین

خفت نہوی مجبوراً چارون ہاتھ پیر کی فصدین بھی کھولین گئین پیرون کی رگون نے خون نہین دیا ہاتھ
مین کسیقدر نکلا مگر درد مین کمی نہوی بارہ روز تک یہ درد بڑہتا ہی گیا مریضہ کی تکلیف اور تڑپنے کی کیفیت
حد بیان سے باہر ہے اوسی عرصہ مین حسن قسمت سے حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز موہانی
مین تشریف لائے اور اوس نیکبخت کے مکان مین بیان میلاد شریف کے لیے رونق افروز ہوئے ہنوز
بیان شریف شروع نہین فرمایا تھا کہ مریضہ مذکورہ کے تڑپنے اور کراہنے کی آواز سمع مبارک تک پہونچی
استفسار حال فرمایا کیفیت عرض کی گئی اسی عرصہ مین مریضہ کا سینہ بھی پک گیا تھا اور اوسمین پھوڑے
ہو گئے بظاہر سب ورم ہی ورم معلوم ہوتا تھا پھوڑے کا مُنھ کسی جگہ پر نہ تھا حضور نے فرمایا کہ جس
جگہ پر سرخی ہو وہان ملکو کی پتیان اس ترکیب سے رکھو کہ پہلے مسلم پتی دیگچی مین رکھکر ڈہکنا بند کردو اور آنچ کرنا
شروع کرو جب پتیان مرجھا جائین اور پسیجنے لگین پتیلی اوتار لو اور اوسی پتیلی مین ہاتھ سے بھرتا
بنا لو پھر اوس سے نکالکر ایک کپڑے مین رکھو اور موضع ورم پر وہ پھایا رکھدو تین چار روز تک یہ ترکیب
کی گئی مریضہ کا بیان ہے کہ چار پانچ روز سے تیسرا ورد درد کی شدت سے نیند نہین آئی تھی یہ پھایا
رکھتے ہی معاً درد جاتا رہا اور ایسا سکون ہوا کہ فوراً نیند آگئی بعد پانچ روز کے ارشاد ہوا کہ جس جگہ
پر ظن غالب منھ کا ہو وہان اوسی بھرتے کے پھائے پر ایک سالم پتی ملکو کی آگ دکھا کر رکھدو اور پتی
پر ایک اونگلی سے ٹیکا پسی ہوے نمک کا لگا دو اور اس انداز سے رکھو کہ وہ ٹیکا اوسی منھ پر رہے چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا اس ترکیب سے تین روز کے بعد اوس پھائے کے ساتھ بہت سا پیپ نکلا اور روپیہ کے برابر
ایک زخم ہو گیا اور گوشت اوس جگہ کا بالکل اوڑ گیا اور بہت سے سوراخ ہو گئے تین چار روز کے بعد
ارشاد ہوا کہ دہی کا توڑ علیحدہ کرکے باقیماندہ کو ایک پھائے پر لگا کر سینہ پر رکھو اور جو سوراخ ہو گئے
ہین اوسی دہی کی کھوجھی مین بتی لد کر کے رکھدو چنانچہ حسب ارشاد تعمیل کی گئی اللہ عز و جل نے بتصدق
حضور مریضہ کو دوبارہ زندہ کیا۔

دیگر مولوی حسیب الدین موہانی کی کمر اور سر مین درد کی شدت ہوی بہت علاج ہوے دفع نہوا
حضور مین حاضر ہوے اوسیوقت مولوی احمد سعید صاحب سے ارشاد ہوا کہ نسخہ بیری انہین لکھدو چنانچہ

اوسیوقت وہ حضور کی بیاض لائے اور یہ نسخہ لکھدیا کہ اول پتیلی مین پانی چڑہاؤ جب پانی خوب کھولنے لگے ایک انڈا اوس پانی مین ڈالدو اور ایک سے ایک سوا ایک تک گن جاؤ جب ایک تک نوبت آئے انڈہ نکالکر اوسکی زردی مین ایک چکنی ڈلی کا برادہ حل کرکے شام کو کھاؤ اور صبح کی نسبت ارشاد ہوا کہ آدہ پاؤ گوکھرو اسقدر دودہ مین بھگوؤ کہ گوکھرو دودہ مین ڈوب جائین تین روز کے بعد گوکھرو نکالکر سایہ مین خشک کرڈالو جب خشک ہوجائین سفوف بنالو اور سفوف موصلہ سینبل (جسمین لوہا نہ لگا ہو) ایک ایک تولہ دو تولہ شہد مین ملاکر چاٹ لو اللہ تعالی نے اسکے استعمال سے شفا عنایت فرمائے۔

دیگر موصوف الصدر یعنی مولوی حسیب الدین کو تنفس کی شکایت ہوئی حضور سے عرض کیا گیا ارشاد ہوا کہ سوتے وقت ایک تولہ شہد دو تولہ مکھن مین ایک جز کرکے چاٹ لیا کرو چنانچہ تعمیل سے بہت جلد شفا ہوگئی۔

دیگر موصوف بیان کرتے ہین کہ یکایک مرے گردون مین درد شروع ہوا اور مدتون اوسکا دورہ ہوا کیا سب طرح کے علاج کیے گئے مگر دفع نہوا آخر مین حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز سے عرض کیا گیا فرمایا کہ کریلے کی ترکاری جس ترکیب سے چاہو پکا کر برابر اوسکا استعمال رکھو چنانچہ فوراً تعمیل حکم کی گئی درد دفع ہوگیا اور ابتک برابر جب کبھی کھٹک ہوتی ہے کریلے کے استعمال سے دور ہوجاتی ہے۔

دیگر مولوی لطیف الحسن صاحب ابن مولوی عماد الحسن صاحب موہانی بیان کرتے ہین کہ مجھے بواسیر خونی ہوگئی خدا جانے کسقدر خون بہ گیا جب نوبت بجان پہونچی حضور بندگان عالی قدس سرہ سے عرض کیا گیا حضور نے مالش کے لیے یہ نسخہ تجویز فرمایا۔

نسخۂ بواسیر رسوت زرد ۶ ماشہ با روغن زرد ۶ ماشہ طلا نمایند۔

نسخۂ حبوب بواسیر رسوت زرد یکماشہ مومیائی اصلی یکماشہ باہم مخلوط کردہ وقت خواب بخورند۔

دیگر موصوف ناقل ہین کہ اسیطرح ایکمرتبہ وجع الکلیہ مین مبتلا ہوا حضور مین عرض کیا گیا ارشاد ہوا۔

نسخۂ درد گردہ رسوت زرد ۶ ماشہ گل سرخ ۶ ماشہ تخم ترب ۶ ماشہ بیخ سرکنڈہ ۶ ماشہ مغز کرنجوہ ۶ ماشہ مغز بادنجان تازہ ۶ ماشہ در آب برگ پالک یا آب برگ کاسنی سبز و آب برگ ترب سائیدہ ضماد نمایند۔

ساتھی اوسکے یہ تبرید بھی دفع وجع الکلیہ کے لیے تجویز فرمائی۔

نسخۂ تبرید درد گردہ پالک نیمکوفتہ تولہ زیرہ جاروب ۶ ماشہ تخم کاسنی نیمکوفتہ ۶ ماشہ شب در آب ترکردہ صبح صاف نمودہ شیرۂ پوست خربزہ ۶ ماشہ اضافہ کردہ بنوشند مسور اور چاول سے ممانعت ہوئی اور ارشاد ہوا کہ کبھی کبھی وقت اخراج ریگ شیرہ برگ کریلہ تولہ یا فلفل سیاہ ۵ عدد استعمال نمودہ باشند اور اس علالت کے زمانہ مین یون بھی کریلہ کھانے کو فرمایا کہ بہتر ہے۔

دیگر یہی راوی یعنی مولوی لطیف الحسن ناقل ہین کہ اسیطرح ایکمرتبہ سنگ مثانہ نے جان بلب کر دیا اور اسکی شمول مین دوسرے عوارض مثل **بحۃ الصوت وضعف دماغ وضعف کلیہ** وغیرہ کے تھے ان سب کے لیے یہ ماء اللحم تجویز فرمایا گیا۔

نسخۂ ماء اللحم گردہ بز قیمہ کردہ ۲ بار جغرات ۲ بار کشنیز خشک ۲ بار زیرہ سفید ۶ ماشہ الائچی خرد مسلم ۵ عدد طباشیر ۳ ماشہ گولر خام تولہ کچری ۳ ماشہ باریک سائیدہ باہم مخلوط کردہ ماء اللحم کشیدہ بنوشند و در سرما برابر استعمال دارند و در گرما چند خوشہ نارنگی شربت سازند و در ہر ماہ دو سہ کرت استعمال کردہ باشند

علاج دیگر شاخ درخت خطمی تولہ تخم پالک نیمکوفتہ تولہ تخم کاسنی نیمکوفتہ تولہ تخم شبت ۶ ماشہ کشنیز خشک ۶ ماشہ شب در آب ترکردہ صبح صاف نمودہ شیرہ پوست خربزہ ۶ ماشہ اضافہ کردہ شربت عناب تولہ حل کردہ بنوشند۔

بعد اوسکے حضور نے دوات قلم پاس رکھوا لیا پانچروز مین یہ دوسرا نسخہ مرتب ہوا اور خود حضور نے فرمایا کہ کیا خوش ترکیب نسخہ تیار ہوا ہے۔

نسخۂ دیگر ماء اللحم گوشت بچہ بز قیمہ کردہ ۱۰ بار گردہ بز قیمہ کردہ ۰ بار کشنیز خشک ۰ بار زیرہ سفید ۰ تولہ الائچی خرد مسلم ۰ ۰ عدد طباشیر ۴ تولہ گولر خام ۴ ماشہ کچری ۴ تولہ ماء الرائب ۱۰ بار آب برگ بتھوا سبز ۳ بار آب برگ پالک سبز ۳ بار آب برگ کاسنی سبز ۵ بار در قرع انبیق انداختہ بدستور عرق کشند قدر شربت ۲ بار تا ۳ بار اس ماء اللحم کے ساتھ یہ شربت تجویز ہوا۔

نسخۂ شربت ہمراہ ماء اللحم آب آملہ سبز ۱ بار آب آلوے بخارا ۱ بار شکر سفید ۱ بار انداختہ

بقوام آرند مقدار شربت وقتیکہ عرق ۱۰ تولہ باشد شربت تولہ باشد و وقتیکہ عرق ۲۰ تولہ باشد شربت ۲ تولہ باشد۔

دیگر ۱۲۹۶ھ مین وبائی تپ لرزہ موہان مین پہیلا سیکڑون آدمی مرگئے نامہ سیاہ کو بھی بخار آیا منھ بدمزہ تھا کسی کہانے کی طرف رغبت نتہی چنانچہ صبح کو انڈے کے چلے خوب مرچ ڈالکر پکواے اور شام کو جنگلی کبوتر خوب تیز مرچ کا پکوایا اور کہایا دوسرے روز بخار کی شدت ہوی تیسرے روز بدحواسی تک نوبت پہونچی حضور بندگان عالی قدس سرہ موہان ہی مین تشریف رکھتے تھے تیماردار ڈولی مین ڈالکر نامہ سیاہ کو حضور مین لے گئے حکیم محمد اسحاق صاحب موہانی بھی حاضر تھے ارشاد ہوا کہ اسکی نبض دکھواو ہون نے نبض دیکہی اور متحیر رہگئے حضور نے حال پوچہا نبض خراب تھی چونکہ اور عزیز بھی نامہ سیاہ کے اوس جگہ حاضر تھے لہذا اون حاضرین کے اضطراب کی وجہ سے حکیم محمد اسحاق نے حضور کے استفسار کا جواب ندیا پھر خود حضور نے نبض دیکہی اور فرمایا اچہا جب نامہ سیاہ گھر واپس آیا محمد اسحاق صاحب نے نبض کی حالت بہت خراب بیان کی پہر حضور نے صرف یہ چار دوائین تجویز فرمائین نسخہ تپ شدید تخم پالک ۲ ماشہ تخم جھوا ۲ ماشہ تخم کاسنی ۲ ماشہ نیلوفر ۲ ماشہ نیکوفتہ علحدہ علحدہ در صرہ بستہ بہ سبوچہ گلی کہ پراز آب باشد بیندازند وہمہ وقت ہمون آب بکشند و اگر تشنگی غالب باشد بجاے شش ماشہ ہر جزو را ایک ایک تولہ بکنند وہر روز اجزا وصرہ تبدیل کردہ باشند اللہ نے بصدق حضور بہت جلد شفا عنایت فرمائی پہر مدتون جب شرف حضوری ہوتا متبسم ہو کر ارشاد فرماتے کہ کہو اب بھی انڈے اور کبوتر کہاتے ہو اللہ اللہ کیا مواجی رحمت اور جوش کرم ہے۔

دیگر بندہ عین سے ایک شخص میر معشوق علی نامی امتحاناً حاضر دربار ہوے حضور بارہ دری مولوی آل حسن صاحب واقع موہان مین رونق افروز تھے حضور نے نبض ملاحظہ کرکے ابتدائی سن سے جن جن عوارض مین وہ مبتلا ہوے سب ایک ایک کرکے بیان فرمادیے وہ سنکر دنگ ہگئے اور حاضرین بھی سب متحیر تھے پہر حضور نے یہ نسخہ اونکے لیے تجویز فرمایا۔

نسخہ سوزاک گل منڈی تولہ کشنیز خشک ۲ تولہ گل سرخ تولہ بادیان تولہ الایچی خرد معہ پوست ۲ ماشہ

نکھانہ ۲ تولہ تخم گزر ۲ تولہ تخم حنا ۶ ماشہ صمغ عربی بریان ۶ ماشہ کتیرا ۶ ماشہ سبوس اسبغول ۴ تولہ سفوف ساختہ باشیر گاؤ — ماربکاربرند۔

دیگر علی الدین صاحب ابن مولوی وجیہ الدین صاحب موہانی کے تالو مین خود بخود زخم ہوگیا ایک زمانہ تک اس حیثیت سے رہا کہ شبانہ روز مین دو وقت وہ ریم سے پُر ہو جاتا تھا جس سے درد اور تکلیف رہتی جب وُنگلی سے دباکر ریم نکالڈالتے وہ درد کی کیفیت بھی جاتی رہتی بعض مرتبہ دبانے سے مثل دودہ کی چھپار کے تیزی سے ریم نکلتا متفرق علاج اور ڈاکٹری معالجہ بھی اکثر ہوا کیا مگر کسی نے کچھہ نفع نہ دیا حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز مین عرض کیا گیا حضور نے یہ نسخہ سفوف کا تجویز فرمایا اللہ تعالی نے اس سے شفا دی اور اسی نسخہ کی نسبت ارشاد ہوا کہ کبھی کبھی بہ ترکیب ضلیسا بنایا پی لیا کرو۔

نسخہ زخم تالو کشنیز آملہ خشک گل منڈی مساوی الوزن شکر آمیختہ ہمراہ شیر علی الصباح بخورند۔

دیگر مولوی محی الدین صاحب کو تپ شدید عارض تھی یہ نسخہ ذریعہ شفا ہوا۔

نسخہ تپ مزمن مغز تخم خیار ۱ تولہ مغز تخم تربز ۱ تولہ مغز تخم پیٹھ ۱ تولہ کشنیز خشک ۲ تولہ مغز بنبہ دانہ ۱ تولہ صمغ عربی ۱ تولہ دانہ الائچی خرد ۲ ماشہ دانہ الائچی کلان ۲ ماشہ طباشیر ۲ ماشہ مغز گذر خشک بادیان ۱ تولہ مغز تخم قرطم ۲ ماشہ تخم کاہوے مقشر ۲ ماشہ مغز تخم کدوے دراز ۱ تولہ بہمن سرخ ۳ ماشہ بہمن سفید ۳ ماشہ کوفتہ بیختہ سفوف نمودہ تخم فرنجمشک ۶ تولہ آمیختہ شکر ادلہ — با و اضافہ نمودہ نگاہدارند۔ نہار یکتولہ باشیر گاؤ تازہ —

دیگر اہلخانہ حکیم محمد ایوب ابن حکیم محمد اسحاق صاحب کی کوڑھی کے مقام پر درد رہا کرتا تھا حضور کے اس نسخہ کے استعمال سے اللہ نے شفا دی۔

نسخہ درد موضع کوڑھی نخود بریان سیاہ مرچ نمک ہموزن سفوف کردہ بعد طعام دو ساعت تاخیر کردہ ۴ ماشہ بخورند

آپ نے اکھتر برس کی عمر میں ۱۳۰۳ھ ہجری مین وفات فرمائی اور اندر مقبرہ کے باغ میں مولانا احمد انوار الحق

قدس اللہ سرہ العزیز کے مدفون ہوے مزار مبارک آپ کا زیارتگاہ خلائق ہے آپ کی دو صاحبزادیان ایک
زوجہ مولوی نظام الدین بن مولوی فخر الدین اور ایک زوجہ مولوی محب اللہ بن مولوی احسان اللہ
اور ایک چھوٹے صاحبزادے مولوی عبد الشکور صاحب بلاعقب فوت ہوے علاوہ مولوی
عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز کے اور تھے بڑے صاحبزادے
کا نام مولانا محمد حنیف عبد الباسط تھا آپ ۲۱ - ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ ہجری مین پیدا ہوے کتب
درسیہ اپنے والد بزرگوار قدس سرہ سے تحصیل کین اور اخذ بیعت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد
عبد الوالی قدس اللہ سرہ العزیز سے کی مدت تک درس تدریس مین مشغول رہے اور ایک زمانہ تک
مسجد فرنگی محل مین وعظ کہا اسکے بعد ریاست حیدرآباد دکن مین مجلس وضعان آئین وقوانین کے معتمد
مقرر ہوے عالم جوانی مین اپنے والد بزرگوار کے سامنے ۲۱ - ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ ہجری مین وفات فرمائی
آپ کے تصانیف مین سے ایک مجموعہ فتاوی ہے اور رسالہ اصول ردنیچر مین اور مختلف تحریرات ہین عقد
آپ کا دختر مولوی خادم احمد بن ملا حیدر سے ہوا دو صاحبزادیان تولد ہوئین اور دونون بلاعقب
فوت ہوگئین - دوسرے صاحبزادے مولانا عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کے
مولانا محمد عبد الوہاب تھے آپ ۲۲ - ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ یوم دوشنبہ کو پیدا ہوے کتب درسیہ آپنے
اپنے والد بزرگوار قدس اللہ سرہ العزیز سے تحصیل کین اور ایک زمانہ تک درس و تدریس و افتار مین
مشغول رہے کبھی دنیا کی طرف متوجہ نہین ہوے بڑے وجیہ اور قانع تھے حضرت استادی مولانا
مولوی محمد عبد الباری صاحب مدظلہ نے ایک مستقل رسالہ مسمی بہ حسرۃ المسترشد آپکے احوال مین
لکھا ہے جسمین قطع ولباس اخلاق و عادات تعلیم و تربیت افادہ وافاضہ سب کو لبط کے ساتھ تحریر
فرمایا ہے اور ایک رسالہ مستقل بطور سوانح عمری مین بھی لکھ رہا ہون جو قریب کامل ہوجانیکے ہی جسکو
مزید احوال حضرت کا دیکھنا ہو ان دونون رسالونکو دیکھے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے نشوونما و
ظاہری وضع وقطع کی جانب کبھی التفات نہین ہوا نہ آپنے کبھی وعظ کہا نہ مجالس میلاد شریف مین
سوا ے چند موقعون کے بیان فرمایا اسی وجہ سے بعض حاسدین نے شہرت دیدی تھی کہ آپکے کتب درسیہ

تام نہین اور آپ کو استعداد کم ہے مجھسے میرے اُستاد حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب مدظلہ نے
فرمایا کہ ابتداءِ عمر مین مجھے بھی اون لوگون کے اقوال سے شبہہ پیدا ہوگیا تھا مگر جب مین تحصیل علم سے
فراغت حاصل کرچکا اور مختلف مباحث کی نوبت آئی تو مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ حاسدین کی شہرت
دی ہوئی ہے ایک دن مین حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا مین نے
کہ جناب مولوی عبد الباقی صاحب اور جناب مولوی عبد العزیز صاحب اور ایک اور بزرگ خدمت
مین حاضر ہین مجھسے فرمایا کہ انسے ملو اور اونسے فرمایا کہ ہمین اپنے شاگردونکی فہرست لکھنے کا خیال
نہین ہوا نہ اونکے نام یاد ہین نہ درس و تدریس کا ہمنے ذکر کیا اسوجہ سے یہ لڑکے خیال کرتے ہین
کہ شاید ہمین پڑہنے پڑھانیکی نوبت نہین آئی اون بزرگ نے کہا کہ ایک مین ہی شاگرد بیٹھا ہوا ہون
اور بہت سے اشخاص اونہون نے شمار کیے کہ فلان فلان آپکے شاگرد تھے جنہون نے میرے
سامنے پڑھا ہے عجیب اتفاق ہے کہ جس زمانہ مین مین نے یہ تقریر اپنے اُستاد مدظلہ سے سنی
نام اون بزرگ کا دریافت کیا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے خیال نہین رہا کہ اسی عرصہ مین مین حاضر خدمت تھا
ایک بزرگ تشریف لائے اور حضرت استادی مدظلہ سے فرمایا کہ مولانا آپنے مجھے پہچانا مین ریاست علی
ہون (مولانا ریاست علی صاحب شاہجہانپوری) اسکے بعد حضرت استادی مدظلہ سے جو قصہ مین نے
سنا تھا اوسکو اونہون نے یاد دلایا حضرت استادی مدظلہ نے مجھسے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ وہ بزرگ
جنکا نام مین بھول گیا تھا اور قصہ بیان کیا تھا آپ ہی ہین تمکو نام کی جستجو تھی خدا نے آپ کو بھیجدیا ہے
مین نے خود اس قصہ کو جناب مولوی ریاست علی صاحب سے بالتفصیل سُنا اور مختلف اخلاق حمیدہ حضرت
مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے بھی مولوی صاحب مذکور نے ذکر کیے منجملہ اونکے کہا کہ ہمارے استاد حضرت
مولانا عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ مین ایک تخصیصی بات ہمنے پائی جو کسی دوسرے استاد مین نہین
دیکھی کہ بوجہ تعلق فقر کے آپ مین علم کی بالکل رعونت نہ تھی نہ کبھی بات کی پیچ کی انصاف سے
ہمیشہ گفتگو فرماتے تھے اگر کبھی شاگرد کی بات قابل التفات ہوئی تو بلا لحاظ مان لیتے تھے اگر کسی جگہ شبہہ
باقی رہگیا اور وقت درس کے حل نہوا تو دوسرے وقت سمجھا دیتے تھے اگر وقتی طور پر شاگرد کی

دلجمعی ہوگئی مگر درحقیقت وہ مطلب صحیح نہ تھا تو دوسرے وقت صاف فرما دیا کرتے تھے کہ فلان وقت فلان مطلب جو ہمنے بیان کیا ہے وہ مخدوش ہے اور صحیح یہ ہے اسی طرح مطلب کتاب مین اگرکوئی دشواری پیش ہوتی اور اوسوقت طبیعت حاضر نہوتی توصاف فرمادیتے کہ ہم دوسرے وقت اسکو سمجھا دینگے آپکی تصانیف مین سے رسالہ احوال حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ مسمی بہ توشہ نجات اور رسالہ رد وہابیہ مسمی بہ ہدیۃ المومنین واضاحۃ الضالین اور بعض حواشی توضیح تلویح اور مثنوی مولانا روم پر ہین آپنے صغرسنی مین حضرت مولانا شاہ محمد عبدالوالی قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کی اور بعد بلوغ اپنے والد بزرگوار قدس اللہ سرہ العزیز سے تجدید کی اور اونکے خلیفہ وسجادہ نشین ہوے اور کل سلاسل مثل سلسلہ قادریہ چشتیہ صابریہ نظامیہ سہروردیہ مصافحہ اور دیگر اشغال اذکار و امور خاندانی کی اجازت حاصل کی۔ اور سند احادیث بھی اپنے والد بزرگوار و دیگر علماے حرمین سے لی اور آپسے سند حدیث و سلاسل محدث مدینہ حضرت سید علی ظاہر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز و دیگر علماء نے حاصل کی عقد آپ کا دختر عمدۃ العلما مولوی ظہور علی بن ملک العلماء ملا حیدر سے ہوا ایک دختر زوجہ جناب مولوی عبدالباقی صاحب مدظلہ اور دو صاحبزادے جناب مولانا عبدالروف صاحب اور جناب مولانا عبدالباری صاحب آپکے بعد وفات باقی رہے بعمر اٹھاون سال گیارہ یوم ۲۔ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ روز چہارشنبہ کو وفات فرمائی مزار آپ کا جانب شرق پہلو مین والد حضرت ملا احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ العزیز کے موافق آپکی وصیت کے کیا گیا۔ جو زیارت گاہ خلائق ہے لوگ مستفیض ہوتے ہین۔

مولانا محمد عبدالرؤف آپ سنہ ۱۲۹۲ھ مین پیدا ہوے اور تحصیل علم جناب مولوی افہام اللہ صاحب اور جناب مولوی فضل اللہ صاحب اور جناب مولوی عبدالباقی صاحب و دیگر علماء سے کی اور اخذ بیعت اپنے جد بزرگوار حضرت مولانا محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز سے کی اور تمام سلاسل و اذکار و اشغال و دیگر امور خاندانی کی اجازت حاصل ہوی اور تجدید ان سب امور کی اپنے والد بزرگوار قدس اللہ سرہ العزیز سے کی اور بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے

جانشین وخلیفہ ہوے پہلی مرتبہ آپنے اپنے والد قدس اللہ سرہ العزیز کے ہمراہ ۱۳۰۳ھ مین سفر حج کیا اور سند احادیث علماء حرمین شریفین سے حاصل کی دوبارہ بعد وفات اپنے والد قدس اللہ سرہ العزیز کے ۱۳۱۲ھ مین سفر عراق وحجاز کیا اور مشائخ کبار سے تحصیل سند احادیث کی اور مسلسلات باقاعدہ اپنے اساتذہ سے سُنے حج کے دن سے علیل ہوے اور حالت علالت مین وطن واپس تشریف لائے ایک مدت تک بانسہ شریف مین قیام کیا اور وہین ۹۔ ذیقعدہ یوم شنبہ ۱۳۲۲ھ مین بعمر ۳۹ سال ۸ دن وفات فرمائی جس دن کہ آپنے وفات فرمائی ہے اوس شب کو جسقدر اعزا کہ وہان موجود تھے اونمین سے جو لوگ کہ مرید نہین ہوے تھے اونکو داخل سلسلہ کیا چنانچہ مولوی محمد برکت اللہ صاحب فرزند جناب مولوی احمد اللہ صاحب داخل سلسلہ ہوے اور حضرت میان سعید الحسن صاحب فرزند حضرت میان احمد حسین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز صاحبزادہ بانسہ شریف کو اجازت دی اور مولوی محمد عظیم صاحب فرزند جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کو سلسلہ چشتیہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ وہ اسوقت چونکہ موجود نہین ہین اسلیئے سراؔ مین اونکو سلسلہ علیہ قادریہ کی اجازت نہین دیتا ہون صبح کو بعد نماز فجر کے اپنے بھائی حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب مدظلہ سے فرمایا کہ مجھے صاف نئے کپڑے پہنا دو جو مین نے بنوا رکھے ہین اور مجھے تم خود گود مین لیکر بیٹھو اور جناب مفتی محمد یوسف صاحب سے تاکید کی کہ سواریون کو جلد روانہ کر دیجیے تاکہ پھر آپ لوگو نکو کوئی دقت نہو اوسکے بعد اپنے بھائی کی گود مین نہایت درد کی آواز سے فرمایا کہ اللہ رحم کر جناب اُستادی مولانا محمد عبد الباری صاحب مدظلہ نے یسین پڑہنا شروع کی اثنائے قرأت مین دیکھا کہ کوئی آواز نہین ہے تو حضرت اُستادی مدظلہ نے بآواز بلند بطور تلقین کے اللہ اللہ کہا آنکھ کھولدی اور فرمایا کہ کیون گھبرائے جاتے ہو پھر خود بھی اللہ اللہ فرمایا اسکے بعد انتقال فرمایا اور اوسی دن ۸ بجے سے قبل بانسہ شریف سے لاش روانہ ہوگئی اور بعد عصر کے باغ مین حضرت مولانا احمد انوار الحق قدس اللہ سرہ العزیز کے جم غفیر کے ساتھ نماز ہوئی اور پائین جناب مولانا ابو الکرم رحمۃ اللہ علیہ کے حسب وصیت اپنے دفن ہوے ۔ آپ کی تصانیف مین سے شرح اسمائے حسنیٰ اردو ناتمام ہے

آپ کا عقد دختر مولوی شرافت اللہ صاحب سے ہوا ایک دختر اور ایک صاحبزادے مولوی حافظ محمد قطب الدین عبدالوالی موجود ہین آپ ۱۹۔ رجب ۱۳۱۴ھ مین پیدا ہوے قرآن شریف آپنے ۱۳۲۴ھ مین حفظ کیا اب مدرسہ عالیہ نظامیہ مین تعلیم پا رہے ہین خداوند کریم عمر و علم مین ترقی عطا فرماوے اور اپنے سلف صالح کا خلف ارشد کرے آمین یارب العالمین ۔

مولانا محمد عبدالباری آپ ۱۲۹۵ھ مین پیدا ہوے قرآن شریف آپنے جناب نواب عبدالوہاب صاحب حفید نواب ظہیر الدولہ وزیر سلطنت اودہ سے حفظ کیا اور جناب مولانا عبدالباقی صاحب مدظلہ سے کتب ابتدائیہ اور اکثر کتب منقولہ اور بعض کتب معقولہ اور باقی کتب معقولہ اور بعض کتب منقولہ جناب مولانا عین القضاۃ صاحب سے تحصیل کین اور سند احادیث اپنے دادا صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اور اپنے والد حضرت مولانا محمد عبدالوہاب قدس اللہ سرہ العزیز اور برادر معظم رحمۃ اللہ علیہ اور سید علی ظاہر صاحب محدث مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز اور حضرت پیر عبدالرحمن صاحب عم فیضہ نقیب الاشراف بغداد شریف و دیگر علمائے عرب و عراق و ہند سے حاصل کی اور حدیث و اصول حدیث جناب مولانا عین القضاۃ صاحب اور جناب مولانا عبدالباقی صاحب اور حضرت سید علی ظاہر صاحب محدث مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز سے پڑھا اور ادب بھی انہین اساتذہ سے حاصل کیا تصوف اپنے والد بزرگوار اور مولانا عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ حفید مولانا بحر العلوم سے تحصیل کیا اور مشاہیر روزگار سے ہوے کثرت درس اس حد تک پہونچ گئی کہ بعض زمانہ مین مطولات کے ہر روز اٹھارہ اٹھارہ سبق پڑہانیکی نوبت آگئی اور تصانیف اس کثرت سے ہوے کہ باوجود ضیعاً للنفس و تلث ضائع کردینے کے اسی سے زائد تعداد مستقل تصانیف کی پہونچ گئی جسمین سے حسب ذیل ہین ۔

فہرست تصانیف

علم صرف (۱۰)

تحفۃ الاخوان ۔ ہدیۃ الخلان ۔ المنتخب ۔ سلسلۃ الذہب ۔ تسہیل الصرف ۔ جامع القواعد ۔ ارتقاء الشرف ۔ مقدمۃ الصرف ۔ شرح ہدایۃ الصرف ۔ شرح فصول اکبری ۔

علم نحو (۴)

نور الصباح - ہدیۃ الطلبا - شرح ہدایۃ النحو - حاشیہ الفیہ -

حکمۃ (۳)

تحفۃ الاحباب - عین الصواب - حاشیۃ النافعہ علی طفرۃ الزادیہ -

منطق (۴)

اعتصام الاذہان - شرحان لاایساغوجی - تقریب الاذہان -

فقہ (۲۷)

العل المغفور - رحمۃ الغفور - خیر الزاد - الفیض الرحمانی - قرۃ العینین - حیات اولی الالباب - الخطر - رسالہ فی تحقیق الجزیہ - احقاق السماع - احسن القربات - رجم الشیطان - غایۃ المامول القول المؤید - کشف الحال - طعن السنان - التعلیق المختار - رسالہ فی مسائل الطہارۃ - ذب الطاعنین - خیر الدعا - الحرز المصئون - رحمۃ الامہ - صرع الجان - فتاوی قیام الملۃ والدین - تعلیق الازہار - البیان المسلم فی ترجمۃ الکلام المبرم فی نقض القول المحکم - العل الماجور بترجمۃ الکلام المبرور فی رد القول المنصور - النجح المغفور بترجمۃ السعی المشکور فی رد المذہب الماثور -

فرائض (۳)

کتاب الفرائض - حاشیۃ السراجیہ - الاظہار فی توریث الاحمار والاصہار -

کلام (۳)

غایۃ الکلام - زبدۃ الفوائد - کتاب العقائد -

اصول فقہ (۲)

ملہم الملکوت شرح مسلم الثبوت - نہایۃ الانکشاف فی درایۃ الاختلاف -

حدیث (۶)

الدرۃ الباہرۃ فی الاحادیث المتواترہ - شفاء الصدور - راحۃ الفواد - الارشاد فی الاسناد

الباقیات الصالحات - الہیاکل المعنویہ علی الشمائل النبویہ -

تفسیر (١)

فیض القادر فی تفسیر آیۃ الغافر -

سیر (١٣)

تنویر الصحیفہ - شہادت الحسین - تنشیط المحبین - رسالہ فی الوفات - رسالہ فی المعراج مختصر التاریخ - اصول التاریخ - تحفۃ الاخلاء - جلاء الابصار - الہدیہ المنیفہ - الرحلۃ العراقیہ الرحلۃ الحجازیہ - حسرۃ المسترشد بوصال المرشد -

تصوف وسلوک (٥)

افضل الشمائل - سبیل الرشاد - رسالۃ النصیحۃ - رسالۃ التوبۃ - نظم الفرائد -

علاوہ ان تصانیف کے بعض حواشی مختلف کتب درسیہ وغیرہ پر ہین جنمین سے حاشیہ شرح سلم قاضی حاشیہ میرزاہد رسالہ - حاشیہ علی حاشیہ غلام یحیی - حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ لصدر الدین شیرازی حاشیۃ الشمس البازغہ - حاشیہ نور الانوار - حاشیہ اصول البزدوی - حاشیہ شرح مشکوۃ - لملا علی قاری - حاشیہ مختصر معانی انمین سے بعض ابھی ناتمام ہین -

آپ نے اپنے دادا صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے صغر سنی مین بیعت کی اور بعد بلوغ اپنے والد بزرگوار قدس اللہ سرہ العزیز سے تجدید بیعت کی نوبت آئی اور ان دونون حضرات نے جملہ سلاسل اور اذکار واشغال و دیگر امور خاندانی کی اجازت مرحمت فرمائی اور حضرت پیر مصطفے صاحب بغدادی کلید بردار عم فیضہ نے حسب ایماء حضرت پیر دستگیر غوث الثقلین غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تاکید اخذ بیعت کی مع اجازت اپنے سلاسل کے کی اسی طرح حضرت پیر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد شریف عم فیضہ نے بھی اپنے سلاسل خاندانی کی اجازت مرحمت فرمائی آپ کا عقد اول دختر منشی بہاء الدین صاحب کاکوروی سے ہوا اور اونسے ایک فرزند محمد حافظ الدین عبد الکافی تولد ہوئے اور دونون مان بیٹے نے انتقال کیا دوسرا عقد آپ کا دختر شیخ محفوظ حسین صاحب

نقوی لکہنوی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادی تولد ہوئیں خداوند کریم عمر مین برکت دے اور اولاد ذکور عطا فرمائے ۔ مین انشاء اللہ تعالی حضرت استاذی مولانا مدظلہ کے احوال مین ایک مستقل رسالہ تحریر کرونگا اللہ تعالی توفیق اتمام کی عطا فرمائے ۔

ملا عبد الحلیم بن ملا امین اللہ بن ملا اکبر بن ملا ابی الرحم بن ملا یعقوب بن ملا عبد العزیز بن ملا سعید

آپ ۲۱۔ شعبان المعظم ۱۲۳۹ہجری مین پیدا ہوے اور کتب درسیہ اپنے والد اور مفتی محمد ظہور اللہ اور مفتی محمد صغرا ور مفتی محمد یوسف اور مولانا نعمت اللہ سے تحصیل کین اور حدیث مرزا حسن علی محدث اور مولوی حسین احمد محدث اور دیگر شیوخ مکہ و مدینہ سے حاصل کی ایک مدت تک درس تدریس مین مشغول رہے کچھ دنون باندے و جونپور مین مدرس رہے پھر ریاست حیدرآباد دکن مین جاکر عدالت قضا مین حاکم ہوئے آپ کثیر التصانیف ہوے جو حسب ذیل ہین ۔

[1] رسالہ فی الاشارۃ فی التشہد و [2] حل المعاقد فی شرح العقائد و [3] نظم الدرر فی سلک شق القمر و [4] التحایہ شرح التسویہ و [5] نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن و [6] برکات الحرمین و [7] الاملاء فی تحقیق الدعاء و [8] انعقاد المصابیح فی صلوۃ التراویح و [9] غایۃ الکلام فی مسائل الحلال والحرام و [10] خیر الکلام فی مسائل الصیام و [11] القول الحسن فیما یتعلق بالنوافل والسنن و [12] عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس الحریر و [13] السقایۃ لعطشان الہدایۃ و [14] قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار و [15] التعلیق الفاضل حاشیۃ الطہر المتخلل و [16] رسالہ فی احوال سفر الحرمین و [17] التحقیقات المرضیہ لحل حاشیۃ الزاہد علی الرسالۃ القطبیہ و [18] القول الاسلم لحل شرح السلم و [19] الاقوال الاربعہ و [20] کشف المکتوم فی حاشیۃ بحر العلوم و [21] القول المحیط فیما یتعلق بالجعل المولف والبسیط و [22] معین الغائصین فی رد المغالطین و [23] الایضاحات لمبحث المختلطات و [24] کشف الاشتباہ فی حل شرح السلم لمولوی حمد اللہ و [25] البیان العجیب شرح ضابطۃ التہذیب و [26] کاشف الظلمۃ فی بیان اقسام الحکمۃ و [27] العرفان حاشیۃ بدیع المیزان ۔ و [28] حواشی الحاشیۃ القدیمہ و [29] حل النفیسی مفصل احوال آپکے حسرۃ العالم بوفاۃ مرجع العالم مین حضرت مولانا عبد الحی قدس اللہ سرہ العزیز نے تحریر فرمائے ہین آپ کا عقد دختر مولوی ظہور علی بن ملا حیدر سے ہوا ایک صاحبزادے مولانا عبد الحی صاحب کو چھوڑکر ۱۲۸۵ہجری مین وفات فرمائی

اور پائین مزار حضرت شاہ یوسف قادری قدس اللہ سرہ العزیز ریاست حیدرآباد دکن میں مدفون ہوئے

مولانا عبدالحی بن ملا عبدالحلیم آپ ۱۲۶۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے افراد عالم اور اجلہ مشاہیر علماء میں ہوئے جنکا ذکر مشارق و مغارب میں پھیلا ہوا ہے آپنے اپنے والد بزرگوار اور مولانا نعمت اللہ سے کتب درسیہ تمام کیے اور مشائخ حرمین شریفین سے سند احادیث حاصل کی آپ صاحب تصانیف کثیرہ مفیدہ اور حواشی عدیدہ ہوئے عرب اور عجم نے آپکی ذات سے فیض پایا اور خلق کثیر آپکے تلمذ سے شرف اندوز ہوئی تصانیف آپکے حسب ذیل ہیں۔

علم صرف (۵)

[1] چارگل۔ [2] امتحان الطلبہ۔ [3] تبیان شرح میزان۔ [4] تکملہ میزان۔ [5] شرح میزان۔

نحو (۲)

[6] ازالۃ الجمد۔ [7] خیر الکلام۔

مناظرہ (۱)

[8] الہدیۃ المختاریہ۔

منطق و حکمۃ (۱۷)

[9] ہدایۃ الوری حاشیہ قدیمہ علی حاشیۃ المحقق غلام یحیی البہاری۔ [10] مصباح الدجی حاشیہ جدیدہ علی حاشیہ المحقق غلام یحیی البہاری۔ [11] نور الہدی حاشیہ اجد علی حاشیہ المحقق غلام یحیی البہاری [12] علم الہدی حاشیہ اجد علی حاشیۃ المحقق غلام یحیی البہاری۔ [13] تعلیق العجیب لحل حاشیۃ الجلال لمنطق التہذیب۔ [14] حل المغلق فی بحث مجہول المطلق۔ [15] میسر العسیر۔ [16] الافادۃ الخطیرۃ۔ [17] مفید الخائفین [18] التعلیق النفیس۔ [19] تکملہ حل النفیسی۔ [20] المعارف بما فی حواشی شرح المواقف۔ [21] تعلیق الحمائل علی تعلیق سید الزاہد المتعلق بشرح الہیاکل۔ [22] دفع الکلال۔ [23] حاشیہ بدیع المیزان۔ [24] الکلام الوہبی۔ [25] الکلام المتین۔

تاریخ (۱۵)

[26] حسرۃ الکلام۔ [27] الفوائد البہیہ۔ [28] التعلیقات السنیہ۔ [29] ابراز الغی۔ تذکرۃ الراشد۔ [31] النافع الکبیر۔

[۳۲] مقدمۃ التعلیق الممجد۔ [۳۳] مقدمہ عمدۃ الرعایہ۔ [۳۴] مقدمۃ السعایہ مقدمۃ الہدایہ۔ [۳۵] مذیلۃ الدرایہ۔ [۳۶] طرب الاماثل۔ [۳۷] فرحۃ المدرسین۔ [۳۸] خیر العمل۔ [۳۹] النصیب الاوفر فی تراجم علماء الائمۃ الثالثۃ عشر۔ [۴۰] رسالہ فی ذکر تراجم السابقین من علماء الہند۔

فقہ۔ حدیث سیر (۵۵)

[۴۱] حسن الولایہ۔ [۴۲] عمدۃ الرعایہ۔ [۴۳] السعایہ۔ [۴۴] الفلک المشحون۔ [۴۵] القول الجازم۔ [۴۶] الفلک الدوار [۴۷] لاافصاح [۴۸] تحفۃ النبلاء۔ [۴۹] الکلام الجلیل۔ [۵۰] ترویح الجنان۔ [۵۱] زجر ارباب الریان۔ [۵۲] ردع الاخوان۔ [۵۳] دافع الوسواس [۵۴] زجر الناس۔ [۵۵] الآیات البینات۔ [۵۶] الانصاف فی حکم الاعتکاف۔ [۵۷] نفع المفتی والسائل [۵۸] تحفۃ الطلبہ۔ [۵۹] اقامۃ الحجہ۔ [۶۰] افادۃ الخیر۔ [۶۱] التحقیق العجیب۔ [۶۲] رفع الستر۔ [۶۳] سباحۃ الفکر۔ [۶۴] خیر الخبر [۶۵] امام الکلام۔ [۶۶] غیث الغمام۔ [۶۷] آثار المرفوعہ۔ [۶۸] نزہۃ الفکر۔ [۶۹] النفحہ۔ [۷۰] زجر الشبان والشیبہ۔ [۷۱] عمدۃ النصائح [۷۲] اللطائف المستحسنہ۔ [۷۳] الہسہسہ۔ [۷۴] القول المنشور۔ [۷۵] القول المنثور۔ [۷۶] آکام النفائس۔ [۷۷] الرفع والتکمیل۔ [۷۸] ظفر الامانی۔ [۷۹] الکلام المبرم۔ [۸۰] الکلام المبرور۔ [۸۱] السعی المشکور۔ [۸۲] قوت المغتذین۔ [۸۳] القول الاشرف۔ [۸۴] تحفۃ الاخیار۔ [۸۵] نخبۃ الانظار۔ [۸۶] التعلیق الممجد۔ [۸۷] تبصرۃ البصائر۔ [۸۸] تحفۃ الثقات۔ [۸۹] جمع الغرر۔ [۹۰] احکام القنطرہ۔ [۹۱] غایۃ المقال۔ [۹۲] ظفر الانفال۔ [۹۳] تدویر الفلک۔ [۹۴] درک المآرب فی شان ابی طالب۔ [۹۵] تحفۃ الامجاد بذکر خیر الاعداد۔ آپکے مفصل حوال حسرۃ الفحول لوفاۃ نائب الرسول میں جناب مولانا عبدالباقی صاحب مدظلہ نے تحریر فرمائے ہیں آپ کا عقد دختر مولوی مہدی بن ملا مفتی محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہما سے ہوا ایک دختر زوجہ مفتی محمد یوسف بن مولوی محمد قاسم صاحب کو چھوڑکر ۲۹۔ ربیع الاول یوم دوشنبہ ۱۳۰۴ھ ہجری میں بعمر ۳۹ سال وفات فرمائی اور باغ میں حضرت مولانا احمد انوار الحق قدس اللہ سرہ العزیز کے مدفون ہوئے۔

مولانا عبدالعلی محمد بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید قدس سرہم آپ بھی افراد روزگار اور مشاہیر کبار سے ہیں تحصیل کتب اپنے والد بزرگوار سے کی اور علوم باطنی میں بھی اپنے والد بزرگوار کی صحبت سے مناسبت تامہ پیدا کی اور روحانیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو رابطہ تھا آپ نے ملا امین الدین سید نپوری سے
سلسلہ مصافحہ کی اجازت لی اور شیخ محمد طاہر کے خلیفہ ہوے آپ کو نوبت وطن مین قیام کی کم
ہوئی بلا دپورب و مدراس مین اکثر اوقات عمر بسر ہوئی اور وہین خدمت علم اور اشاعت دین
آپ سے جاری ہوی آپ کے تصانیف مشہور و معروف ہین منجملہ اونکے ارکان اربعہ و حواشی زواہد
ثلثہ و شرح دائر فی الاصول و شرح سلم و شرح مسلم و شرح مثنوی مولانا روم و شرح فقہ اکبر و رسالہ وحدۃ الوجود
و تکملہ حاشیہ شرح تحریر الاصول مصنفہ ملا نظام الدینؒ و شرح ہدایۃ الحکمۃ للصدر و حاشیہ شمس بازغہ مطبوع خلائق ہین آپ
علمائے ربانیین مین سے شمار کیے جاتے ہین ظاہری اعزاز بھی بہت تھا چنانچہ نواب مدراس نے
ملک العلما کا خطاب دیا تھا اور مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ محدث دہلوی نے آپ کو بحر العلوم کے
لقب سے ملقب کیا تھا ۱۲۲۵ھ مین ۱۲ رجب کو مدراس مین انتقال فرمایا اور مسجد والاجاہی کے
جنب مین مدفون ہوے آپکی تین صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے ہوے بڑی صاحبزادی زوجہ
مولوی ازہار الحق بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہ العزیز منجھلی صاحبزادی زوجہ ملا عزیز اللہ ابن ملا ولی
چھوٹی صاحبزادی زوجہ ملا علاء الدین بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہ العزیز مولانا ولی اللہ صاحب
فرنگی محلی تحریر فرماتے ہین کہ ملا علاء الدین قدس سرہ بحر العلوم کے جانشین ظاہری و باطنی ہوے یعنی
سلسلہ ارادت خصوصا صدیقیہ آپ ہی سے جاری ہوا اور ملک العلما کے خطاب سے آپ ہی ملقب
ہوے اور امرا مدراس کی تعلیم آپ ہی کے متعلق ہوی اسی وجہ سے آپکے بعد آپکے صاحبزادے
ملا جمال الدین قدس سرہ بحر العلوم کے قائم مقام ہوے اور اسوقت تک اہل مدراس اوسی طرح سے
عزت واحترام کرتے ہین۔ مولانا کے بڑے صاحبزادے ملا محمد عبد الاعلی نے کتب درسیہ اپنے والد
بزرگوار سے حاصل کئے آپکے تصانیف مین سے ایک سالہ اوراد و وظائف مین ہے اور محاسن
رزاقیہ اور رسالہ قطبیہ ہین۔ حضرت شاہ شاکر اللہ خلیفہ حضرت سید اسمعیل صاحب قدس اللہ
سرہ العزیز سے بیعت اور اجازت حاصل کی اثنار راہ مین مدراس کے ۲۰ شعبان ۱۲۴۰ھ مین
وفات فرمائی۔ ایک دختر زوجہ ملا قدرت علی اور دو فرزند چھوڑے ایک ملا عبد الواحد

جنہون نے تحصیل علم ملا ازہارالحق اور ملا بحرالعلوم سے کی اور ایک صاحبزادے کو چھوڑکر ۲۹۔
محرم سنہ ۱۲۶۱ھ مین انتقال فرمایا۔ نام صاحبزادے کا ملا عبدالوحید محمد تھا انہون نے کتب
درسیہ مولوی قدرت علی صاحب اور اپنے چچا مولوی عبدالواجد صاحب سے پڑہین علم فرائض مین
خاص مہارت رکھتے تھے ۲۔ شعبان سنہ ۱۲۷۹ھ مین لاولد انتقال فرمایا۔ دوسرے صاحبزادے
مولوی عبدالاعلی صاحب کے ملا عبدالواجد تھے انہون نے مختصرات ملا عبدالرب صاحب سے
اور مطولات بحرالعلوم سے پڑہین دختر ملا علاء الدین صاحب بن ملا احمد انوارالحق صاحب قدس اللہ سرہما سے انکا
عقد ہوا دو صاحبزادیان ایک زوجہ ملا عبدالوحید اور دوسری زوجہ مفتی محمد یوسف کو چھوڑکر انتقال فرمایا
ملا عبدالنافع بن ملا بحرالعلوم یہ دوسرے صاحبزادے ملا عبدالعلی محمد کے ہین انہون نے
درسیات اپنے والد بزرگوار اور ملا ولی بن ملا غلام مصطفی اور ملا یعقوب بن ملا عبدالعزیز سے تمام
کیے ۲۰۔ شعبان سنہ ۱۲۲۳ھ مین ایک فرزند اور دو دختر ایک زوجہ مولوی سراج الحق صاحب
اور دوسری زوجہ مولوی عبدالحکیم صاحب کو چھوڑکر انتقال کیا صاحبزادے کا نام ملا عبدالجامع
تھا آپ نے کتب درسیہ ملا عبدالرب اور ملا قدرت علی اور ملا نورالحق قدس سرہم سے تمام کیے آپکا
عقد ملا مبین صاحب کی صاحبزادی سے ہوا اونسے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی
زوجہ مولوی عبدالرحمن بن ملا قدرت علی صاحب تولد ہوئے انکو چھوڑکر ملا عبدالجامع صاحب
نے ۲۳۔ شوال سنہ ۱۲۷۲ھ مین حیدرآباد دکن مین بعارضہ ہیضہ انتقال فرمایا آپکے بڑے
صاحبزادے ملا محمد صالح ابوالحسن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اونسے چھوٹے کا نام ملا محمد عبدالرحمن
ہے آپ نے کتب درسیہ مولوی ظہور علی بن ملا حیدر اور مولوی عبدالحلیم بن ملا امین اللہ سے پڑہین
حج و زیارت سے بھی مشرف ہوئے کوئی عقد نہین کیا۔ ۵۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۳ھ کو حیدرآباد مین انتقال کیا اور
قرب مزار مولوی ظہور علی صاحب کے مدفون ہوئے تیسرے صاحبزادے مولوی عبدالجامع صاحب
کے مولوی عبدالغفار صاحب آپنے جناب مولانا شاہ مولوی محمد عبدالرزاق بن ملا جمال الدین سے
اور مولانا محمد نعیم بن ملا عبدالرب سے تحصیل علم کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالوالی قدس اللہ سرہ العزیز

مرید ہوئے مدت تک پیر کی خدمت مین رہے اور مثنوی مولانا روم کی قرأت آپ ہی کے متعلق
تھی۔ بڑے صاحب دل اور پُرتاثیر تھے ایک دختر زوجہ حسن یاور خان بن اکرام اللہ حنان
کاکوروی اور ایک فرزند مولوی عبدالستار دونون آپکے روبرو لاولد فوت ہوگئے۔ آپکے فرزند نے
کتب درسیہ اپنے والد اور مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی سے پڑہین اور ایف۔اے تک انگریزی
حاصل کی محکمہ عالیہ الہ آباد مین ملازم ہوے اور وہین آپ کا انتقال ہوا اور حضرت شاہ محب اللہ
الہ آبادی کی درگاہ مین مدفون ہوے۔ انمین خاص بات یہ تھی کہ باوجود انگریزی کے توغل کے بہت
خوش عقیدہ تھے۔ اور مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت بھی کی تھی اور جناب
مولانا عبدالغفار صاحب نے ۲۵۔ شعبان ۱۳۲۲ھ مین وفات فرمائی اور حضرت ملا نظام الدین
قدس اللہ سرہ العزیز کے قریب دفن ہوے۔ چھوٹے بیٹے مولوی عبدالجامع صاحب کے مولوی
ابوتراب عبدالعلی تھے آپ نے ابتدائی صرف ونحو وطن مین تحصیل کی اوسکے بعد عظیم آباد گئے
اور وہان مولوی لطف علی مرزاپوری اور مولوی معین الدین صاحب سے اکثر کتب درسیہ پڑہے
پھر کوئل مین آکر مولوی لطف اللہ صاحب سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ بڑے ذکی اور ذہین طبع تھے
آپنے ۲۵۔ جمادی الثانی یوم دوشنبہ کو عین شباب مین انتقال فرمایا۔ اور کوئی اولاد مولوی عبدالنافع
بن ملا نا بحرالعلوم کی باقی نہ رہی مولانا بحرالعلوم کے چھوٹے صاحبزادے ملا عبدالرب تھے کتب درسیہ
آپنے اپنے والد سے پڑہین اور آپ کا عقد شیخ عزیز اللہ سہالوی کی دختر سے ہوا۔ اور ایک فرزند
چھوڑکر ۲۵۔ رمضان ۱۲۵۳ھ مین وفات فرمائی فرزند کا نام ملا عبدالحکیم تھا آپنے کتب درسیہ
اپنے والد اور مولوی دائم اور ملا نورالحق بن حضرت مولانا انوارالحق قدس سرہم سے تحصیل کین اور
حضرت شاہ نجات اللہ صاحب کرسوی کے مرید وخلیفہ ہوے مدت العمر آپنے درس وتدریس مین
صرف کی آپکے تصانیف مین سے شرح ہدایۃ الصرف اور حاشیہ حمداللہ اور حاشیہ دائرا اور حاشیہ
ہدایہ ہے آپنے دو دختر ایک زوجہ مولوی ابوالحسن بن مولوی عبدالجامع اور دوسری زوجہ مولوی
مہدی بن مفتی محمد یوسف اور دو صاحبزادے چھوڑکر ۲۵۔ صفر ۱۲۸۰ھ مین وفات فرمائی۔

چھوٹے صاحبزادے جناب مولوی نعیم صاحب قدس سرہ کا ذکر انشاء اللہ آگے آئیگا بڑے صاحبزادے
مولوی محمد عبد الحلیم صاحب تھے آپنے کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار اور مولوی قدرت علی اور مولوی
نور کریم صاحب دریاآبادی سے پڑہین اور اپنے والد کے مرید و سجادہ نشین ہوے آپ کے احوال مین
رسالہ روضۃ النعیم آپکے فرزند جناب مولوی عبد الحمید صاحب نے تحریر فرمایا ہے آپ سے سلسلہ ارشاد
بہت جاری ہوا آپ نے ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۰۰ھ مین تین دختر اور چار فرزند چہوڑکر انتقال فرمایا منجملہ دختر
ناکتخدا فوت ہوئین اور بڑی و چہوٹی دونون یکے بعد دیگرے مولوی اکرم صاحب بن مولانا مولوی
نعیم صاحب کے ساتھ کتخدا ہوئین آپکے بڑے فرزند کا نام مولوی ابو سعید محمد عبد الخالق صاحب ہے
آپنے اپنے دادا اور چچا مولوی محمد نعیم صاحب سے علم حاصل کیا عقد آپ کا دختر مولوی مہدی بن مولوی
محمد یوسف صاحب سے ہوا ایک فرزند مولوی عبد القادر صاحب ہین کتب درسیہ مولوی
اسلم صاحب اور جناب مولوی عبد الحمید صاحب سے حاصل کر رہے ہین خدا علم نصیب کرے[۱]۔
دوسرے صاحبزادے مولوی عبد الحلیم صاحب کے مولوی عبد الغنی صاحب ہین آپ فرشتہ
خصلت ہین اکثر اوقات تلاوۃ قران شریف مین مصروف رہتے ہین تیسرے صاحبزادے ابو الغناء
مولوی عبد المجید صاحب ہین آپنے کتب درسیہ مین سے دو ایک کتابین جناب مولوی عبد الحی
صاحب سے اور کچھہ کتابین اپنے چچا مولوی نعیم صاحب سے اور اکثر کتب مولوی عین القضاۃ صاحب سے
تحصیل کیے اور درس و تدریس مین مشغول ہین کیننگ کالج مین عربی مدرس ہین آپکے تین عقد ہوے
پہلا عقد دختر مولوی فخر الدین صاحب سے ہوا اونہون نے ایک صاحبزادے کو چہوڑکر وفات کی
مولوی عبد الرشید صاحب اون صاحبزادے کا نام ہے کتب درسیہ اپنے والد جناب مولوی
عبد المجید صاحب سے تحصیل کرتے ہین مولوی کے امتحان مین پاس ہوے ہین[۲] دوسرا عقد مولوی
عبد المجید صاحب کاکوری مین ہوا اونہون نے بہی ایک فرزند عبد الماجد کو چہوڑکر انتقال کیا
اللہ تعالی اونکو علم عطا کرے۔ تیسرا عقد دختر مولوی احمد اللہ صاحب بن ملا نعمت اللہ
صاحب سے ہوا یہ بلا عقب فوت ہوگئین۔ چوتھے صاحبزادے مولانا مولوی عبد الحلیم صاحب کے

[۱] آپکے تصانیف مین سے حسن العمل تاریخ فرنگی محل و ازالۃ الریب عن مسئلہ علم الغیب وغیرہ ہین [۲] انہون نے ۲۵ صفر سنہ ۱۳۲۰ھ کو حالت شباب مین انتقال کیا ۱۲ منہ [۳] عقد انکا دختر شیخ عبد الرحیم لکھنوی سے ہوا ایک فرزند ہے خدا زندہ رکھے ۱۲ منہ

مولوی عبد الحمید صاحب ہین آپنے کتب درسیہ جناب مولوی محمد نعیم صاحب اور اونکے فرزند جناب مولوی اکرم صاحب اور جناب مولوی عبد المجید صاحب اور جناب مولوی فضل اللہ صاحب سے تحصیل کین اور اپنے والد بزرگوار کے مرید و سجادہ نشین ہوے درس و تدریس اور ارشاد خلائق مین مصروف ہین آپکے تصانیف مین سے ضمین الصرف اور کلام قدسی تفسیر آیۃ الکرسی اور حاشیہ قدوری اور حاشیہ جلد ثالث شرح وقایہ اور رسالہ باب طاعون مین اور رسالہ روضۃ النعیم وغیرہ ہین آپ کا عقد دختر مولانا محمد نعیم قدس سر العزیز سے ہوا دو صاحبزادے[1] موجود ہین خدا عمر و علم مین برکت عطا فرمائے

مولوی عباد الحق صاحب بن مولوی نظام الحق بن مولوی سراج الحق نے ملا فضل اللہ بن ملا نعمت اللہ اور ملا عبد الحی بن ملا عبد الحلیم سے کتب درسیہ تحصیل کین اور عین حالت شباب مین ۲۰ صفر ۱۲۹۴ھ مین ایک فرزند مولوی نصیر الحق صاحب کو چھوڑکر وفات فرمائی۔ حال انکا انشاء اللہ باب نون مین آویگا۔

مولوی عظمت اللہ صاحب بن مولوی احمد اللہ صاحب بن ملا نعمت اللہ صاحب نے کتب ابتدائی صرف و نحو مولوی عبد الحمید صاحب سے پڑہے اور باقی کتب درسیہ مولوی افہام اللہ بن مولوی انعام اللہ اور مولوی عبد الباقی صاحب بن مولانا علی محمد صاحب اور مولوی عین القضاۃ صاحب اور مولوی فاروق صاحب چریاکوٹی سے تحصیل کین درس و تدریس مین مشغول ہین سررشتہ تعلیم مین سرکار انگریزی کے ملازمت مین داخل ہین[2] آپ کا عقد مولوی عبد الاحد صاحب بن مولوی عبد الرحیم صاحب کی دختر سے ہوا اور وہ ایک دختر اور ایک فرزند عزت اللہ کو چھوڑکر ۲۱ شعبان ۱۳۱۲ھ مین فوت ہوگئین۔ آپکے تصانیف مین سے حاشیہ نفحۃ الیمن مطبوع ہو چکا ہے۔

حرف الغین

ملا غلام مصطفی بن ملا اسعد بن ملا قطب الدین شہید آپ سہالی مین اپنے دادا صاحب کی حیات مین تولد ہوے اور اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ فرنگی محل مین تشریف لاکر ملا نظام الدین قدس سرہٗ سے کتب درسیہ تمام کیے اور سرکار دہلی سے قاضی اودہ مقرر ہوے مگر قاضی ماسبق نے سازش کرکے

[1] دونون صاحبزادون نے انتقال کیا ۱۲ منہ

[2] بالفعل مدرسہ عالیہ نظامیہ مین افسر مدرس ہین ۱۲ منہ

انکو شہید کرا ڈالا - آپ کے ایک صاحبزادے مولوی محمد علی صاحب تھے فاضل مستعد صاحب ذہن ثاقب تھے اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ شہید ہوے دو فرزند ایک ملا حسن صاحب تصانیف کثیرہ جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور دوسرے صاحبزادے ملا ولی صاحب حواشی مشہورہ جنکا ذکر انشاء اللہ آگے آوے گا چھوڑے -

مولوی غلام دوست محمد بن ملا حسن بن ملا غلام مصطفے آپنے تحصیل علم اور حفظ قرآن کرنیکے بعد بقصد زیارت حرمین وطن سے روانہ ہوکر بندر سورت مین وفات کی - تین فرزند مولوی غلام یحیی اور مولوی غلام ذکریا اور مولوی غلام محمد تھے جنکے اذکار آگے آتے ہین -

مولوی غلام یحیی نے مفتی ظہور اللہ صاحب سے تحصیل علم کی اور بعہدہ صدر الصدور بنارس مین مقرر ہوے آپ نے چار فرزند چھوڑے مولوی حبیب اللہ صاحب اور مولوی خلیل اللہ صاحب کا ذکر گذر چکا ہے اور مولوی نظام الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب کا ذکر انشاء اللہ آگے آویگا آپ کے دو فرزند دوسری زوجہ کے بطن سے تھے ایک مولوی محمد رضا جنہون نے تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی اور مناصب جلیلہ سرکار انگریزی و ریاست بھوپال مین حاصل کیے اور اولاد چھوڑ کر وفات فرمائی اور دوسرے صاحبزادے مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی تحصیل علم کی اور سررشتہ تعلیم مین عہدہ جلیلہ پر مقرر ہوے کانپور مین اولاد چھوڑ کر وفات فرمائی -

مولوی غلام ذکریا بن مولوی غلام دوست محمد نے تحصیل کتب سے فراغت حاصل کی اور منصفی بنارس پر مقرر ہوے تین فرزند چھوڑ کر وفات فرمائی بڑے صاحبزادے مولوی غلام نبی صاحب تھے اونکے ایک دختر زوجہ شیخ نواب علی سوہوی اور دو فرزند مولوی عبد الغنی صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب موجود ہین دوسرے صاحبزادے مولوی غلام ذکریا صاحب کے مولوی غلام رسول صاحب تھے بنارس مین ۱۲۹۷ھ مین لاولد فوت ہوے - تیسرے فرزند مولوی غلام ذکریا صاحب کے مولوی غلام مرتضی صاحب تھے آپ کتب ابتدائی مولوی عبد الحلیم بن ملا امین اللہ و دیگر حضرت سے پڑہکر فکر معاش مین پڑگئے آپکا عقد دختر مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے

ہوا وہ ایک دختر زوجہ مولوی رحیم اللہ صاحب اور تین فرزند کو چھوڑ کر وفات کر گئین۔ بڑے صاحبزادے
مولوی غلام محی الدین صاحب ہین آپ نے تحصیل ابتدائی عربی کی کر کے امتحان وکالت کا
دیا اور سند الہ آباد و حیدر آباد کی حاصل کی حیدر آباد مین وکالت کرتے ہین آپنے اس عمر مین کہ پچاس
برس سے متجاوز ہو گئے ہین قرآن مجید حفظ کر لیا ہے اور اخذ بیعت حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق
قدس اللہ سرہ العزیز سے کی آپ کا عقد دختر مولوی غلام مجتبیٰ صاحب سے ہوا ایک صاحبزادی زوجہ مولوی
کلیم اللہ صاحب موجود ہین دوسرے فرزند مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کے مولوی غیاث الدین صاحب
ہین آپنے بھی ابتدائی تعلیم عربی کی حاصل کر کے حیدر آباد مین وکالت کا امتحان دیا وہین وکالت کرتے
ہین آپنے بھی اخذ بیعت حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے کی آپکے دو فرزند معین الدین
اور فرید الدین موجود ہین خدا علم و عمر مین برکت عطا فرماے۔ تیسرے فرزند مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کے
مولوی غلام جیلانی صاحب ہین آپ نے ابتدائی کتب پڑہکر انگریزی ہین الف۔اے۔ تک پڑہا
اور وکالت کا امتحان حیدر آباد مین دیکر وہین وکالت شروع کی آپنے بھی حضرت مولانا شاہ محمد
عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کی۔

مولوی غلام محمد بن ملا غلام دوست محمد آپنے کتب درسیہ تمام کیے عالم فاضل ہوے آپ کے تین
فرزند تھے سب کی اولادین موجود ہین بڑے فرزند مولوی غلام علی نے ناگ پور مین ۲۰۔ صفر ۱۲۹۱ھ
مین ایک دختر زوجہ مولوی غلام ستار صاحب اور ایک پسر مولوی غلام حسن صاحب کو
چھوڑ کر وفات فرمائی آپکے فرزند نے قیام وطن ترک کر دیا منجھلے صاحبزادے مولوی غلام محمد صاحب
کے مولوی غلام قادر صاحب نے شہر باندہ مین ۱۲۹۵ھ مین ایک فرزند مولوی غلام ستار
صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی مولوی غلام ستار صاحب اور اونکی دختر زوجہ مولوی حفیظ اللہ صاحب
بقید حیات ہین۔ چھوٹے صاحبزادے مولوی غلام محمد صاحب کے مولوی غلام مجتبیٰ صاحب تھے
انہون نے ایک دختر زوجہ مولوی غلام محی الدین صاحب اور ایک فرزند مولوی احسن اللہ
صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔

حرف الفاء

مولوی ابو الفضل بن ملا محمد یعقوب بن ملا عبد العزیز آپنے کتب درسیہ اپنے برادر معظم ملا عبد القدوس صاحب سے پڑہے اور اپنے پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد لاولد انتقال فرمایا۔

ملا فضل اللہ بن ملا نعمت اللہ آپنے بعد حفظ قرآن مجید کتب درسیہ اپنے والد اور مولوی عبد الحلیم بن ملا امین اللہ اور جناب مولانا شاہ محمد عبد الرزاق بن ملا جمال الدین احمد اور مولوی عبد الوحید بن مولوی عبد الواحد سے پڑہین۔ فن معقولات مین اپنے زمانہ مین یکتا سمجھے جاتے تھے خصوصاً درس زواہد ثلاثہ آپ کا حصہ تھا مدت تک کیننگ کالج مین افسر مدرس عربی کے رہے آپکے تلامذہ بہت کثرت سے تھے آپنے اخذ بیعت جناب مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے کی آپ کے خصائص مین سے یہ ہے باوجود معقولات مین ماہر ہونیکے بڑے خوش عقیدہ اور مودب اور منکسر شخص تھے ۱۳۰۶ھ مین حج وزیارت سے مشرف ہوے آپ کے تصانیف مختلف اوقات مین ضائع ہوے ایک حاشیہ میر زاہد رسالہ کا دستیاب ہوا جو مطبع یوسفی مین طبع ہوگیا ہے۔ عقد آپ کا دختر مولوی رحمت اللہ صاحب سے ہوا دو صاحبزادیان ایک زوجہ مولوی صمصام الحق جو لاولد فوت ہوگئین دوسری زوجہ مولوی عبد الاحد تہین انکے بطن سے دو دختر ایک زوجہ مولوی عظمت اللہ صاحب اور دوسری زوجہ مولوی عبد السلام محمد لقا صاحب ہوئین۔ ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو آپ نے انتقال فرمایا۔

حرف القاف

مولوی قطب الدین بن مولوی غلام یحیی آپنے مفتی محمد یوسف صاحب اور مولوی عبد الحکیم صاحب سے تحصیل کتب عربی کی اور حضرت مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ العزیز کے مرید ہوے۔ ایک مدت تک درس و تدریس مقام بنارس مین کرتے رہے آخر عمر مین حیدر آباد مین قیام کیا اور وہین انتقال فرمایا۔ آپکے تصانیف مین سے شرح معارج العلوم اور شرح غایۃ العلوم اور تفسیر سورہ یوسف اور مختلف حواشی ہین دو عقد آپکے ہوے پہلے عقد سے تین صاحبزادے پیدا ہوے اور دوسرے عقد سے چار فرزند ہوے بڑے بیٹے زوجہ اولی سے مولوی محمد اسحاق صاحب ہین آپنے

کتب درسیہ اپنے والد سے تحصیل کین اور حیدرآباد مین وکالت کا امتحان دیا وہین وکالت کرتے ہین
آپ کا عقد دختر مولوی رعایت اللہ صاحب سے ہوا ایک صاجزادی زوجہ مولوی غیاث الدین صاحب
اونسے تولد ہوئین - دوسرے صاجزادے مولوی قطب الدین صاحب کے زوجہ اولی سے مولوی
محمد الیاس صاحب ہین آپنے بھی اپنے والد سے کتب درسیہ پڑہین اور حیدرآباد مین وکالت
کرتے ہین آپ کا عقد دختر مولوی نظام الدین بن مولوی غلام یحیی سے ہوا اونسے ایک دختر موجود ہین -
تیسرے بیٹے مولوی قطب الدین صاحب کے زوجہ اولی سے مولوی محمد یوسف صاحب ہین آپنے بھی
کتب ابتدائی اپنے والد سے پڑہے اور حیدرآباد مین مقیم ہین - اور اولاد زوجہ ثانیہ سے بھی مولوی حیدر
اور مولوی سلیمان اور مولوی عیسی نے کتب درسیہ تمام کین اور آخر الذکر نے تجوید و قراۃ مکہ معظمہ مین
اور طب لکھنؤ مین حاصل کی اور چہوٹے فرزند زوجہ ثانیہ سے مولوی محمد عمر و نے ابتدائی کتب پڑہکر انگریزی حاصل
کی اور اپنے نانہال مرزاپور مین مقیم ہین -

حرف الکاف

مولوی ابوالکرم بن ملا یعقوب آپنے کتب درسیہ تمام کرکے تصوف کی جانب توجہ کی اور شیخ عبداللہ
بغدادی کے مرید ہوے اور بقیہ عمر اوراد و اشغال اور تصفیہ باطن مین صرف کی ایک دختر زوجہ
مولانا جمال الدین اور ایک فرزند مولانا عبدالوالی رحمۃ اللہ علیہ کو چہوڑکر وفات فرمائی -

مولوی کرامت اللہ بن مولوی عبدالرب عرف مشائخ آپنے کتب درسیہ مولوی امین اللہ اور
مولوی نعمت اللہ اور مولوی قدرت علی سے پڑہین اور مدت تک درس و تدریس وعظ و نصائح
مین مصروف رہے اور فکر معاش مین مختلف مقامات پر قیام کیا آپ کا عقد دختر مولانا محمد حامد صاحب
سے ہوا ایک دختر زوجہ مولوی صمصام الحق اور ایک فرزند مولوی بشارت اللہ صاحب
د جوکہ کتب ابتدائیہ پڑہتے تھے اور حالت شباب مین لاولد ۱۲۸۱ھ مین فوت ہوگئے) نے آپکے
روبرو انتقال کیا اور دوسرے فرزند مولوی محمد شرافت اللہ صاحب کو چہوڑکر ۲۳ صفر ۱۳۰۱ھ
مین وفات فرمائی مولوی محمد شرافت اللہ صاحب نے ابتدائی کتب اپنے نانا مولانا محمد حامد صاحب سے

پڑہے اور اونہین کے مرید ہوے اور عہدہ جلیلہ ڈپٹی کلکٹری تک ترقی کرکے پنشن پائی آپ کی تصنیف مین سے ایک شرح میزان کامل موجود ہے آپ کی ایک دختر زوجہ جناب مولوی عبد الرؤف صاحب قدس سرہ اور تین فرزند ہین بڑے فرزند مولوی ہدایت اللہ صاحب نے بعد حفظ قرآن مجید کتب متوسطہ تک مولوی افہام اللہ صاحب اور مولوی عبد الباقی صاحب سے پڑہین اور انگریزی اور وکالت حیدرآباد کا امتحان دیا اور بیعت آپنے جناب مولانا مولوی شاہ عبد الرزاق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے کی تعلیم اذکار و اشغال کی جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد الوہاب قدس سرہ العزیز سے پائی۔ آپ کا عقد دختر مولوی احمد اللہ صاحب سے ہوا تین فرزند سخاوت اللہ و صبغت اللہ و ارادت اللہ ہین اور ایک دختر بھی ہے[1] خدا علم و اقبال مین ترقی دے۔ منجھلے بیٹے مولوی شرافت اللہ صاحب کے مولوی سلامت اللہ صاحب ہین جوان صالح اور صاحب زہد و تقویٰ ہین انہون نے کتب درسیہ متوسطات جناب مولانا عبد الباری صاحب مدظلہ اور جناب مولوی عبد المجید صاحب سے پڑہین اور کل درسیات فارسی وغیرہ مولوی نجیب اللہ صاحب سے پڑہی اور انگریزی مین ایف اے تک تعلیم حاصل کی اور قانون وکالت کو انگریزی مین حاصل کیا اور اب بھی اکتساب علم مین مصروف ہین انکا عقد دختر مولوی عبد العزیز صاحب سے ہوا دو فرزند محمد شفیع حجت اللہ اور محمد رفیع عشرت اللہ[2] موجود ہین خداوند کریم عمر و علم عطا کرے تیسرے صاحبزادے مولوی شرافت اللہ صاحب کے مولوی عنایت اللہ صاحب ہین جناب مولوی عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولوی عظمت اللہ صاحب اور جناب مفتی محمد یوسف بن مولوی قاسم صاحب اور جناب مولانا مولوی عبد الباری صاحب مدظلہ سے پڑھ رہے ہین خداوند کریم جلد علم نصیب کرے۔ اور طب بھی حکیم عبد الولی صاحب سے تحصیل کر رہے ہین۔ انکا عقد فتحپور ضلع بارہ بنکی مین دختر حکیم محمد رشید صاحب سے ہوا۔

حرف اللام

مولوی لمعان الحق بن مولوی برہان الحق بن ملا انوار الحق قدس سرہ آپنے مولانا عبد الحکیم قدس سرہ اور مولانا محمد نعیم صاحب قدس سرہ سے کتب درسیہ پڑہے اور اپنے والد بزرگوار کے مرید اور

[1] اس لڑکی نے انتقال کیا اور ایک لڑکی تولد ہوئی ۱۲ منہ
[2] بعد اس تصنیف کے ایک دختر اور پیدا ہوئی ۱۲ منہ

سجادہ نشین ہوے درس تدریس ارشاد خلق مین مصروف ہین آپکے تین فرزند ہین بڑے بیٹے مولوی شمس الحق صاحب انہون نے قرآن شریف حفظ کرکے ابتدائی کتابین پڑھ کے امتحان وکالت کا حیدرآباد مین دیکر وہین قیام اختیار کیا دوسرے فرزند مولوی وہاج الحق صاحب ہین انہون نے متوسطات تک پڑہکے طب کی جانب توجہ کی اور حکیم عبد العزیز صاحب و حکیم عبد الوحید صاحب سے تکمیل طب کرکے لکھنؤ مین مطب کرنا شروع کیا۔ انکا عقد شیخ غلام نبی مولوی کی دختر سے دہترہ مین ہوا۔ تیسرے فرزند مولوی امتیاز الحق صاحب انہون نے متوسطات تک کتب درسیہ اپنے والد اور جناب مولوی عبد الباری صاحب مدظلہ اور حافظ احمد صاحب پر تلمیذ مولانا عین القضاۃ صاحب سے پڑہے اور اب بھی تحصیل علم مین مصروف ہین انکا عقد دختر مولوی یعقوب بن ملا عیسے سے ہوا خداوند کریم اولاد صالح عطا کرے۔

حرف المیم

مولوی محمد علی بن قاضی غلام مصطفے بن ملا اسعد عالم فاضل تھے آپ کا ذکر آپکے والد کے ذکر مین اوپر گذر چکا ہے۔

مولوی مراد اللہ بن مولوی نعمت اللہ صاحب آپنے اپنے والد بزرگوار سے کتب درسیہ تمام کین اور عالم متبحر ہوے مدت تک وطن مین پھر ریاست بڑودہ مین درس و تدریس جاری رکھی اور ۱۲۷۰ھ مین ہمراہ مولوی عبد الحلیم صاحب کے حج کیا اور وہان سے اسہال کبدی مین مبتلا ہوکے وطن مین آکر ۱۲۷۱ھ مین اپنے والد کے روبرو لاولد انتقال فرمایا۔

ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہ العزیز آپ نے کتب درسیہ ملا نظام الدین صاحب قدس سرہ سے تحصیل کین اور مہارت تامہ علوم شرعیہ مین بہم پہونچائی لیکن بوجہ فکر معیشت نوبت درس و تدریس کی کم آئی شاہ عالم کے زمانہ مین ایک دختر زوجہ ملا نور الحق اور تین صاحبزادے ملا مبین اور ملا حبیب اللہ اور ملا اسحاق کو چھوڑکر وفات فرمائی آخر الذکر دونون حضرات کے احوال اوپر گذر چکے ہین بڑے صاحبزادے ملا مبین صاحب نے کتب درسیہ ملا حسن اور دیگر علماء کبار سے پڑہین آپ بھی

افراد دہر اور اجلہ علماء مین سے ہین آپ حل مشکلات اور ایضاح مغلقات مین ضرب المثل ہین آپ مدت تک درس و تدریس مین مشغول رہے اور آخر عمر مین باوجود ضعف بصارت کے بھی قوت حفظ سے درس ترک نہین فرمایا آپکے تصانیف مین سے شرح مسلم شرح سلم حاشیہ میرزاہد امور عامہ حاشیہ میرزاہد رسالہ حاشیہ میرزاہد ملا جلال حاشیہ مثناۃ بالتکریر اور رسالہ مسائل صیام اور رسالہ فضائل اہل بیت اور کنز الحسنات اور شرح تبصرہ وغیرہ ہین آپ کا وعظ بہت پر اثر ہوتا تھا۔ ۱۲۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۵ھ مین بعمر ۷۰ سال انتقال فرمایا آپ کی دو دختر ایک زوجہ مولوی عبدالجامع صاحب اور دوسری زوجہ مولوی نعیم اللہ صاحب اور تین فرزند تھے مولوی حیدر صاحب اور مولوی صفدر صاحب کا ذکر اوپر گذر چکا ہے تیسرے صاحبزادے۔

ملا معین نے اپنے والد سے کتب درسیہ تحصیل کین آپ ہمیشہ درس و تدریس اور تحشی و افتاء مین مصروف تے چنانچہ کوئی کتاب درسی وہ نہین ہے جسپر آپکے تحشی نہو اور علاوہ حاشیون کے کثیر التصانیف تھے منجملہ اونکے رسالہ تراجم اصحاب الرموز المذکورہ فی الحصن الحصین اور غایۃ البیان فی ما یحل ویحرم من الحیوان اور حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ اور تفسیر آیات المیراث اور رسالہ فی قرأۃ خلف الامام اور رسالہ معینیہ فی تحریم المتعہ اور مجموعہ خطب ہین۔ آپکے ایک فرزند مولوی محمد امین اور دوسرے مولانا علی محمد جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے آپکی وفات کے بعد باقی رہے۔ ۲۰۔ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۵ھ مین آپکا انتقال ہوا۔

مولوی مہدی بن مفتی محمد یوسف بن مفتی محمد اصغر آپنے اپنے والد بزرگوار سے تحصیل علم کی اور مدت تک متولی افتاء رہے سرکار انگریزی سے رجسٹراری لکھنؤ کی آپکے سپرد ہوئی آپ کا عقد مولوی عبدالحکیم بن مولوی عبدالرب صاحب کی دختر سے ہوا آپ سنہ ۱۲۳۰ھ مین قریب فیض آباد کے دریا مین ڈوب گئے آپ کی دو دختر ایک زوجہ مولانا عبدالحی اور دوسری زوجہ مولوی عبدالخالق صاحب اور دو فرزند ہوئے ایک مولوی ابو محمد جو لاولد فوت ہوئے اور دوسرے مولوی محمد قاسم جنہون نے کچھ کتب درسیہ مولوی مفتی محمد یوسف صاحب سے پڑھے اور حفظ قرآن بھی کیا اور دختر مولوی ظہور علی صاحب سے عقد ہوا جنسے ایک فرزند مولوی محمد یوسف صاحب

جنکا ذکر آگے آئیگا تولد ہوئے۔

حرف النون

ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید استاد الہند مرجع علماء آپنے ۱۴ برس کے سن تک اپنے پدر بزرگوار اور اپنے برادران معظم کی تربیت پائی بعد واقعہ شہادت اپنے والد قدس سرہ العزیز کے ملا علی قلی جالیسی اور ملا امان اللہ بنارسی اور ملا غلام نقشبند سے تکمیل علم کی اور شیخ الوقت قطب العصر حضرت سیدنا سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ العزیز بانسوی سے بیعت کی آپسے علوم ظاہری اور معارف باطنی کا فیض ایسا ظاہر ہوا جسکی نظیر کوئی دوسرا نہین ہے خرق عادات اور کرامات اسقدر ہین جنکے لکھنے سے مین قاصر ہون آپ کے مفصل حوال رسالہ عمدۃ الوسائل مصنفہ مولوی ولی اللہ اور رسالہ قطبیہ ورسالہ مصنفہ مولوی عبد الغفار صاحب مین مذکور ہین آپ کی تصانیف مین سے شرح مسلم الثبوت اور شرح منار مشہور ہین ۹ جمادی الاولے یوم چہارشنبہ ۱۱۶۱ھ مین ایک فرزند مولانا عبد العلی محمد بحر العلوم کو چھوڑکر وفات فرمائی آپکے نام ایک فرمان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے اخراجات کے لیے عما روزانہ مقرر کیے گئے تھے۔

ملا نور الحق بن ملا احمد انوار الحق بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہم آپنے علم ظاہری مولانا بحر العلوم سے اور علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اور مدت تک تدریس و ارشاد مین مشغول رہے آپکے تلامذہ ہمارے زمانہ تک موجود تھے چنانچہ مولانا فضل الرحمان صاحب قدس سرہ مرادآبادی نے آپ سے بھی کتب درسیہ پڑہے تھے اکثر تعلیقات متفرقہ کتب درسیہ پر ہین اور تفسیر سورۂ فاتحہ اور دیگر رسائل آپ کی تصنیف سے ہین ۲۳ ربیع الاول ۱۲۳۸ھ مین دو فرزند ملا سراج الحق اور ملا برہان الحق کو جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے چھوڑکر وفات فرمائی۔

مولوی نظام الحق بن مولوی سراج الحق بن ملا نور الحق آپنے بعد حفظ قرآن مجید اور تحصیل کتب درسیہ قیام بلاد پورب مین اختیار کیا ارشاد و نصائح خلق مین مصروف ہوئے بہت لوگ دست بیع ہوئے۔ ۲۵ محرم ۱۲۷۰ھ مین وفات فرمائی آپکے ایک دختر زوجہ مولوی امان الحق اور چار فرزند تھے

مولوی عباد الحق اور مولوی صمصام الحق جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے اور تیسرے بیٹے مولوی حسام الحق صاحب
جنہون نے تحصیل کتب درسیہ متوسطات تک جناب مولوی محمد نعیم قدس سرہ العزیز اور دیگر علماء سے کرکے امتحان وکالت حیدرآباد مین دیکر وہین قیام اختیار کیا آپ کی ایک دختر زوجہ مولوی نصیر الحق موجود ہین چوتھے بیٹے مولوی نظام الحق صاحب کے مولوی زہاد الحق صاحب ہین ابتدائی کتب تحصیل کر کے ریاست بھوپال مین ملازمت اختیار کرلی دختر جناب مولوی محمد نعیم قدس سرہ سے عقد ہوا ایک صاحبزادی ہے خدا طویل العمر کرے۔

مولوی نصیر الحق صاحب بن مولوی عباد الحق بن مولوی نظام الحق آپنے کتب درسیہ مولوی حافظ علی انور صاحب کاکوروی اور مولوی عبد الباقی صاحب اور مولوی عبد المجید صاحب سے تحصیل کین اور لکھنؤ مین طب بھی حاصل کی دختر مولوی حسام الحق صاحب سے آپ کا عقد ہوا اللہ تعالےٰ فرزند صالح عطا کرے۔

مولوی نظام الدین بن مولوی غلام یحییٰ بن مولوی غلام دوست محمد آپنے کتب درسیہ مولوی عبد الحلیم بن مولوی امین اللہ سے تحصیل کین اور ناگپور مین ایک مدت تک درس و تدریس مین مشغول رہے آپ کی دو دختر ایک زوجہ مولوی الیاس صاحب بن مولوی قطب الدین صاحب تھین جنہون نے ایک دختر چھوڑ کر وفات فرمائی اور دوسری دختر کاکوری مین کتخدا ہوئین اور لاولد فوت ہوگئین۔

مولوی نور اللہ بن ملا ولی آپنے کتب درسیہ اپنے والد اور مولوی عبد الواجد خیرآبادی سے تحصیل کین اور فنون ریاضی حساب اور ہندسہ اور ہیئت مین بہت اچھی مہارت حاصل کی خلق کثیر نے آپ سے تعلیم پائی ۲۹۔ جمادی الاخری یوم دوشنبہ ۱۲۶۱ھ مین ایک دختر اور تین فرزند ایک مولوی رحمت اللہ صاحب دوسرے مولوی اسد اللہ صاحب جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے اور تیسرے مولوی نعمت اللہ صاحب جو اکبر اولاد تھی چھوڑ کر وفات فرمائی

مولوی نعمت اللہ صاحب نے مفتی ظہور اللہ اور دیگر علماء سے تحصیل علم کی اور درس تدریس مین مشغول رہے اور عدالت لکھنؤ سے

له آپ کا انتقال ۱۳۲۲ھ مین ہوا

دارد غمر ہتے بعد انتزاع سلطنت ریاست بڑودہ مین تشریف لیگئے پھر حاکم دتیا نے اپنے یہان طلب کرلیا پھر شہر
بنارس مین رہے اور وہین ۳ - محرم سنہ ۱۲ ھ مین وفات کی آپکے تلامذہ کثرت سے ہین اور آپکا
طرز درس مرغوب طبع تھا - امرا اور ذی وجاہت اکثر آپکے شاگرد تھے آپنے دو فرزند چھوڑے
ایک مولوی فضل اللہ صاحب جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے اور دوسرے مولوی احمد اللہ صاحب
ہین آپنے بعد حفظ قرآن مجید کتب درسیہ متوسطات تک اپنے والد اور اپنے چچا اور بھائی سے
پڑھین مختلف اوقات مین طلبہ کو درس بھی دیا ہے آپ کا عقد دختر مولوی محمد عظیم اللہ صاحب
کے ساتھ ہوا دو دختر ایک زوجہ مولوی ہدایت اللہ صاحب اور دوسری زوجہ مولوی عبد المجید صاحب
انھون نے سنہ ۱۳۲۳ ھ مین وفات بلا عقب کی اور دو فرزند ایک مولوی عظمت اللہ صاحب جنکا ذکر
اوپر گذر چکا ہے اور دوسرے مولوی برکت اللہ صاحب ہین انھون نے حفظ قرآن کیا اور
کتب ابتدائی درسی اپنے بھائی مولوی عظمت اللہ صاحب اور مولوی انعام اللہ صاحب سے
پڑھین شرح عقائد نسفی اور شریفیہ جناب مولوی عبد الباری صاحب مدظلہ سے پڑھی آپ کو اردو
نظم و نثر سے بھی دلچسپی ہے دیوان آپ کا اور رسائل ادب کے اردو مین موجود ہین - اور شرح
ہدایہ منظوم اور حاشیہ فصول اکبری اور رسالہ احوال حضرت غوث صمدانی قدس اللہ سرہ العزیز
بھی آپکے تصانیف سے ہین ابتک آپ تحصیل علم مین مصروف ہین -

مولوی محمد نعیم اللہ بن مولوی حبیب اللہ بن مولوی محب اللہ آپنے اپنے بھائی مولوی ولی اللہ
اور مولوی یسین صاحب سے کتب درسیہ تمام کیے آپ ذی احترام اور ذی وجاہت زمانہ سلطنت
لکھنؤ مین تھے مدت تک درس و تدریس مین بھی مشغول رہے آپ کے تصانیف مین سے رسالہ
الف مطبوع ہو چکا ہے آپکی تین صاحبزادیان ایک زوجہ مولوی خلیل اللہ بن مولوی حفیظ اللہ
اور دوسری زوجہ مولوی احمد حسن بن مولوی حیدر اور تیسری زوجہ مولوی یعقوب بن ملا عیسی اور
ایک فرزند مولوی احسان اللہ صاحب ہوے جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے -

محمد نعیم بن مولوی عبد الحکیم بن ملا عبد الرب قدس سرہم آپنے کتب درسیہ اپنے والد اور مولوی کمال الدین

[illegible]

وہانی سے پڑہین اور اپنے والد ہی کے مرید وخلیفہ ہوے مدت العمر وعظ وافتا وتدریس وارشاد مین مصروف رہے خلقت کثیر آپکی شاگرد اور مرید ہوے آپنے حج وزیارت سے بھی شرف حاصل کیا تھا اور وہان کے اساتذہ سے بھی سند حدیث لی اور آپسے سید امین رضوان صاحب محدث مدینہ نے سند لی آپکے تصانیف مین سے رسالہ تنقید الکلام طبع ہو چکا ہے - آپکے ایک فرزند مولوی محمد اکرم صاحب تھے جنکا حال اوپر گذر چکا ہے اور تین صاحبزادیان موجود ہین - ایک زوجہ مولوی یاد حق صاحب اور دوسری زوجہ جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور تیسری زوجہ منشی مسیح الدین صاحب بن منشی فصیح الدین صاحب احمد پوری آپنے ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ مین وفات فرمائی آپ کا مزار مبارک قریب مزار ملا نظام الدین صاحب کے ہوا اور زیارت گاہ خلائق ہے - اور لوگ مستفیض ہوتے ہین اور مرضا شفا پاتے ہین -

حرف الواو

مولوی ولی بن مولوی غلام مصطفے بن ملا اسعد آپنے کتب درسیہ ملا کمال الدین و دیگر علماے تحصیل کین اور صاحب تصانیف کثیرہ اور حواشی شہیرہ ہوے منجملہ آپکے تصانیف کے شرح سلم حاشیہ میرزاہد شرح مواقف حاشیہ میرزاہد ملا جلال وغیرہ ہین - ۱۱۹۰ھ مین تین فرزند مولوی عزیز اللہ اور مولوی ظہور اللہ اور مولوی نور اللہ کو چھوڑکر وفات فرمائی -

مولوی ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ آپنے کتب درسیہ مولوی عبد القدوس اور مفتی ظہور اللہ اور ملا مبین سے تحصیل کین مہارت تامہ اور لیاقت کاملہ حاصل ہوی مدت تک داروغہ عدالت رہے کثرت سے تصانیف کیے جنکی تعداد سو سے متجاوز ہے منجملہ اونکے ایک تفسیر قرآن مجید کی آٹھ جلدون مین ہے اور شرح ہدایہ چار جلدون مین اور شرح مسلم دو جلدون مین اور حاشیہ صدرا اور رسالہ در تحقیق تشکیک اور رسالہ در علم واجب اور اغصان اربعہ شہیر معروف کتابین ہین - ۱۰ - صفر ۱۲۷۰ھ مین تین فرزند اور دو دختر ایک زوجہ ملا اکرام اللہ صاحب اور دوسری زوجہ ولی مولوی مسیح اللہ صاحب کو چھوڑکر انتقال کیا مولوی انعام اللہ صاحب اور

